صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 23 جون 2014ء بمطابق 24 شعبان 1435 ہجری صبح گیار بجکر بارہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اعْدِلُوْا ہُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَO وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌO وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ۔

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبر دار ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ وآخِرُ الدَّعوَانا أنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں، یہ ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: جناب سید جعفر شاہ صاحب، ایم پی اے 2014-06-23 و 2014-06-24، جناب میاں ضیاءالرحمان صاحب، ایم پی اے 2014-06-23، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ 2014-06-23، جناب ابرار حسین صاحب، ایم پی اے 2014-06-23، جناب صالح محمد صاحب، ایم پی اے 2014-06-23۔ آیا رخصت کی درخواستیں منظور ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبات زیر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Honourable Special Assistant for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 8.

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 16 کروڑ 18 لاکھ 90 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران داخلہ و قبائلی امور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees one billion 16 crore 18 lac 90 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Home and Tribal Affairs.

Cut motions on Demand No. 8: Madam Amna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! پچاس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Mr. Azam Khan Durrani.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ پانچ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Arbab Akbar Hayat.

ارباب اکبر حیات: سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Syed Jaffar Shah (Not present, it lapses). Syed Muhammad Ali Shah Bacha (Not present, it lapses). Mr. Saleem Khan (Not present, it lapses). Sardar Aurangzeb Nalotha.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں ایک کروڑ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Sardar Hussain Babak (Not present, it lapses). Sardar Zahoor Ahmad (Not present, it lapses). Sardar Farid Ahmad Khan.

سردار فرید احمد خان: ایک ہزار جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Sultan Muhammad Khan (Not present, it lapses). Madam Sobia Khan, (Not present, it lapses). Mr. Saleh Muhammad Khan (Not present, it lapses). Mr. Abdul Sattar Khan.

جناب عبدالستار خان: سر! میں ایک لاکھ روپے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac. Madam Uzma Khan (Not present, it lapses). Mr. Noor Saleem.

Mr. Noor Saleem Malik: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move a cut motion of rupees five thousand on Demand No. 8.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mufti Said Janan (Not present, it lapses). Malik Riaz Khan.

ملک ریاض خان: جناب سپیکر! یہ سی ایم صاحب کا ڈائریکٹ اس کے ساتھ یعنی محکمہ کے ساتھ تعلق ہے، لہذا میں انکی خاطر یہ Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مولانا محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر، میں مطالبہ زر نمبر 8 پر نو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine only. Mr. Mehmood Ahmad Khan Bittani.

جناب محمود احمد خان: هزار روپئ جی کٹ موشن پیش کوم۔
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine only, sorry, the motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Munawar Khan.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، میں دو لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lac only. Mr. Muhammad Sheeraz Khan.

جناب محمد شیراز: میں ڈیمانڈ نمبر 8 پہ ایک کروڑ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mufti Fazal Ghafoor (Not present, it lapses). Mian Zia-ur-Rehman (Not present, it lapses). Madam Meraj Humayun.
Ms. Meraj Humayun Khan: With your permission Sir¸ I present a cut motion of one hundred rupees only.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Muhammad Reshad Khan (Not present, it lapses). Madam Nighat Yasmeen Orakzai (Not present, it lapses). Ms.Yasmeem Pir Muhammad Khan.

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: د هزار روپو کټ موشن پیش کوم۔
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Madam Amna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ، جناب سپیکر۔ چونکہ وقت کی آج کمی ہے تو میں کہوں گی کہ میرے پارلیمانی لیڈر ہی میرے Behalf پہ بات کر لیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: مسٹر اعظم خان درانی۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ وقت کی کمی بھی ہے اور یہ ڈائریکٹ سی ایم صاحب سے تعلق بھی رکھتا ہے لیکن میں دو تین چیزیں ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ جناب! ہوم کے ساتھ بہت سارے Dilations ہیں مختلف لیکن جناب، ایک بہت زیادہ مسئلہ لائسنسوں کا ہے، دوسرا امن وامان کا ہے، بھتہ خوری کا ہے، اگر سب کچھ جی آپ لے لیں تو آپ کے اوپر آتا ہے کیونکہ آپ نے ذمہ واری لی تھی الیکشن کے دنوں میں کہ ہم تبدیلی لائیں گے، اسکو Peaceful صوبہ بنائیں گے، ماڈل صوبہ بنائیں گے لیکن ابھی تک کچھ نظر نہیں آرہا۔ جناب سپیکر، ایک سال گزر گیا اور ہمیں کوئی اثرات نظر نہیں آرہے، اگر اس طرح سلسلہ چلا تو یہ دوسرا سال بھی ضائع ہو جائے گا۔ تو ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ پولیس کا نظام کافی حد تک ٹھیک ہے، ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے لیکن اس کو گراؤنڈ پہ کچھ دکھانا ہے، تو اسلئے میں پانچ سو روپے کٹ موشن کو ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات خان۔

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه به واپس واخلم جی د چیف منسټر صاحب د پاره۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ ایک انتہائی اہم محکمہ ہے اور میں چاہوں گا کہ اس محکمے کے حوالے سے ہاؤس کو تفصیل سے بتایا جائے کہ پچھلے ایک سال سے جو اس صوبے کے اندر مختلف واقعات رونما ہوتے رہے ہیں تو ان کے حوالے سے اس محکمے نے کیا پلاننگ کی ہے اور ایک سال میں کیا کمی لائی ہے اور مزید ان کی کیا Priority ہے؟ تو یہ ذرا تفصیل سے ہاؤس کو آگاہ کر دیں پھر اس کے بعد آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار فرید احمد۔

سردار فرید احمد خان: جناب سپیکر صاحب، اس میں ریفارمز کی ضرورت ہے اسلئے میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

سردار فرید احمد خان: جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عبدالستار، مسٹر عبدالستار۔

جناب عبدالستار خان: سر! یہ بڑا اہم محکمہ ہے ہمارے صوبے کا، بنیادی طور پر میں نے یہ کٹ موشن لائی تھی سر! کہ میں ایک بڑے اہم مسئلے کو اس ہاؤس کے سامنے رکھوں۔ میں پانچ کروڑ روپے سالانہ بجٹ میں، وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہیں، میں بچانا چاہتا ہوں۔ جب میں نے سٹڈی کی تو بہت سی ایسی چیزیں میری نظر میں آئیں کہ جو غیر ضروری ہیں جن کی کوئی افادیت نہیں۔ اس حوالے سے میں یہ کٹ موشن لایا اور پچھلے سال میں جب اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، اللہ انہیں جنت نصیب کرے، ان سے جب میں نے یہ بات کی تو انہوں نے تسلیم کیا تھا کہ یہ جو اس مد میں پیسے جاتے ہیں، ان کی کوئی اہمیت نہیں، ہم اس کو ختم کریں گے لیکن ان کی شہادت کے بعد شاید وہ مسئلہ کسی اور کی نظر میں نہیں تھا تو میں نے اس لحاظ سے، بڑا اہم Component ہے جناب سپیکر، اس میں اسکے تین Components ہیں، فرنٹیئر واچ اینڈ وارڈ، پراونشل سیفٹی کمیشن، ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن۔ اس میں میں نے Calculation کی ہے کہ سالانہ ہم 2002ء سے پانچ کروڑ روپے اس میں ہر سال بجٹ میں رکھتے ہیں پراونشل پبلک سیفٹی کمیشن کیلئے اور ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کیلئے۔ خٹک صاحب! یہ تقریباً جتنے بھی اضلاع کے ہمارے ممبران اسمبلی ادھر بیٹھے ہیں، مجھے کوئی ایک بتائے کہ اس پبلک سیفٹی کمیشن کی کیا افادیت تھی؟ 2002ء کے بعد آج تک کسی تھانے میں، کسی ضلع میں، صوبائی لیول پر کوئی ایک ایشو میرے خیال میں ایسا نہیں ہے کہ انہوں نے حل کرایا ہو اس کو، یہ ہمارے اس صوبے کے خزانے پہ بوجھ ہے، لہذا غیر ضروری اخراجات ہیں۔ اس پبلک سیفٹی کمیشن کی مد کو آپ نکالیں تو ہوم ڈیپارٹمنٹ کم از کم ہر سال پانچ کروڑ روپے بچائے گا۔ یہ اسرار صاحب کی Commitment تھی کہ یہ بالکل آپ کی بات درست ہے، آئندہ سال ہم اس کو نکالیں گے لیکن اس کے بعد شاید کسی نے اس پہ سوچا نہیں تو میں اس لئے لایا، ایک۔ دوسرا جناب سپیکر، میرا ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے، اس حوالے سے گزشتہ حکومت میں میری ریکویسٹ پہ ایک سمری Approve ہو گئی تھی Rising of six platoons in FC for Kohistanis، میرا ضلع واحد ضلع ہے جس میں آج تک ایف سی میں ہمارا کوئی کوٹہ نہیں ہے، اسکی سمری Approved ہے تو میری سی ایم صاحب سے

گزارش ہے کہ اس میں میری رہنمائی بھی کریں اور آگے فیڈرل گورنمنٹ سے Take up کرنا ہے تو Interior Ministry، میں بھی وہ کروں گا، آپ بھی ہماری طرف سے مطلب ہے وہ کرلیں۔ یہ دو مقاصد تھے میرے اس میں، باقی میں، سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں، میں اس کے ساتھ Withdraw کرتا ہوں اس کو۔

جناب سپیکر: مسٹر نور سلیم۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں اپنی کٹ موشن اس وجہ سے لے کر آیا تھا کہ یہ ایک بہت اہم محکمہ ہے اور صوبے کے جو موجودہ حالات ہیں، ان کی سنگینی کے تحت ان پر بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں نے Being a Member تو ہمیشہ کوشش کی کہ اس صوبے کے جو مفادات ہیں، ان کا خیال رکھا جائے اور جتنی اپنے تئیں کوشش کی جا سکے، اس میں بہتری لائی جا سکے، اس کیلئے میں نے ہمیشہ کوشش کی اور اسی سلسلے میں میں نے آج تک پولیس سے سے کوئی گارڈ بھی نہیں لیا، وجہ یہی ہے کہ پہلے ہی صوبے میں تعداد کم ہے اور امن وامان کا بڑا مسئلہ ہے، اگر ہم بھی اس میں شامل ہو جائیں گے تو یقیناً نفری کی جو کمی ہے، اسکا سلسلہ رہے گا۔ بہرحال وزیر اعلیٰ صاحب میرے بڑے محترم ہیں وہ چیزوں کا کافی خیال بھی رکھتے ہیں اور یقیناً انہیں سب معلومات بھی ہوتی ہیں، میں چاہوں گا کہ اس میں تھوڑی سی توجہ زیادہ دی جائے، حالات بہت زیادہ خراب ہیں، خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ صاحب! میرے ضلع میں تو بہت ہی حالات خراب ہیں، میں نے آپ سے ایک دفعہ درخواست بھی کی تھی کہ میرے ساتھ چلیں تو آپ نے کہا کہ سیکورٹی اور سیفٹی کی وجہ سے نہیں جا سکتا تو جناب سپیکر، اسی طریقے سے یہ مسائل ہیں اور مجھے امید ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس پر توجہ دیں گے اور اگر میری کوئی Input کی ضرورت ہوگی تو میں حاضر ہوں۔ میں اپنے محترم وزیر اعلیٰ کی خاطر جو ہے، یہ اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! میری بھی ایک بہت ضروری اس ڈیمانڈ پر کٹ موشن تھی۔

جناب سپیکر: وہ Lapse ہوگئی جی، Lapse ہوگئی۔ مولانا محمد عصمت اللہ۔ چلو آج تو مولانا لکھا ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! یہ بہت ضروری ہے، آپ مجھے موقع دیں تاکہ میں اس پر بات کرسکوں۔

جناب سپیکر: اچھا، میں تو روٹین میں یہ فائل۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! اس مسئلے میں میں نے نو روپے کی کٹ موشن اسلئے پیش کی تھی کہ میں ایک بات جناب سی ایم صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا اور وہ یہ ہے کہ کوہستان میں افیون کی کاشت ہو رہی تھی تو اس حوالے سے پھر لوگوں کیلئے افیون کے متبادل کوئی فنڈ مقرر ہوا، تقریباً کوئی 99 کروڑ کی اے ڈی پی بنی تھی اور وہ زیادہ تر محکمہ داخلہ ڈیل کرتا ہے تو اس فنڈ کو بالکل غیر منصفانہ اور غیر معیاری انداز میں علاقے میں خرچ کیا جا رہا ہے تو اسے غیر معیاری اور غیر منصفانہ انداز میں خرچ ہونے کی بجائے یہ جس مقصد کیلئے خرچ ہو رہا تھا تو اب ہم بہت سارے علاقوں کے لوگ سنتے ہیں کہ جب یہ فنڈ تھا، جب ہمیں نہیں ملا ہے تو ہم دوبارہ افیون کاشت کریں گے، لہذا میری یہ درخواست ہوگی کہ سی ایم صاحب اس کی فوری تحقیقات کا حکم دیدیں اور یہ بقیہ فنڈ جو ہے، وہ منصفانہ طور پر تمام علاقوں میں جہاں جہاں ضروریات ہیں، اس کیلئے اس کو پہنچایا جاسکے تو اسی پر میں اپنی یہ تحریک واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: محمود احمد خان بیٹنی۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ دا خنگه نورو ملگر و خبرې اوکړې، د اعظم خان د لائسنس والا لږ پرابلم دے که وزیر اعلیٰ صاحب په دې باندې سنجیدګئ سره غور اوکړی چې دا کوم آل لائسنس باندې دوئ په دې غور اوکړی او زه د وزیر اعلیٰ صاحب خاطر باندې دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: مسٹر منور خان

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یقیناً سی ایم صاحب بیٹھے ہیں اور ابھی میڈم نے مجھے بتایا کہ "منی بدنام ہوئی صنم تیرے لئے" تو بہر حال جس طرح کہ عبدالستار صاحب نے کہا کہ یہ جو سیفٹی کمیشن کی جو بات ہے، سب سے پہلے سر! یہ اس وقت تو کم از کم سی ایم صاحب! ان لوگوں کو بچاؤ، یہ جو ان کے پاس آنا جانا کرتے ہیں کیونکہ ہم کٹ موشن بھی موو کرتے ہیں اور سی ایم صاحب کے نالج میں بھی نہ ہو کہ کس نے Withdraw بھی کیا، میرے Favour میں یا نہیں۔ تو میں سر، یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ جو واقعی سیفٹی کمیشن ہے، میں بھی اس پروانشل کمیٹی کا ممبر ہوں، یقیناً عبدالستار صاحب نے جس طرح فرمایا ہے،

میں تو کم از کم ایک دو میٹنگز میں گیا ہوں لیکن ان کی کوئی ایسی وہ اس کے سامنے نہیں ہے کہ واقعی کوئی کہے کہ یار! واقعی جو پانچ کروڑ روپے ان پہ خرچ ہو رہے ہیں، اس کا کوئی Output بھی ہے کہ نہیں سر؟ تو اس سلسلے میں چیف منسٹر کے Honour میں میں یہ اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں، واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھا جی، ٹھیک ہے۔ میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ما دا ځکه کټ موشن هغه کړے وو چې د دې ډیپارټمنټ نه بالکل مطمئنه نه یم او دې باندې ځومره هغه هم شویدی، کوئسچنز هم راغلی دی او دې باندې ډیبیټ هم شویدے نو هغې نه ظاهره ده چې د دې ډیپارټمنټ کارکردګی ډیره Satisfactory نه ده۔ بهته خوری هم سیوا شوې ده، اخبارونو کښې هم هر وخت راځی، Kidnapping هم سیوا شوے دے۔ تاسو لږ سپیکر صاحب! توجه راکړئ پلیز، سپیکر صاحب! لږ توجه به ورکړئ او بیا صوبائی پبلک سیفټی اینډ کمپلینټ کمیشن چې دے نو د هغې کارکردګی هم بالکل اطمینان بخش نه ده، د هغوې تنخواګانو باندې زیاتې پیسې ځی او مشکلات د خلقو هغه شوی نه دی۔ تهانه کلچر هم هغه شان دے، هغه شان دے هغه نه دے شوے، آن لائن سروس چې کوم شروع شوے دے نو د هغې شکایت راځی، څوک مطمئن هغې باندې نه دی، که مشران څوک لاړ ل د ایف آئی آر هغه دغه چې دے نو هغه هم دغه شان حال دے۔ زنانه یا مشر یا بزرګ سړے چې لاړ شی نو هغوی سره دا شان Treatment کیږی لکه چې دا مجرم دے نو په دې وجه باندې زۀ غواړم چې په دې باندې د ډیبیټ د اوشی، ما د مطمئنه کړی او دا د ووټ له لاړ شی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! اگر مجھے اجازت دیدیں۔

جناب سپیکر: ہاں، چلو بسم اللہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اس پر میری کٹ موشن تھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آئندہ کیلئے ٹائم پہ آیا کریں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ ٹریفک کی بات بھی ہے اسی پہ، ظاہر ہے کہ یہ تمام ہوم جو ہے، ایک گھر کی حیثیت سے ہے اور گھر میں سب کچھ ہی ہوتا ہے، تو یہ بہت ہی Important ایک محکمہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو سب سے پہلے میں، یہیں پہ ہماری اسمبلی میں جو بحث ہوئی تھی اور اس میں تمام پارٹیز کے لوگوں نے جو بات کی تھی کہ افغانستان کی جو سمیں تھیں، اس پہ خوشی ہوئی ہے کہ ہماری آواز مرکزی گورنمنٹ تک پہنچی ہے اور انہوں نے اس کی Roaming بھی بند کر دی ہے افغانستان کی سموں کی جو یہاں پہ چلتی تھیں اور جو غیر قانونی طور پہ لوگوں کو بھتہ خوری کیلئے اور ٹارگٹ کلنگ کیلئے استعمال ہوتی تھیں، تو جناب سپیکر صاحب! وہ جو چیز ہے، وہ ابھی آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی اور ہمارے صوبے میں امن آجائے گا کیونکہ زیادہ تر سمیں اس میں استعمال ہوتی تھیں، تو یہ ایک اچھا قدم گورنمنٹ نے اٹھایا ہے۔ اس میں صوبائی گورنمنٹ اور مرکزی گورنمنٹ One page پہ تھیں تو اس وجہ سے یہ چیز اچھی ہوگئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے یہاں پہ یہ ضرور بات کرنا چاہوں گی کہ ہماری پولیس جناب سپیکر صاحب، اس وقت فرنٹ لائن پر لڑ رہی ہے اور آپ سنتے بھی ہیں اور آپ دیکھتے بھی ہیں، ٹی وی پہ پٹیاں بھی چلتی ہیں کہ زیادہ تر جو ٹارگٹ ہوتے ہیں، وہ ہمارے پولیس افسران، پولیس سپاہی، پولیس جوان ہوتے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب! ایک تو میں یہ ضرور کہنا چاہوں گی کہ اس محکمے میں، وزیراعلیٰ صاحب چونکہ ان کے پاس ہے یہ محکمہ، تو جناب سپیکر صاحب! پولیس کو وہ تمام سہولتیں دی جائیں تاکہ اس کا مورال بلند ہو اور اس سے وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنا سکے۔ جناب سپیکر صاحب، اس وقت پولیس ایک اچھے طریقے سے کام کر رہی ہے لیکن اس پہ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارا اجلاس بھی ہوتا ہے اور اس کے بعد بھی کوئی VIP movements ہوتی ہیں تو بارہ بارہ گھنٹے، تیرہ تیرہ گھنٹے بیچارے دھوپ میں کھڑے رہتے ہیں۔ تیسری بات جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ پولیس کے حوالے سے میں یہ بات کروں گی کہ ہماری پولیس کو Well equipped کیا جائے، اس کو وہ تمام جدید ترین سہولتیں دی جائیں جس سے وہ کرائم اور تمام جو ٹارگٹ کلنگز ہیں، جو بھتہ خوری ہے، اس تک وہ آسانی سے پہنچ سکے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں ایک محکمے کا ذکر ضرور کروں گی اور وہ ہے بم ڈسپوزل سکواڈ، جناب سپیکر صاحب! یہ ایک

بہت ہی زیادہ Important ہے ہمارے صوبے کیلئے، اور جو آپریشن شروع ہو چکا ہے جس کی تمام قوم نے حمایت کی ہے اور ہم اس وقت فوج کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور ہماری طرف سے جو بھی اخلاقی طور پہ ہم انکی حمایت کر سکیں، ہم مدد کر سکیں، ہم بالکل حاضر ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو بم ڈسپوزل سکواڈ کا محکمہ ہے جناب سپیکر صاحب! اس کے پاس کوئی جدید ترین مشینری ایسی نہیں ہے، ہمارے جو شفقت ملک صاحب ہیں جناب سپیکر صاحب! وہ جتنی تندہی سے کام کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے، یعنی ان کے پاس ایسے کوئی آلات نہیں ہیں جس سے کہ جوان کو اگر بارودی مواد ملتا ہے، کسی گاڑی میں بارود ہے تو جناب سپیکر صاحب! وہ اپنے ہاتھوں سے اس کو Defuse کرتے ہیں، اس وجہ سے بم ڈسپوزل سکواڈ کا جو محکمہ ہے جناب سپیکر صاحب! میں سی ایم صاحب کی توجہ آپ کے توسط سے ذرا تھوڑا سا چاہوں گی کہ اس میں زیادہ بہتر طور پہ ان کو اچھی سے اچھی مطلب ٹیکنالوجی دی جائے تاکہ انکی جانیں بھی ضائع نہ ہوں کیونکہ یہ ایک ٹیکنکل محکمہ ہے۔ ٹریفک پہ جناب سپیکر صاحب، آج بھی میں نے آپ سے یہی عرض کیا ہے کہ میں دس بجے گھر سے نکلی ہوں اور پورے شہر کا چکر لگاتی ہوئی یہاں پہ پہنچی ہوں۔ مجھے پتہ ہے، سیکورٹی کے حالات ہیں، ہر جگہ پہ ناکہ بندی ہے لیکن اس کے باوجود اگر ہم ٹریفک پہ زیادہ توجہ دیں تو ٹریفک کے حالات اگر ٹھیک ہوں تو میرا خیال ہے کہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ نے تو بڑا ٹائم لے لیا، میرے خیال میں آپ نے دس پندرہ لوگوں کا ٹائم لے لیا۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، میری کٹ موشن 50 کروڑ روپے کی تھی۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ نے نہیں بولنا ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں سر، کیوں نہیں بولنا ہے؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: میڈم یاسمین پیر محمد صاحبہ۔

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: مہربانی سپیکر صاحب. سپیکر صاحب، په صوبه کښې خو د بهته خورئ کوم حالات شروع شوی دی نو دا ډیر زیات شوی دی، بل خوا ته ماشومان اغواء کیږی اؤ دا ئے لا څه کوئ چې اکثر بچې سکولونه ته لاړ شی او پلاران ئے څه کاروبار پسې اوځی نو دننه زنانه په کور کښې یواځې پاتې شی، دا څو کیسونه داسې اوشول چې خلق پرې ورشی او دننه زنانه قتل کړی او چې

څه ورسره وی، هغه ترې نه یوسی۔ دا درې خبرې ما ستاسو په دغه کښې راوستې، په نوټس کښې، باقی زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: میډم! ډیره مهربانی، تاسو چې نن راواخسته او ما باندې ډیره درنه خوږه لګې ځکه چې زمونږ د پښتو کلچر مطابق ستاسو هغه دغه ښکاریږی نو زه ستاسو۔ جناب عارف یوسف صاحب۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون وپارلیمانی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ یہ جو محکمے کے بارے میں بات ہوئی ہے، محکمہ کیلئے تقریباً ایک ارب 16 کروڑ 18 لاکھ 90 ہزار جو جاری اخراجات ہیں 2015 کیلئے، رکھے گئے ہیں۔ اس میں جی خاص طور پر یہ Following میں جو بتاتا ہوں، یہ ڈیپارٹمنٹس اس میں آتے ہیں۔ محکمہ داخلہ کے دفاتر ہوم سیکرٹری بشمول صوبائی و ضلعی پراسیکیوشن، اس میں جتنے آفسز ہیں، یہ آرمز سروسز بورڈ ہے اس کے اندر، اس کے ساتھ صوبائی عوامی تحفظ کمیشن جس کے بارے میں ستار صاحب نے بھی اور آپ لوگوں نے بات کی ہے، اس کے بارے میں صرف میں اتنا کہونگا کہ یہ جو بنا تھا، یہ 2002 پولیس آرڈر کے نیچے بنا تھا تو اس میں جب تک امنڈمنٹ نہیں ہوتی ہے، ہم اس کو نہیں کر سکتے۔ تو اس میں ہم یہ کوشش کرینگے اس کو بہتر کرنے کی، ان شاءاللہ جیسے آپ لوگوں نے کہا ہے، ہم اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرینگے۔ اس کے ساتھ ہے دیر لیوی فورس، تورغر لیوی فورس اور اس کو یہ جو بجٹ ملا ہے، اس میں تقریباً چھ ڈیپارٹمنٹس آتے ہیں، ان کو ملا کر یہ بنتا ہے اور اس میں جو تنخواہیں ہیں، صرف تنخواہوں کیلئے رکھے گئے ہیں تقریباً 462 ملین، صرف اس میں وہ ہیں اور جو ضروری ہیں، میں تھوڑا سا اس طرف آتا ہوں کہ جس طرح صوبے کے حالات ہیں جی، یہ نائن الیون کے بعد ہمارا صوبہ ایک مشکل سے گزر رہا ہے اور تقریباً ایک فرنٹ لائن کے طور پر سامنے آیا ہے اور اس میں حالات بڑے زیادہ خراب ہیں، سب آپ لوگوں کو پتہ ہے، بہتر پتہ ہے، اگر اس میں کٹوتی ہوتی ہے تو اس میں محکمے کو بہت زیادہ نقصان ہوگا اور اس میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے جتنے افسران ہیں، وہ اپنی ڈیوٹی ان مشکل حالات میں بڑی سختی سے انجام دے رہے ہیں، مشکل سے کر رہے ہیں، اگر آپ کو کوئی کمزوری نظر آتی ہے تو اس میں ان شاءاللہ آپ لوگوں کے کہنے کے مطابق اصلاح ہو سکتی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ امن وامان کیلئے یہ بہت زیادہ ضروری ہے۔ میں تھوڑا سا، کچھ Achievements ہیں جو آپ لوگوں نے کہا ہے، میں صرف ان کے بارے میں

کہونگا کہ ڈیپارٹمنٹ نے اسلحہ لائسنس کو کمپوٹرائز کرنے کیلئے 54 ملین سے ایک پراجیکٹ کی منظوری دی ہے جس کی وجہ سے جو غیر قانونی اسلحہ ہے جس کی بات ابھی ہوئی ہے، اس کو ختم کر دیا جائے گا اور خیبر پختونخوا آرمز ایکٹ 2013، یہ 1965 میں تھا جی، ابھی اس کو لاگو کیا گیا ہے، اسی طرح Khyber Pakhtunkhwa Explosive Substantive Act, 2013، یہ بھی 1908 کا تھا، اس کو بھی ابھی لاگو کیا گیا ہے، بالکل، Khyber Pakhtunkhwa Sale of Illicit Arms Act, 2014، یہ بھی پہلے فیڈرل کا تھا، ابھی اس پہ تقریباً کام ہو رہا ہے۔ یہ خیبر پختونخوا آرمز رولز 2014 متعارف کرائے گئے ہیں، یہ 1924 میں تھا، یہ صوبے میں پہلی دفعہ ہماری بہت بڑی Achievement ہے، یہ پہلی دفعہ ہم لوگوں نے کیا ہے جی۔ اسی طرح 157 اسلحہ ساز جن کے پاس فروخت کرنے کے لائسنس تھے، ان کا چونکہ Documents کا طریقہ کار نہیں تھا، وہ ختم کر دیئے گئے ہیں، بالکل ان کی جو فیکٹریاں ہیں، وہ بند کر دی گئی ہیں اور غیر قانونی جتنا اسلحہ ہے، وہ سارا بند کر دیا ہے جی۔ میری بہن نگہت اورکزئی صاحبہ نے جو پولیس کے بارے میں بات کی ہے، وہ (معاملہ) ان شاءاللہ ڈیمانڈ نمبر 10 میں آئے گا، اس میں وہاں پر تفصیل سے بات کرینگے۔ میں یہاں پہ آپ سب لوگوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنی کٹ موشنز شکریہ کے ساتھ واپس لے لیں اور میری اس ڈیمانڈ کو منظور کیا جائے جی۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: اعظم درانی، سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! جب یہ میرے سب Colleagues نے کٹ موشنز واپس لیں تو حکومت کی طرف سے کوئی Appreciate نہیں کیا گیا اور سیکرٹری صاحب نے بھی شکریہ نہیں ادا کیا ہے، تو کم از کم جس طرح انہوں نے ریکویسٹ کی ہے واپس کرنے کی، تو شکریہ تو ادا کر دیتے کہ جنہوں نے واپس لی ہیں کٹ موشنز۔

جناب سپیکر: شکریہ ادا کریں۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور): میں Sorry کرتا ہوں جی، میں بالکل آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ لوگوں نے کٹ موشنز واپس لیں، اور سی ایم صاحب کی طرف سے بھی آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ ادا کیا، آپ نے شاید سنا نہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اگر ہم تعاون کر رہے ہیں تو کم از کم پہلے ہی شکریہ تو ادا کر دیتے۔ مہربانی سر۔

جناب سپیکر: جی چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنی کٹ موشنز واپس لی ہیں، I am grateful۔ دوسری آپ نے سیفٹی کمیشن کی بات کی، یہ سیفٹی کمیشن مجھ سے بھی لوگ پوچھتے رہتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ مجھے خود ابھی تک سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہے؟ تو میں آپ سے بیٹھ کر، کیونکہ یہ جب ڈسٹرکٹ کونسل کا نظام تھا، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں تو یہ بہت فعال تھا، چونکہ ابھی لوکل گورنمنٹ نظام نہیں ہے، اس میں کافی رکاوٹیں ہیں تو میں آپ لوگوں سے بیٹھ کر اس کو یا فعال کرینگے یا اس کو فارغ کر دینگے، جیسے آپ کہیں۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب، درانی صاحب اور میڈم معراج ہمایون۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میں واپس کرتا ہوں اپنی کٹ موشن۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی جی، اعظم درانی صاحب، میڈم۔

جناب اعظم خان درانی: واپس لیتے ہیں؟

محترمہ معراج ہمایون خان: واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 8, therefore, the question before the House is that Demand No. 8 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Advisor for Prisons, to please move his Demand No. 9.

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ On behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 30 کروڑ 3 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی

جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران محکمہ جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees one billion 30 crore 03 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Prisons.

Cut motions: Madam Amna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں پچاس ہزار کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Azam Khan Durrani.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں واپس لیتا ہوں ملک صاحب کیلئے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: زه ئے واپس اخلم جی، د ملک صاحب په دغه کښې۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں مطالبہ زر نمبر 9 میں مبلغ ایک ہزار روپے کی تخفیف کیلئے تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Syed Jaffar Shah (Not present, it lapses). Madam Romana Jalil, (Not present, it lapses). Mr. Sikandar Khan.

جناب سکندر حیات خان: انیسه بی بی به په دې باندې خبرې او کړی، زه به Withdraw کړم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اوکے۔ سردار حسین بابک۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں ایک کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Sardar Zahoor Ahmad (Not present, it lapses). Mr. Sultan Muhammad (Not present, it lapses). Mr. Saleh Muhammad (Not present, it lapses). Madam Sobia Khan.

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب! میں منسٹر کیلئے اس کو واپس لیتی ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! میں پچاس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Mr. Noor Saleem Khan.

Mr. Noor Saleem Malik: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move a cut of rupees ten thousand on Demand No. 9.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mufti Said Janan. Malik Riaz Khan.

ملک ریاض خان: جناب سپیکر صاحب! ملک صاحب خو زما گاونډی دے، زه به دا کټ موشن واپس کوم خو په یو شرط چې دے به میز په دواړو لاسونو نه ډبوی، په یو لاس به ئے ډبوی چې ښنګه نور خلق، دا به شرط وی۔ زه ئے واپس کوم۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: واپس اخلم۔

جناب سپیکر: مسٹر محمود احمد بیٹنی۔

جناب محمود احمد خان: زه جی کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد شیراز۔

جناب محمد شیراز: ما د ملک صاحب خلاف د یو کروړ روپو کټ موشن پیش کړے دے خو ما ورته دا وئیلی دی چې په دواړو لاسو به میز نه ډبوي نو ما له د دا یقین دهانی راکړی چې دواړو لاسو سره به میز نه ډبوم، نو زه به خپل کټ موشن واپس اخلم جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: میاں ضیاءالرحمان۔ مفتی فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: میں ایک لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Muhammad Reshad Khan. Madam Nighat Yasmeen Orakzai.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! پچاس کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty crore only. Madam Yasmeen Pir Muhammad Khan, please.

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: میڈم آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: میں واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بہت اہم محکمہ ہے، اس میں دو، ایک تو جیلخانہ جات کے حوالے سے اور دوسرا جتنے بھی Inmates ہیں یا Convicts ہیں، قیدیوں کی بحالی کے Rehabilitation program کے حوالے سے ایک ارب 30 کروڑ روپے کا مطالبہ ہے، میرے خیال میں نے یہ Symbolic cut جو پانچ ہزار کی ہے اسلئے لگائی ہے کہ اس وقت انتہائی ناقص کارکردگی ہے اس صوبے میں جیلخانہ جات کے حوالے سے، اور میرا مقصد ہر گز نہیں کہ میں اس وقت کسی ایک Individual کی پرفارمنس کے اوپر یہ بات کر رہی ہوں، Overall جو آپ نے دیکھا کہ صوبہ بھر میں جیلوں کے حفاظتی انتظامات کے حوالے سے کئی سکینڈلز سامنے آچکے ہیں اور تاحال انکے اوپر رپورٹس

منظر عام پر نہیں آسکیں۔ خاص طور پر جو ڈیرہ جیل ہے اور پھر بنوں جیل میں، یعنی وہاں پہ انسان کا مائنڈ جو ہے، وہ اس کو Accept نہیں کرتا کہ اس کیلئے کیوں تسلی بخش انتظامات نہیں کئے گئے؟ دوسرا ہمارا انکے پلان میں، پچھلے سال بھی آپ نے دیکھا کہ ایک State of the art، اسے آپ کیا کہتے ہیں؟ Technically state of the art ایک منصوبہ تھا جیل کا، ایک پیسے کا اس پر کوئی خرچہ نہیں کیا، وہ ویسے کا ویسا ہی ہے۔ چاہیے یہ تھا کہ اگر ضرورت بھی تھی، اس وقت جیسی سیچویشن ہے اور جس طرح کہ Sensitive اور حساس آپکے پاس قیدی ہیں یا ان کو آپ پکڑنا چاہ رہے ہیں اور پھر کئی مرتبہ ایسا ہوا، جو بے بسی نظر آئی اس محکمے کی کہ قیدیوں کو لینے سے، برملا اس کا اظہار کیا گیا کہ جی ہم لوگ بے بس ہیں، ان کو یہاں سے شفٹ کیا جائے، یعنی یہ ایک محکمے کی پرفارمنس ہو تو آپ کیا کہہ سکتے ہیں؟ پھر جو سب سے اہم چیز ہے، میں جس کیلئے ایک انسانی جذبے کے تحت بھی تھوڑا، Order the House, as I know کہ قیدی بیچارے جو جیل کے پیچھے ہیں، کون ان کو سننا چاہتے ہیں؟ لیکن مقصد صرف یہ تھا کہ جو وہاں Convicts ہیں، انکی بحالی کیلئے صرف کارروائیاں ہیں، پروگرامز ہیں، فنڈز شاید آبھی رہے ہوں، نان ڈیویلپمنٹل سیکٹرز، سول سوسائٹی آرگنائزیشنز حکومت کے، لیکن انکے اوپر اس گرمی کے عالم میں، یعنی آپ انکے حالات کبھی جیل میں جاکر دیکھیں اور خصوصاً خواتین جو Inmates ہیں تو انسان کا دل خفا ہوتا ہے کہ یہ کس طریقے سے، کل اگر اپنی Term پوری کرکے یہ باہر بھی نکلیں گے تو شاید یہ پہلے سے زیادہ بھی Vicious ہوں، شاید پہلے سے بھی زیادہ ان کے اندر جو کریمنل ایک Tendency ہے، وہ بڑھ جائے کیونکہ ہم لوگوں نے دیکھا ہے، آج کل پوری دنیا میں سائنٹیفک بنیاد کے اوپر اس پر کام کیا جاتا ہے کہ قیدیوں کی ٹریننگ، بحالی، انکی تعلیم، تو یہاں پہ یہ چیز نہیں ہے۔ پھر آپکی جو سب سے اہم چیز ہے جناب سپیکر، کہ اس کیلئے کوئی خاص ٹھوس منصوبہ بندی بھی سامنے نہیں آرہی، مجھے یقین ہے کہ اگر الفاظ کا بیان کرنا شروع کریں تو محترم ایڈوائزر صاحب بہت کچھ بیان کر دینگے لیکن Practically implementation کی بات آئی ہے تو جیل میں مکمل طور پہ یہ ناکام ہیں، جیل پولیس اور جو فورس ہے، اس کیلئے یہ تھا کہ شاید وہ بہت ہی Trained force، ایلیٹ فورس کے لیول پر اس کو Train کیا جائیگا اور پھر انکو جو لوازمات چاہئیں جیل کی فورس کو، وہ بھی اس وقت محکمہ صحیح معنوں میں دینے میں ناکام رہا

ہے۔ تو جناب سپیکر، ایسے میں اس محکمے کی پرفارمنس پر اگر سوالیہ نشان نہیں ہوگا تو پھر کیا دوسرا اور کونسا راستہ ہے؟ اور Basically میرا یہ کو نسچن اٹھانے کا مقصد بھی یہ تھا اور اس کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اصلاح حال ہو۔ ایک ارب 30 کروڑ روپے شاید میرے خیال میں کم بھی ہیں، اگر اس پر توجہ دی جائے لیکن میرا مقصد صرف یہ ہے کہ اس کو محکمہ، جو یہ پیسہ ہے اور پچھلی دفعہ جو پیسہ دیا، اس پر ابھی تک کوئی پرفارمنس سامنے نہیں آئی، کھانا ان کا دیکھیں، قیدیوں کا دن بدن وہ ابتر ہو چکا ہے، پھر جیل کے اندر سروسز ہیں، یہ کہتے ہیں ہم نے جیمر لگا دیئے، ہم نے بہت کچھ لگا دیا لیکن وہ کام Effective نہیں ہے۔ انکے پاس کوئی طریقہ نہیں کہ اگر لوڈشیڈنگ میں بجلی چلی جائے تو بعض اوقات جیلوں کے اندر جنریٹر میں تیل نہیں ہوتا تو یہ اگر سسٹم ہے اور پھر محکمہ اس بنیاد پر، جیلخانہ جات اور اسکے قیدیوں کی بحالی ہے، تو میں کہتی ہوں، یہ ضرور ہر حالت میں یہ کٹوتی ان سے ہونی چاہیے تاکہ انکے اوپر، ان کو یہ یاد رہے اس سال اور پھر آئندہ وہ اس پیسے کو انتہائی محنت سے اور صحیح مقصد کے تحت استعمال کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، میں صرف ایک بات کہنا چاہونگی کہ جہاں صوبوں کی جیلوں میں مرکز کے قیدی ہوتے ہیں تو انکی Payment، انکے اخراجات پھر مرکز سے لیے جاتے ہیں جناب سپیکر! لیکن ہمارے صوبے نے آج تک کبھی وفاق سے یہ چارجز Claim ہی نہیں کئے تو کیا ہمارے صوبے کے پاس اتنے اضافی وسائل ہیں کہ وہ مرکز کا خرچہ بھی اٹھا رہا ہے؟ کوشش تو کرنی چاہیئے تھی کہ جتنے قیدی وفاق کے ہیں، اسی تعداد سے فیڈرل گورنمنٹ انکی Payment کرتی، اور میں مولانا قاسم کے آنر میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں، مولانا کا ہم سے تعلق رہا ہے تو تھوڑا اثر ہوگا اس کا۔

جناب سپیکر: چلو، مولانا کا درجہ تو آپ کو ملا ہے نا۔ مسٹر نور سلیم ملک۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جیل اور جیلخانہ جات کا محکمہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جناب سپیکر، یہاں پر قیدیوں کو لایا جاتا ہے تاکہ انکی Correction ہو، ان میں بہتری آئے اور وہ دوبارہ معاشرے کے سود مند شہری ثابت ہوں۔ جناب سپیکر، جو میں نے کٹ موشن داخل کی تھی اس محکمے پر، اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے ملک صاحب کی قابلیت پر کوئی شک نہیں ہے لیکن یہ پرانا سلسلہ چلا آرہا ہے اور اس میں

کافی ساری کمیاں موجود ہیں۔ میں صرف ملک صاحب سے ایک بات پوچھنا چاہونگا کہ میرے ضلع لکی مروت میں جیل تعمیر ہو چکی ہے لیکن اب تک Functional نہیں ہے اور پرانی جیل جس پر بہت زیادہ بوجھ ہے اور وہ قیدیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر جو سہولتیں ہیں، وہ کم ہیں اور نئی جیل تعمیر ہے، مجھے معلوم نہیں کہ کس وجہ سے اس میں قیدیوں کو منتقل نہیں کیا جارہا ہے؟ میں چاہونگا کہ اسکے بارے میں ملک صاحب وضاحت کریں اور باقی ملک صاحب ہمارے پرانے ساتھی ہیں، انکی قابلیت پر بھی کوئی شک نہیں ہے اور یقیناً وہ بہتری کیلئے اقدامات اٹھائینگے اور جنوبی اضلاع کیلئے جتنی وہ کوششیں کررہے ہیں، اسکی بھی میں تعریف کرونگا۔ تو میں جناب سپیکر، اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> شکریه جناب سپیکر۔ ما په محکمه جیلخانه جات باندې کوم کټ موشن جمع کړے دے، زمونږ 'کنسرنډ' منسټر ډیر باصلاحیته او ډیر درونډ او باعزته سړے دے، زه صرف د دوئ په نوټس کښې یو دوه درې ګزارشات راولم۔ یو خو زمونږ د بونیر چې کوم ډسټرکټ جیل دے، هغې باندې ډیر زیات Burden دے، د شانګلې او د تورغر قیدیان هم زمونږ د ضلعې چې کوم ډسټرکټ جیل دے، هغې ته شفټ کیږی، نو که دوئ داسې څه ډسټرکټ وائز د جیلونو بندوبست ممکن وی او د شانګلې د پاره او د تورغر د پاره ځان له څه بندوبست کیدلے شی، دا به ډیره زیاته بهتره وی او د دې سره سره زمونږ ډسټرکټ جیل کښې د Residential blocks د کنسټرکشن ضرورت وو، ما د دوئ په نوټس کښې راوستې هم وه او شاید چې د دوئ نوټس کښې به وی هم ان شاءالله او دریم مې تجویز دا دے چې زمونږ سره جیلونو کښې چې کوم کریمنل او جرائم پیشه خلق قید دی نو د هغوی د اصلاح د پاره او د هغوی د مستقبل د جوړولو د پاره شاید چې دوئ خپل کوششونه کړی هم وی، زما خپله رائې دا ده جی چې باقاعده د روزانه په بنیاد باندې هغوی ته د معاشرتی برائیانو په حواله باندې لیکچر ورکولے کیږی او د هغې د پاره علماء کرام هغه مستقل چې کوم دے، د هغوی اپوائنټمنټ اوشی او جناب سپیکر، په هر جیل کښې پکار ده چې مختصر

لائبریری وی، په هغې کښې ښه کتابونه، بهتر کتابونه، دا پکښې پراته وی، دې دپاره چې د دغې خلقو رارَوان مستقبل چې کوم دے، دا جوړ شی او دغه تجاویزو سره زه خپل کټ موشن واپس اخلم جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم نگہت یاسمین۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جیل ایک ایسا محکمہ ہے کہ یہاں پر 124 کے ہاؤس میں پتہ نہیں کتنے لوگوں کو یہاں پر جانا بھی پڑے؟ تو اسلئے جناب سپیکر صاحب! جیل کے حالات جو ہیں، وہ تھوڑے مختصراً میں بیان کرونگی۔ جناب سپیکر صاحب، میں پشاور جیل کی بات کرونگی کہ یہاں پر Four hundred قیدیوں کی Capacity ہے کہ یہاں پر چار سو قیدی رکھے جائیں لیکن اس وقت منسٹر صاحب میری بات سے Agree کرینگے اور اس کی تائید کرینگے کہ یہاں پر سولہ سو قیدی جو ہیں، وہ یہاں پر پشاور جیل میں ہیں۔ اسی طرح Throughout اگر آپ صوبے کی مثال لے لیں تو ہر جیل میں یہی حال ہے، ہری پور جیل کو دیکھ لیں، ڈی آئی خان جیل کو دیکھ لیں۔ نمبر ایک تو یہ کہ جناب سپیکر صاحب، ان کیلئے پچھلی گورنمنٹس نالائق تھیں، پچھلی گورنمنٹس نے کچھ بھی نہیں کیا، میں یہ نہیں کہونگی کہ منسٹر صاحب دوبارہ یہ بات کریں کہ جناب پچھلی گورنمنٹ نے یہ نہیں کیا، یہ نہیں کیا، جناب عالی! انہوں نے ہمیں دھکے دیکر ایوانوں سے نکال دیا ہے اور آپ لوگوں کو ایک میجارٹی دے کر لے آئے ہیں، ابھی آپ نے Visible جو چیز، جو نعرہ لیکر آئے ہیں، اس نعرے کی بنیاد پر آپ نے کام کرنا ہے اور ایمرجنسی کی بنیاد پر کام کرنا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر جو کریمنلز ہوتے ہیں، Throughout جیلوں میں جناب سپیکر صاحب! انکے پاس باقاعدہ Cell phones ہوتے ہیں، حالانکہ ہماری انتظامیہ یہ بار بار کہتی ہے کہ جیمرز لگے ہوئے ہیں، یہ لگے ہوئے ہیں لیکن ہمیں بعض اوقات مختلف جیلوں سے ٹیلی فون آتے ہیں کہ ہماری یہ حالت ہے، ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے، ہمیں یہ کھانا صحیح نہیں مل رہا ہے، ہمیں اور Facilities، جناب سپیکر، ایک بندہ جب کرائم کرتا ہے اور وہ جیل چلا جاتا ہے تو اس کی اصلاح کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے تاکہ جب وہ جیل سے باہر آئے تو وہ ایک مفید شہری کے طور پر سامنے آئے اور وہ اپنا سابقہ ریکارڈ کو نہ دہرائے اور وہ ایک اچھا شہری بن کر آئے جناب سپیکر، اس میں جو دوسرا پوائنٹ ہے، وہ یہ ہے کہ یہاں پر

لیڈیز اور بچے بہت زیادہ تعداد میں بھی ہوتے ہیں، انکی اصلاح کیلئے، انکی Grooming کیلئے ان کو ایک اچھا شہری، مفید شہری بنانے کیلئے ایمر جنسی بنیادوں پر کام کرنا چاہیے، یہ نہیں کہ ہم مردوں کی طرف تو توجہ دیتے ہیں لیکن عورتوں کی بیرکس میں دو تین چار دفعہ میں نے وزٹ کیا ہے، جب پچھلی گورنمنٹ تھی تو اس میں ہم لوگوں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے بات بھی کی اور جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب کو بھی اور میرا خیال ہے کہ یہاں جیلخانہ جات کی جو کمیٹی ہے، اس کے ممبرز کو Throughout the Province اچانک دورے کرنے چاہئیں تاکہ پتہ چل سکے کہ کیا ہو رہا ہے اور کیسے ہو رہا ہے؟ دوسری بات جناب سپیکر صاحب! یہ ہے کہ بہت سے جو قیدی ہیں، وہ اپنی قید کی مدت پوری کر چکے ہوتے ہیں لیکن ان کے پاس جرمانے کے پیسے نہیں ہوتے اور وہ جرمانے کی وجہ سے چار چار سال، پانچ پانچ سال، چھ چھ سال قید گزار رہے ہوتے ہیں کیونکہ انکا جرمانہ دینے والا کوئی نہیں ہوتا، جناب سپیکر صاحب! یہ نکتہ بہت توجہ طلب ہے اسی وجہ سے جیل میں ایک Crowed ہے، جیلیں Overload ہیں لیکن بات یہ ہے کہ اگر ان لوگوں کیلئے کوئی فنڈ قائم کر دیا جائے اور دیکھیں کہ جو قیدی اپنی قید کی مدت پوری کر چکا ہے اور وہ صرف جرمانے کی وجہ سے رہ رہا ہے تو اس کیلئے کوئی فنڈ قائم کرنا چاہیے تاکہ اس کو چھڑا کر وہ اپنے گھر کو جائے اور ایک مفید شہری کے طور پر، ایک باپ ایک بھائی ایک بیٹے کی حیثیت سے وہ اپنے گھر کو Lookafter کرے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں بہت زیادہ میرے پاس پوائنٹس ہیں اور اصلاح کیلئے بہت کچھ کہنے کو بھی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! چونکہ میں نے آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کی توجہ انکی طرف دلائی ہے، انکے کھانے پینے، ہاسپٹل میں سہولیات نہیں ہیں، اگر کوئی قیدی بیمار ہو جاتا ہے تو کسی قسم کی سہولیات نہیں ہیں، جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے توسط سے میں نے یہ تجاویز دی ہیں، ہم کٹ موشن لیکر تجاویز کیلئے آتے ہیں، ہم کوئی تنقید برائے تنقید کیلئے نہیں آتے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی میں اپنی کٹ موشن واپس کرتی ہوں اور جناب سپیکر صاحب، امید کرتی ہوں کہ منسٹر صاحب اس پر عملدر آمد کرینگے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب ملک قاسم صاحب۔

<u>ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ خومره معزز ممبران اسمبلی چې دا کوم تجاویز ماته راکړل، دا ټول ما نوټ کړل، دا ډیر ښه تجاویز دی۔ محترمه انیسه زیب طاهرخیلی چې کوم ارشاد

اوفرمائیل، د ډی آئی خان جیل د بنوں جیل باره کښې دا حقیقت دے خو چې کله نه دا وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے ، سپیشل د ده په هدایت باندې څکه چې دا ځومره سینیئر پارلیمنټرین چې دی، دا اخری زمونږ ځائې جیل دے ، دې نوؤ ته لا پته نشته دے ، وزیراعلیٰ صاحب وائی چې اخری به مونږ دې ته ورځو، زه په جیل باندې هیڅ Compromise نه منم، نو ان شاءالله العزیز زه، ټریژری بینچز دی او که اپوزیشن بینچز دی، ټول معزز ممبران اسمبلی ته ریکویسټ کوم چې د جیل Fluent دورې اوکړئ او تاسو اوګورئ او ښه ښه تجاویز مونږ ته راکړئ او زه دا وایم چې کله نه ما دا چارج اخستے دے جی، دې د ټولې صوبې د جیل سپرنټنډنټانو میټنګ مې راغوښتے او بیا مې باقاعده قرآن مینځ کښې ایښے دے ، قرآن مې ایښے دے چې ورونړو! زما څوک نشته، زه کرپشن نه کوم، که چاته پانچ سو، پانچ لاکھ یا دس لاکھ روپئ ضرورت وی، زه ئے د جیبه ورکولے شم خو کرپشن په جیل کښې دننه نه منم (تالیاں) قطعاً نه منم او زه دا چیلنج کوم چې کله نه دا ډیرھ سال نه دا د تحریک انصاف حکومت راغلے دے ، که چا دا ثابته کړه چې دلته په جیل کښې چې کوم کرپشن وو، زه وایم چې ان شاءالله العزیز مونږ ډیر کم کړے دے ، صفایا مو کړې ده او ډیر نشته، که بیا شته ان شاءالله مونږ په دې کوشش کښې لګیا یو، زه به هغوی ته انعام ورکوم سپیشل چې څوک کرپشن چې کوم دے یوه روپئ ماته ثابت کړی ان شاءالله العزیز او باقاعده زمونږ چې کومه 'مینو' ده، دا مونږ سره ده، د خوراک باره کښې خبره اوشوه، زه دا وایم چې دا څوک چې نن په جیلونو کښې زه خو دا نشم وئیلے چې فائیو سټار ریسټ هاؤسز دی، هوټلز مو ورنه جوړ کړی دی، میډم چې کومه خبره اوکړه بالکل ټھیک ده چې چار سو نه بجائے په پیښور جیل کښې سوله سو باقاعده چې کوم دی، Overloaded دی ټول جیلونه خو د هغې د پاره چې زمونږ د تحریک انصاف حکومت کوم پروګرام لګیا دے ، مختلف جیلونو یعنی د څل په بجټ کښې تقریباً باره تیره جیلونه چې کوم دی، باقاعده په دې باندې د Crash په بنیادونو باندې کار کیږی، هغه مخکښې وعدې نه دی چې مخکښې خبرې وې په پیښور جیل باندې دومره تیز کار لګیا دے ، تاسو ټول اوګورئ، زما ټولو ته دعوت دے چې دا جیلونه ته اخرکار دا چې تاسو مونږ ته نشاندهی کوئ، مونږ

بخپله اصلاح کوؤ، زه ټولو ته دا ریکویسټ کوم چې لاړ د شی او د ډی آئی خان جیل چې کومه واقعه ده، زه د میډم ډیره شکریه ادا کوم چې دوئ نشاندهی اوکړه خو دیکښې وزیراعلیٰ صاحب په خصوصی نګرانئ باندې چیف سیکرټری صاحب حامد اویس آغا او فضل ربی صاحب چې هغوی د صوبې سینیئر بیورکریټس دی، هغوی بیا دوباره انکوائری د شفافیت د پاره مقرره کړه، ان شاءالله العزیز چې څه وخت دا انکوائری رپورټ راشی، دا به ان شاءالله منظر عام ته راشی او ټولوته به ښودلے شی او زه بیا، چې څومره ممبرانو نوټس کښې زما خبره راوستی ده، لکی جیل خبره نورسلیم خان اوکړه، جیل Already مکمل دے خو هغې Internment Center جوړ شوے دے چونکه هغه هائی پروفائل قیدیان هلته کښینولی شوی دی او ان شاءالله العزیز هغه اوس چې کوم Present جیل دے لکی کښې، هغې باندې مونږ لګیا یو، هغې د Repair فوراً ما چې کوم دے پرون که هغه بل پرون سیکرټری ته وئیلی دی چې د هغې Repair اوکړه او ان شاءالله العزیز دا نمونه چې اورنګزیب نلوټها صاحب کوم د ایبټ آباد جیل خبره اوکړه، دا په ترجیحی بنیاد باندې ان شاءالله زر به مکمل شی او دا ګوره اوس څومره تیزه مردان جیل High Security Prison، دا 30 جون ته ان شاءالله العزیز، دا جولائی کښې دننه دننه مونږ به افتتاح کوؤ، ډیر قیدیان به هلته راشی، مونږ کوشش کوؤ چې دا رش کوم په جیلونو باندې دے چې دا کم شی او زه بیا ټولو خپلوممبران اسمبلی ته، معزز ممبران اسمبلی ته ریکوئسټ کوم چې چا چې کوم کټ موشن اخستی دی، د هغوی هم شکریه ادا کوم او چې چا نه دی اخستی د دوئ تجاویز ما نوټ کړی دی، ان شاءالله، ان شاءالله، ان شاءالله مونږ به په دې چې کوم دے مکمل عملدرآمد کوؤ۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: خټک صاحب شریف سړے دے، دومره ایشورنس ئے ورکړے دے، زه Withdraw کوم خپل کټ موشن۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں واپس لیتا ہوں اپنی کٹ موشن۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on demand No. 9, therefore, the question before the House is that demand No. 9 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' تھوڑا آواز تو those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Special Assistant for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his demand No. 10.

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 28 ارب 53 کروڑ 46 لاکھ 30 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 28 billion 53 crore 46 lac 30 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Police.

Cut motions: Madam Amna Sardar.

Mst: Amna Sardar: I beg to move a cut motion of one lac rupees.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Arbab Akbar Hayat.

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! د سلو روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Syed Jaffar Shah, (Not present, it lapses). Raja Faisal Zaman.

Raja Faisal Zaman: Sir, I move a cut motion of one lac rupees.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Madam Romana Jalil, (Not present, it lapses). Sardar Aurangzeb Nalotha.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں ایک کروڑ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Sardar Fareed Ahmad.

سردار فرید احمد خان: جناب سپیکر صاحب! دس لاکھ روپے جی، Ten lac۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Sardar Zahoor Ahmad, (Not present, it lapses). Mr. Sultan Muhammad, (Not present, it lapses). Sardar Hussain Chitrali, (Not present, it lapses). Mr. Saleh Muhammad, (Not present, it lapses). Madam Sobia.

میډم! لږ خپل د غه کوؤ په خپل پروسیجر راځئ بنه۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: پچاس لاکھ روپئ کټ موشن پیش کوؤ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty lac only. Mr. Abdul Sattar Khan.

Mr. Abdul Sattar Khan: Sir, I beg to move a cut of one crore rupees on demand No. 10.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Madam Uzma Khan.

محترمہ عظمیٰ خان: سر! میں دو ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Abdul Karim Khan, (Not present, it lapses). Mr. Fredrick Azeem (Not present, it lapses). Mr. Noor Saleem.

Mr. Noor Saleem Malik: Mr. Speaker, I would like to move a cut of rupees one hundred thousand on demand No. 10.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred thousand only. Mufti Said Janan.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مطالبه زر نمبر 10 باندې جی زه د تیس کروړ د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty crore only. Mr. Muhammad Asmatullah.

جناب محمد عصمت اللہ: مطالبه زر نمبر 10 باندې جی زه د 13 روپو کټوتئ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirteen only. Mr. Mehmood Ahmad Khan Betani.

جناب محمود احمد خان: ایک هزار روپئ کټ موشن ډیمانډ نمبر 10 باندې پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Muhammad Shiraz Khan.

جناب محمد شیراز: میں ایک کروڑ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں ڈیمانڈ نمبر 10 پہ جی۔

Mr. Speaker: Mian Zia ur Rehman, (Not present, it lapses). Mufti Fazal Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: بیس لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty lac only. Mr. Muhammad Reshad Khan, (Not present, it lapses). Madam Mairaj Humayun,
Ms Mairaj Humayun Khan: I beg to move a cut of rupees five on this.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five only. Madam Nighat Yasmeen Orakzai.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! بیس ارب روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Oh, Oh. (Applause) The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty billion only. Madam Amna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پولیس والوں کی قربانیوں کا اور جتنی بھی ان کی جانیں صوبے کیلئے نذر ہوئیں، انکا تو انکار ممکن نہیں ہے اور میں انکو خراج تحسین بھی پیش کرتی ہوں لیکن جناب سپیکر، میرا جو زیادہ پرابلم پولیس کا ہے، ہمارے ایبٹ آباد میں Recently دو ایسے واقعات ہوئے کہ پولیس والوں نے اپنی Personal grudges کی بناء پر یا کسی کے کہنے پر کئی لوگوں کے گھروں پر چھاپے مارے اور بعد میں انکو پریس میں، پریس کو اس مقصد کیلئے Use کیا تو

ان لوگوں نے جو Aggrieved parties ہیں، انہوں نے آرٹیکل 199 کے تحت پولیس کے خلاف اس مقدمے کو درج کیا، تو ابھی ایبٹ آباد میں دو ایسے مقدمے درج ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ پولیس کے اوپر کم از کم یہ چیک ہونا چاہیے کہ وہ عام عزت دار شہری کی عزت کو نہ اچھالے اور وہ اس مقصد کیلئے یا اپنے مذموم مقاصد کیلئے پریس کو بھی Use نہ کرے کیونکہ ظاہر ہے وہ تو جو بھی پریس کو دیں گے، پریس والوں نے وہ کرنا ہے، ان کا بھی قصور نہیں ہے، تو وہ خود یہ چیزیں کرتے ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اس کے اوپر ضرور کوئی چیک ہونا چاہیے جی کہ پولیس والے اپنی من مانیاں نہ کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، د پولیس کټ موشن خو به واپس اخلم خو دې نه مخکښې جی یو دوه څلور خبرې کول غواړم۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ دا محکمه ډیره اهم محکمه ده او د دوئ د قربانیانو نه څوک ناواقفه نه دی، واقعی ده دوئ هر ځائې کښې ډیرې قربانیانې ورکوی خو جناب سپیکر صاحب، یو خو دوئ دا دس پرسنټ تنخواګانې چې زیاتې کړې دی حکومت، زما په خیال دا چې کومې د دوئ د قربانیانو دغه دے نو د دې په مناسبت سره دا ډیره کمه ده، پکار ده چې دوئ له څه سپیشل د دوئ په دغه کښې دوئ له څه سپیشل ګرانټ ورکړے شی او دویم دا جناب سپیکر صاحب! دا کوم چې سپیشل فورس چې کوم دوئ دا جوړ کړے دے او دا دوئ هغوی راولی نو دا سپیشل فورس جی دا هر ځائې نه چې وی، هم داسې راشی او سی سی پی او ایس ایس پی سره دا اختیار شته چې هغې له د دوه کالو یا د درې کالو دغه ورکړی او هغه په هغې باندې نوکری کوی۔ یو خو دا ده جناب سپیکر صاحب! چې هغه په هغې باندې توجه نه ورکوی، هغه دا وائی چې دوه کاله پس، درې کاله پس به زه واپس ځم نو پکار دا ده جناب سپیکر صاحب! ستاسو توجه غواړم، سی ایم صاحب هم Bussy دے ډیر زیات او تاسو هم۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! دا سپیشل فورس چې کوم دے، یو خو د دوئ دا تنخواګانې، دې نه تاسو توقع لرئ چې یرا دا زمونږ د قوم محافظان او

دوئ به زمونږ حفاظت کوی نو یو د دوئ دا تنخواګانې 'نہ ہونے کے برابر' دی جی۔ یو خو د دوئ دا تنخواګانې زیاتول پکار دی جناب سپیکر صاحب! او بل دا چې کوم ریګولر پولیس دوئ هغوی نه ټیسټونه اخلی او هغوی بیا ټریننګ له ځی نو دغه رنګې دې سپیشل فورس والا له هم ټریننګ پکار دے ځکه چې د دوئ په اوړه باندې ټوپک خو پروت وی خو نه د هغې په چلاولو باندې پوهیږی، نه هغه ډسپلن هغه له ورځی، یا په لاره باندې شوک تیریږی چې هغه به څنګه ټریټ کوی؟ نو زه وایم چې څنګه دا سپیشل کورس دوئ اپوئنټ کړی نو پکار دے چې دا هنګو ته اولیږی یو میاشت دوه له چې هغه ټریننګ ورته ورکړی، نو دوئ به په هغه دغه باندې پوهه شی۔ تهینک یو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ راجہ فیصل زمان صاحب۔

راجہ فیصل زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، اس میں کٹ موشن لانے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ میں اس ڈیپارٹمنٹ کے خلاف ہوں بلکہ میں چاہتا تھا کہ کچھ پوائنٹس آپ کے گوش گزار کروں۔ میرا تو یہ بارہواں بجٹ ہے اور یہ پہلا بجٹ ہے سر! جس میں میں نے آئی جی صاحب کو نہیں دیکھا، اس کی وجہ کیا ہے، یہ گورنمنٹ بتا سکتی ہے اور پولیس کا مورال ڈاؤن ہے، اسکی وجہ کیا ہے یہ ٹریژری بنچز بتا سکتے ہیں؟ تنخواہیں اچھی دی ہیں، مراعات دینے کے باوجود ان کا مورال کیوں ڈاؤن ہے۔ یہ مجھے Feedback ملا ہے جو میں آپ لوگوں تک پہنچانا چاہتا ہوں، اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک چھوٹی سی Complaint پہ، ہماری Complaint تو ہے ہی نہیں نا، کسی کی Complaint پہ پولیس والوں کو ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے، ایک Complaint پہ ٹرانسفر نہیں کرنا چاہیے، کوئی ثبوت ہو تو اس پہ ٹرانسفر کرنا چاہیے اور میں خاص طور پہ سر! آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، شاید کوئی نوٹ کرے یا نہ کرے، ہمارا کام ہے بولنا۔ جو شہیدوں کا کوٹہ ہے، اس میں انکو جس طرح آرمی کرتی ہے ایک شہید کو بڑے باعزت طریقے سے اسکی چیز اسکے گھر تک ملتی ہے، ہمارے پولیس والوں کو ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں، Kindly، اس میں میرے لانے کا مقصد یہی تھا کہ وہ جو بیچارے شہید ہوتے ہیں، قربانی دیتے ہیں تو اتنی قربانی دینے کے بعد ان کو دھکے کھانا پڑیں تو یہ اچھی چیز نہیں ہے۔ دوسرا میرا مقصد یہ تھا سر! آپ کے ضلع صوابی میں اگر پولیس والوں کی گاڑی کا ڈیزل نہیں

ہے، اسلحہ کم ہے یا انکے پاس نفری کم ہے تو ان چیزوں پہ تھوڑا غور کرنا چاہیے تو میں پولیس شہداء کیلئے اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں جو میں نے محسوس کی ہے کہ 'Police Order 2002' میں ایک ایسا سسٹم لایا گیا ہے کہ ایک طرف Interrogation اور دوسری طرف Investigation، اور جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو دکانیں عوام کیلئے عذاب جان بن گئی ہیں، برائے مہربانی اس سسٹم کو ختم کیا جائے اور اگر حکومت مناسب سمجھتی ہے تو وہی جو پرانا طریقہ تھا پولیس کا، وہی بحال کیا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جدھر ہم یہ تعریفیں کرتے ہیں، یقیناً پولیس کی بڑی قربانیاں ہیں صوبے کیلئے اور اسکی جتنی تعریف کی جائے، وہ کم ہے، تنخواہیں بھی ہمارے صوبے میں پولیس کی کم ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ دس پرسنٹ صوبائی حکومت نے تنخواہیں بڑھائی ہیں لیکن پولیس کی تنخواہیں مزید بڑھائی جائیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اگر ایک تھانے کا ایس ایچ او ٹھیک ہو جائے تو اس تھانے کی حدود میں چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی ہے، میں اپنے علاقے کی آپ کو مثال دیتا ہوں، ابھی یہ کوئی دو مہینے پہلے ایک اے ایس پی حویلیاں میں لگایا گیا تو آپ یقین کریں کہ ان دو مہینوں میں جرائم پیشہ عناصر اس طرح میرے اس حویلیاں کے علاقے سے بھاگے ہیں جیسے آپریشن کے دوران یہ وزیرستان اور دوسرے علاقوں سے دہشت گرد ادھر ادھر جا رہے ہیں اور اس شخص نے اتنا سخت کنٹرول کیا ہے کہ ہر غریب آدمی کو خصوصی طور پر بہت ریلیف ملا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر پولیس کا محکمہ، اس کے بڑے افسران اگر ایس ایچ اوز کے اوپر خصوصی طور پر توجہ دیں تو بہت سے جرائم Automatically کم ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سردار فرید۔

سردار فرید احمد خان: جناب سپیکر صاحب! پولیس کیلئے دو بہت اہم چیلنجز ہیں، ایک Internal Security اور دوسرا دہشت گردی، اسی وجہ سے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں ریفارمز ہونی چاہئیں۔

دہشت گردی کے خلاف پولیس فرنٹ لائن ہے، اس وجہ سے میں اپنی کٹ موشن کو واپس کرتا ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: میڈم ثوبیہ شاہد، عبدالستار خان، میڈم عظمیٰ خان، نور سلیم ملک۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جیسا کہ ابھی مجھ سے پہلے معزز اراکین نے بتایا کہ پولیس ایک اہم محکمہ ہے اور Internal Security پولیس کے حوالے سے بہت اہم ہے، میری چند ایک گزارشات ہیں اس سلسلے میں، میں چاہونگا کہ انکو نوٹ کیا جائے۔ جناب سپیکر، کسی بھی علاقے کی سیکورٹی جو ہے، وہ ایک تھانے کی ذمہ داری ہوتی ہے اور وہاں کا جو انچارج ہوتا ہے، سٹیشن ہاؤس آفیسر، یہ وہ شخص ہوتا ہے جس کو پورا اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے علاقے میں تمام جرائم کا خاتمہ کرے اور وہاں پر امن وامان برقرار رکھے۔ جناب سپیکر، اس سلسلے میں میں چاہونگا جو آج کل ایک روایت بن گئی ہے کہ ہر متعلقہ افسر کو، اگر وہ اچھا کر رہا ہے یا برا کر رہا ہے، اس کو چند دنوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر! میں آپکی توجہ چاہتا ہوں جناب سپیکر! میں آپکی توجہ چاہتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ ایڈوائزر صاحب کی بھی توجہ چاہتا ہوں تاکہ وہ یہ باتیں نوٹ کر لیں۔ اس سلسلے میں پولیس کو ہدایت کی جائے کہ کم از کم ایک ایس ایچ او کو اتنی مدت تک اس تھانے میں رکھا جائے تاکہ وہ اس علاقے کو بھی پہچان سکے اور وہاں کے حالات کو کنڑول کرنے کا اس کو موقع بھی ملے، ایسا نہ ہو کہ وہ پانچ دن کیلئے آئے اور اس کو خود معلوم نہ ہو کہ وہ کس علاقے میں آیا ہے اور اس سے یہ توقع کی جائے کہ وہ حالات میں بہتری لے کر آئے گا۔ تو جناب سپیکر، اس سلسلے میں میری یہ گزارش تھی کہ سٹیشن ہاؤس آفیسر کو پولیس موقع دے تاکہ وہ بہتر طریقے سے جرائم کو Respond کر سکے اور جناب سپیکر، میں کوشش کر رہا ہوں اور خواہش بھی میری یہی ہے کہ یہ جو باتیں میں نے کی ہیں، ان کو حل کیا جائے اور میری باتوں پر سپیشل اسسٹنٹ صاحب میرے خیال سے Notes لے رہے ہیں تو میں امید کرتا ہوں کہ یہ باتیں مکمل ہونگی، لہذا اس سلسلے میں میں کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زه که د پولیس دې قربانیانو ته اوګورم او د دوئ هغې یتیمانو بچیانو ته اوګورم نو زړه مې دا غواړي چې هیڅ هم او نه وایم، دا کټ موشن واپس واخلم خو بیا جناب سپیکر

صاحب! ځنې خبرې داسې دی چې هغه اونکړې او د منسټر صاحب او د ایډوائزر صاحب او د متعلقه محکمې توجه هغې طرف ته وانړوې جناب سپیکرصاحب! نو بیا زه دا وایم چې دا به د عوامو د حقوقو ترجمانی نه وی۔ جناب سپیکر صاحب، رسول الله ﷺ فرمائیلی دی چې الله رب العالمین درې سترګو باندې رحمت وروی، یو هغه سترګه چې د هغې نه اوښکه راشی د الله رب العالمین د یرې د وجې نه، سړی الله ته لاسونه نیولی دی د الله نه ویریدو، د هغه د سترګو نه اوښکه راغله، پیغمبر ﷺ فرمائی چې یو په دغې سترګې باندې د الله رب العالمین رحمت وی او دویمه هغه سترګه چې هغه د قوم د حفاظت دپاره د ملک، د حفاظت دپاره، د قومی اثاثو د حفاظت دپاره هغه ویښه پاتې شی، دغه سترګه د پولیس د هغې نوجوانانو سترګه ده چې شپه او ورځ مطلب دا دے زمونږ او ستاسو حفاظت کوی، هغې دپاره ولاړ دی جناب سپیکر صاحب خو جناب سپیکر صاحب! ځنې خلق دغې محکمې کښې داسې هم دی چې هغوی د دغې شهداؤ د دغې ملک او د غې محکمې د بدنامئ د پاره سبب جوړیږی او د دغې ملک د بدنامئ سبب جوړیږی۔ جناب سپیکر صاحب، پولیس که چرې ښه شی، هغې کښې بهتری راشی، زما غالب ګمان دا دے چې بل ځائې کښې به بیاخرابے دغې صوبې او دغه ملک کښې نه راځی خو جناب سپیکرصاحب! که چرې مونږ او تاسو اوګورو، اکثر چې کوم مونږ ته شکایتونه راځی، هغه یا د دغې محکمې خلاف وی او یا د محکمه مال، خاصکر د دغې دوه محکمو ډیر خلاف شکایتونه راځی۔ جناب سپیکر صاحب، مخکښې ورځو کښې د اسمبلی سیکرټریټ نه مونږ ته یو میسج شوے دے چې تمام ممبران د خپلو حالاتو مطابق د سیکورټی خپل خیال اوساتی، جناب سپیکر صاحب! چې کوم خلق زمونږ او ستاسو په تنخواګانو باندې د دغې صوبې په تنخواګانو باندې وی، هغه د څه شی مراعات خوری، د څه دپاره ډیرې ډیرې تنخواګانې او غټ غټ ګاډی جناب سپیکر صاحب! ورسره دی؟ هغه خلق جناب سپیکر صاحب! چې کله هغوی ته مونږ اووایو، هغوی مونږ سره تعاون نه کوی، دې حده پورې چې مخکښې ورځو کښې جناب سپیکر صاحب! زمونږ سینیټر عبدالغفور حیدری صاحب چې منسټر هم دے، هغه هنګو ته جناب سپیکرصاحب! یو جنازې ته راغلے وو چې کله تلو د

هنگو حالات دا سې دی چې ټولې صوبې ته معلوم دی او ټولو خلقو ته معلوم دی، جناب سپیکر صاحب! مونږ متعلقه ایس پی ته، بذات خود ایس پی دفتر ته ما دوه ځله ټیلیفون کړے دے جناب سپیکر صاحب! نور خو هسې هم څوک نشته دے خو ستاسو او زمونږ خبره ده، خوارئ مونږ به بیا چا ته کوؤ بل خو څوک نشته دے، نه د محکمې مشران شته دے او نه ئے کشران شته دے خو تاسو دا سې خبره کوؤ چې تاسو ئے ئے هم نه اورئ نو بیا به ئے چا ته کوؤ جناب سپیکر صاحب؟ ما سپیکر صاحب! دا عرض کولو چې د هغې باوجود۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں Attendance چیک کرلونگا۔ Attendance مجھے دے دو، Attendance مجھے دے دو۔

مفتی سید جانان: خلق جی وائی چې که شپه تیاره وی، هغه منړې په شمار دی، دا خو لږ غوندې خلق ناست دی جی دوئ کښې لیدلی شی، که څوک وی نو او د وائی خو نشته جناب سپیکر صاحب! (قہقہہ) نشته جی څوک نشته دے خو ماته دا سې معلومیږی چې دا زمونږ او ستاسو کمزورئ دی چې مونږ باندې بجټ پاس کوی، هغه سړے به د دې پابند وی، هغه به دلته راځی او زمونږ او ستاسو خبره به اوری، دا ممبران قیصه کوی، هغه به واوری او چې کومې خامئ دی، هغه به لرې کوی جناب سپیکر صاحب! او که دغه شان محکمې زمونږ او ستاسو خبرې ته توجه نه ورکوی جناب سپیکر صاحب! بیا به حکومت چلول هم ګران وی تاسو ته۔ زه جناب سپیکر صاحب، د عبدالغفور حیدری صاحب خبره کوم چې یو سینیټر، یو وفاقی منسټر راشی، هغه سره موبائل غوندې شے پولیس نه ورکوی ورته، هغه سره تعاون نه کوی، بیا د هنګو په شان حساسې ضلعې کښې جناب سپیکر صاحب! د دغې خلقو نه به مونږ څه توقع لرو؟ مونږ د پروټوکول عادت نه یو خو چې زما کوم حق دے جناب سپیکر صاحب! که زه ئے غواړم چې ما سره پولیس تعاون نه کوی نو بیا به پولیس مانه دا توقع نه لری چې پولیس ته به زما خیرخواهی زړه کښې راشی، زه جناب سپیکر صاحب! د هغې خلقو د رویې خلاف دا خپل کټ موشن د ووټنګ د پاره پیش کوم جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مولانا عصمت اللہ صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: پولیس محکمه دا خو د امن و امان حوالې سره انتهائی اهم محکمه ده او د دې محکمې ځنې خلق نسبت حضرت عمرؓ ته هم کوی چې دا د هغې فورس دے۔ جناب والا! پولیس ته کافی مراعات هم ورکړلی شو او بیا بالخصوص په هغې کښې شهداء پیکج هم ورکړلے شو خو هغې باوجود شهری علاقو کښې څه نه څه فرق به راغلے وی لیکن دیهاتی علاقو کښې اوس هم دهشت گردی ده او پولیس گردی ده۔ دغه تهانو نه اوځی هغه کوهستان غونډې غرونو علاقو کښې پټ کښینی او هلته کښې چا سره چې ټوپک وی، هغه ته حمله کړی او حالانکه هغه علاقو کښې مونږ حکومت نه د هغې خلقو جان حفاظت ذمه داری ورکولے شو نه د مال حفاظت ذمه داری ورکولے شو او نه د عزت نفس د م حفاظت ذمه داری ورکولے شو او دا جی صرف او صرف پیداوار د پاره دی صرف او صرف، نو لهذا دغه د غرونو په علاقو کښې دیهاتی علاقو کښې که دغه انداز د پولیس او دا رویه د دې تدارک اونکړلے شو نو د دې نه یو بل لاهور غونډې واقعات به رونما شی او بیا به هغه د دې حکومت د بدنامئ سبب جوړیږی۔ لهذا سپیکر صاحب! څنګه چې په دې لار باندې فارسټ والا Barriers وی او تاسو اووایئ چې تاسو څومره لرګے اونیولو؟ نو یو به هم نه ملاؤیږی، هغې هم څه ځان له خپل څه مقصد د پاره ناست وی۔ هم دغسې په دې غرونو کښې دغه خلق بې جا تنګ کول بالخصوص زما په حلقه کښې جی، نو د خلقو انتهائی شکایات راځی، ماته بار بار هم دا وئیلی دی او بالخصوص د پالس تهانړې موجوده ایس ایچ او رویه چې ده، هغه د علاقې د امن و امان د بحال کولو په ځائې امن و امان د خرابولو حالت دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: نو لهذا ما دغه کټ موشن پیش کړےوو او دې د پاره چې دا خبره د اسمبلئ په فلور باندې په دې نالج کښې راوالم۔ نو په غرونو علاقو کښې اوس هم پولیس گردی ده جی او د هغوی رویه نه ده ټهیک شوې، نو لهذا زه دا خپل کټ موشن د ووټنګ د پاره پیش کوم۔

جناب سپیکر: بالکل آج جو چیزیں پوائنٹ آؤٹ ہوئیں، اس وقت جن ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈز Available نہیں ہیں، میں سی ایم صاحب کو باقاعدہ ان کے بارے میں لکھوں گا بھی اور جتنے ایڈ منسٹریٹیو سیکرٹریز ہیں، بجٹ اجلاس میں ان کو خود آنا چاہیے۔ یہ آج میں وارننگ دیتا ہوں، اس کے بعد، (تالیاں) اس کے بعد ان کے خلاف یہاں ہاؤس سے ڈسپلنری ایکشن کا وہ کیا جائے گا۔ بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ څنګه چې مفتي جانان، مولانا عصمت الله صاحب خبرې اوکړې، مونږ د دوئ تائید کوؤ۔ زه یو څو خبرې دې ایډوائزر ته کوم، که دوئ سره ټائم وی ځکه دے غریب خو په نورو کاغذو کښې مصروف دے۔ سپیکر صاحب! زما په ضلع ټانک کښې پولیس لائن نشته، پولیس ته ډیر زیات تکلیف دے، سپیکر صاحب! دې ایډوائزر صاحب، ورسره ورسره د پولیس تهانړې چې کوم دی، د هغې ډیر بد حال دے، پولیس ته ډیر زیات تکلیف دے پکښې او د پولیس تعداد هم کم دے ځکه زما سره ایجنسئ هم لګیدلې دی۔ ټوټل 745 که 50 دی غالباً ټوټل تعداد دغسې جی، ټوټل پنځه تهانړې دی خو دا داسې تهانړې دی چې نیمې بالکل په ټینټونو، منتو نو کښې، بهر داسې ټینټونه ئے لګولی دی،دا ګل امام تهانړه چې اوس کومه جوړه شوې ده، دغسې روزانه وارداتونه کیږی۔ زما دا یو ریکویسټ دے منسټر صاحب ته چې کوم دا ډېره تهانړه ده، دلته ضروری ده، دلته روزانه وارداتونه پکښې کیږی، چې داسې یو دوه تهانړې دوئ پکښې زیاتې کړی، خاصکر پولیس لائن د پاره هم دغسې چې که پیسې مختص وی او دکړی او دغسې که د تهانړې هم کومه کمی وی چې دا پوره کړی چې دا یقین دهانی راکړی، هغې نه بعد به مونږ په دې کټ موشن باندې خبرې کوؤ، فی الحال زه دا خپل کټ موشن ووېنګ له پیش کوم۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: شکریه جناب سپیکر۔ د پولیس محکمه چې کومه ده سپیکر صاحب! نو دا یوه ډیره اهمه محکمه ده او د ټول سیکورټي دار و مدار دې پولیس باندې دے خو چې موجوده حالاتو کښې اوګورې نو د ټولو نه خراب حالات چې کوم دےنو هغه د پولیس دے چې هغوی ته هغه Facility هم نشته او خاصکر زه د خپلې علاقې او د خپلې حلقې خبره اوکړم چې زما په حلقه کښې لکه ټوپئ تهانړه

چې د ه، هغې کښې چې کوم پوزیشن د ے، هغه د ټولو نه ابترحالت د ے۔ باران اوشی، دغه اوشی، هلته کښې هغوی بیا موټرې لګوی او د هغې نه اوبه اوباسی نو خدانخواسته سبا له د اسې څه حادثه اوشوه، دغه په چا باندې اوغورځیده نو د دې ذمه وار به څوک وی؟ نو متعلقه منسټر صاحب که چرې ماله د دې یقین دهانی راکوی نو چې په دې راتلونکی دغه کښې زمونږ د ټوپئ تهانړې چې کوم حالت د ے، د هغې د بهترئ د پاره نوے بلډنګ به جوړوی نو زه په دې یقین دهانی باندې خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ پولیس ډیپارټمنټ باندې زما د طرف نه د 20 لاکھ روپو کټ موشن پیش شوے د ے۔ جناب سپیکر، قانون جوړول، په قانون فیصله کول او بیا د قانون Implementation او تنفیذ دا درې د یو سټیټ او د ریاست یو اهم ادارې دی۔ پولیس ډیپارټمنټ قانون نافذ کونکې اداره ده، ډیر لوئې ذمه دارئ د دې په اوږو باندې دی۔ دا ټهیک ده چې نن دا مونږ صرف او صرف د یو سیکورټی ادارې په طور باندې استعمالوؤ خو د دې په ذمه دارو کښې صرف او صرف سیکورټی نه ده جناب سپیکر! زه خو اوس په لاره باندې راتلم نو ما چې اوکتل د روډ په سائډ باندې زمونږ دا اشنایان ناست وو، دا هیروئن چې څښنکی او هغه د درجنونو نه د سونو په تعداد کښې، نو زه نه پوهیږم په دې باندې چې دا پاکستان کښې د هیروئنو اجازت کله ملاؤ د ے؟ یا زمونږ دا ادارې په دغه طرف تیریږی او دوئ په تورو شیشوګاډو کښې ناست دی، په دوئ ئے نظر لګی، بالکل برسرعام جی، برسرعام، نو جناب سپیکر! دا د دوئ په خپلو ذمه دارو کښې د غفلت د ټولو نه لویه مظاهره ده۔ زما په خیال باندې خو که یو څو کسان په دغې کښې Arrest شی او د هغوی نه پته اولګی چې دا سمګلنګ څوک کوی، تاسو ئے د کوم ځائې نه راوړئ نو دا لوئے لوئے سمګلران به دې سره معلوم شی۔ نو دا کچ کچ ماشومان ماشومان بچی په دغه آفت باندې اخته شوی دی، د هغوی هغه مسقبل به چې کوم د ے نو جناب سپیکر! دا به محفوظ شی ورنه۔ د ژاړه دا مقام د ے، تاسو پخپله هم چرته تیریدلئ نو دې بنی طرف ته اوګورئ، پخپله به درته اندازه اوشی چې د هر بوټی د لاندې به دوه

ګلالی ناست وی جناب سپیکر! زه د خپلې ضلعې لړه خبره کوم، هسې
خوOverall په ټوله صوبه کښې د امن و امان صورتحال ډیر بدتر دے، زمونږ د
ضلعې نه چونکه د ماربل ډیر لوئے Transportation کیږی او د هغې د پاره
درې لارې Use کیږی جناب سپیکر! یو د چینګلئ طوطالئی په طرف باندې
صوابئ ته موټروے ته، دویم د رستم په طرف باندې شهبازګرهی مردان ته In
کیږی او دریم د کینګر ګلئ او د میاں خان د کاټلنګ په روډ باندې مردان ته In
کیږی جناب سپیکر! یومیه، روزمره په دغې دریو لارو باندې شوکې کیږی، بیا
د هغې خلقو نه پیسې اخستلې کیږی، هغه ویشتلی کیږی، په هغې زخمیان کیږی
او ما بار بار دا خبره په فلور باندې راوستله خو د هغې هیڅ قسم څه حل جناب
سپیکر! دا رااونوتلو، زمونږ خلق که بهر سفر نه راځی نو جناب سپیکر! زه هغه
بله شپنئی واقعه تاسو ته بیانوم، څومره د افسوس خبره ده په لاره باندې ترینه
ډاکوانو پیسې واخستلې او چې کله اورسیدل نو په تهانړه کښې، په چوکئ کښې
په لاره کښې ئے هغوی اودرول او ورته ئے اوویل چې د مخې نه درله تصویر
اوباسو، د ښې طرف نه تصویر اوباسو، د ګس طرف نه تصویر اوباسو، د شا
طرف نه تصویر اوباسو، مونږ ته د هوم ډیپارټمنټ د طرف نه داسې انسټرکشنز
راغلی دی چې کوم خلق د بهر ملک نه راشي. یو طرف ته د هغوی نه ډاکوان
پیسې واخلی او بل طرف مونږ پولیس ګردئ سره د هغوی بې عزتی کوؤ او بیا
زمونږ په ضلع کښې زه خو دا خبره کوم چې دا واقعات ډیر زیات شوی دی جناب
سپیکر! یعنی دې خلقو سره داسې قسمه رویه استعمالیږی چې د هغې سره د
خلقو نفرت په زړونو کښې دا پیدا کیږی، نو زه د دغه اقداماتو د هغې مذمت
کوم جناب سپیکر! او دا وایم چې کومې زمونږ لارې دی، دا درې لارې، دا د
Safe کړلې شی او د هغې د پاره تجویز هم ورکوم او ما مخکښې هم آئی جی
صاحب سره خبره کړې وه، اګرچې هغوی اوس موجود نه دی، چې د میاں خان
چې کومه لاره بونیر ته تلې ده، د هغې د Safe کولو د پاره، د شهیدې په مقام
باندې، دغلته د یو چوکئ ضرورت دے او هغه Propose شوې هم وه، د هغې د
پاره هر څه، هغه پراسیس شوے وو، افسوس سره دا خبره کوم چې په دې اے ډی
پی کښې هغه نشته دے ځکه د هغې فائده چونکه بونیر ته تلله، نو که صوابئ یا

دیر، نوبنا رته تللې نو شاید چې هغه راغلے وے په اے ډی پی کښې خو بدقسمتی ده جناب سپیکر! زه تجویز ورکوم چې دغه د هم جوړه کړلې شی او دا کوم غفلت کیږی نویقیناً دا یو ډیر لوئے قومی جرم دے، زه د دې وجې نه دا خپل کټ موشن د ووټنګ د پاره پیش کوم۔

جناب سپیکر: میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: شکریه سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دا پولیس خو داسې محکمه ده چې کوم حالات دی په صوبه کښې نو زما خو به زړه وو چې دوئ له ډبل د شی دا فنډنګ ایلوکیشن خو زه ورله خراج تحسین ورکوم چې کوم Sacrifices هغوی ورکوی، څنګه دغه باندې هغوی ولاړ دی، مقابله کوی د Terrorism خو د ټریفک پولیس د کارکردګئ نه ډیره مطمئنه نه یم چې ورځ تر ورځ حالات دومره خراب شوی دی چې کوم زمونږ پینځلس منټه لګیدل یو ځائې ته په تلو باندې نو هغه اوس پینتالیس منټه په هغې باندې لګی او داسې هډو سوچ هم د چا نشته چې ټریفک رولز او دا ریګولیشنز لږ سم کړی او دې طرف ته توجه ورکړی، نو په دې وجه باندې ما دا خپل کټ موشن راوړے دے او بل زما علاقه کښې د پولیس کارکردګی چې ده نو هغه صفر ده، انوسټی ګیشن سم نه کیږی او صوابئ علاقه کښې او ډیر داسې کیسونه شوی دی چې ناجائزه طور باندې یو هلک یا سړے چې دے، هغه ئے حراست کښې اخستے دے، بیا ئے ایښے دے او ایف آئی آرز هم بدل شوی دی او ډاکټری رپورټس هم بدل شوی دی نو د هغې په وجه باندې ما دا ورکړے دے خو بیا د پولیس په همدرئ کښې چې څه حالات دی نو د هغوی د همدرئ په وجه باندې زه دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: نگہت یاسمین۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ ہماری بات کرنے سے پہلے آپ نے رولنگ دے دی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! ہم اس بات پہ بہت حیران اور پریشان ہیں کہ پچھلے ایک سال سے آپکی آنریبل چیئر کی طرف سے رولنگز آتی ہیں کہ At least، کم از کم بجٹ سیشن میں یا جب پولیس کی بات ہو رہی ہوتی ہے تو کم از کم آئی جی پی صاحب کو گیلری میں ہونا چاہیئے تاکہ جو پوائنٹس ہم لوگ دے رہے ہیں، خدانخواستہ ہم انکو یہاں پر یرغمال کرنے کرنے کیلئے تو نہیں بلا رہے نا، ہم تو چاہتے ہیں کہ وہ

آئیں اور Notes لیں، انکے اسی رویئے کی وجہ سے جو میں آگے بیان کرونگی، تمام پولیس Pressurized ہے، جو پولیس کی کارکردگی، اس وقت پولیس جو Demoralized ہے، وہ آئی جی پی صاحب کے رویئے کی وجہ سے ہے جناب سپیکر صاحب! اگر آپ دیکھیں تو جب آرمی چیف کہیں اپنے جوانوں کے ساتھ جاتا ہے جاکے انکو شاباشی دیتا ہے تو انکے ساتھ باقاعدہ نعرہ لگایا جاتا ہے، نعرہ تکبیر لگایا جاتا ہے، پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگایا جاتا ہے تو جوانوں میں جو جذبہ ہوتا ہے وہ اور زیادہ ہوتا ہے۔ میں نے کم از کم اپنے اس ایک سال میں آئی جی پی صاحب کو یہاں اس گیلری میں بیٹھے ہوئے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ وہ یہاں پہ آئیں اور ہمارے Notes لکھیں۔ چونکہ یہ صوبہ ایسے حالات سے گزر رہا ہے کہ یہاں پہ ہمیں پولیس کی کارکردگی پہ روز کوئی نہ کوئی بات کرنا پڑتی ہے، بہر حال جناب سپیکر صاحب! وہ تو بادشاہ ہیں جو مرضی ہے کریں، اب ہم ان سے پوچھ تو نہیں سکتے کہ بادشاہ انڈا دیتا ہے یا بچہ دیتا ہے، بہر حال آپکے نالج میں یہ بات لانا چاہ رہی تھی جناب سپیکر صاحب! 24ارب روپے کا یہ بجٹ ہے اور اتنا بڑا بجٹ یہ ہم سے مانگ رہے ہیں جس میں یہ 28ارب کا یہ بجٹ ہے لیکن جناب موصوف صاحب گیلری میں تشریف فرما نہیں ہیں۔ اس میں جناب! 24ارب تنخواہوں کے ہیں، میں پھر یہی کہونگی کہ چار ارب روپے جو ہیں جناب سپیکر صاحب! یہ آپریشن کیلئے، Operating System کیلئے یہ بہت کم ہیں، اس میں اگر آپ دیکھیں جناب سپیکر صاحب، پولیس میں خود ہی کسی کو Dismiss کر دیا، کسی کو نوکری سے نکال دیا، خود ہی احتساب ہے، پھر انہی کو لے آئے، اگر ایک ایس ایچ او کو تبدیل کیا پھر اس ایس ایچ او کو دوسری جگہ لے جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ Criteria کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، پولیس جو ہے، وہ ایک ایک جگہ پہ جاکے پٹرول کیلئے پیسے، جناب سپیکر صاحب! ہم تو چاہتے ہیں کہ انکا بجٹ اور زیادہ ہو، اور زیادہ ہو تاکہ ہماری پولیس کے پاس صحیح طرح کا اسلحہ ہو، اس کے علاوہ انکو پٹرول کیلئے کسی سے مانگنا نہ پڑے۔ جناب سپیکر صاحب! تھانوں کے ٹیلیفون جو ہیں، وہ Dead پڑے ہوئے ہیں، نہ وہ Call کہیں کر سکتے ہیں، نہ Call receive کر سکتے ہیں۔ سپیشل فورس کیلئے جناب سپیکر صاحب! میری ایک تجویز ہوگی آپکی وساطت سے کہ سپیشل فورس جو انہوں نے بھرتی کی ہے، دو سال کے کنٹریکٹ پہ، ان کو جیسا کہ میرے بھائی نے کہا، ارباب اکبر حیات صاحب نے کہ آپ اگر سپیشل پولیس کو، یہ جو نئی آسامیاں آتی ہیں، اس میں ایڈجسٹ کرلیں، پھر

سپیشل فورس لے لیں اور انکو Train کریں تو اس طریقے سے ایک یہ بات ہو گی کہ یہ جو لوگ ہیں، وہ تندہی سے کام کرینگے۔ جناب سپیکر صاحب! ایک بہت اہم پوائنٹ ہے کہ جس میں میرے ایک بھائی نے شاید یہ بہت شریف آدمی ہیں، راجہ فیصل زمان صاحب، جو تیسری دفعہ منتخب ہو کے اس ہاؤس میں آئے ہیں جناب سپیکر صاحب! ان کو ایک لیٹر آئی جی پی صاحب کی طرف سے ملا ہے اور اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ Unauthorized لوگ جو ہیں، وہ اپنی جو پولیس کی سیکورٹی ہے، وہ واپس کر دیں اور ہم ان سے واپس لینا چاہتے ہیں ایک طرف جناب سپیکر صاحب، آپکی طرف سے ہمیں Message آتا ہے کہ آپ اپنی سیکورٹی کا اور اپنی Movements کا خیال رکھیں کیونکہ اس وقت ایم پی ایز جو ہیں، وہ ایسے حالات سے گزر رہے ہیں کہ کہیں خدانخواستہ انکے ساتھ کچھ ہو نہ جائے۔ دوسری طرف سے جناب سپیکر صاحب! مجھے اس پہ کوئی افسوس نہیں ہے، اگر پولیس واپس لینی ہے، لے لیں لیکن ایم پی ایز کیلئے Unauthorized کا جو لفظ ہے، وہ استعمال کرنا میرا خیال ہے کہ یہ ایک نامناسب بات ہے جس کا مداوا ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک بہت بڑا مسئلہ لائسنس کے بارے میں آرہا ہے کہ یہاں پہ ایک فیصلہ کر لیں یا تو پولیس کو دے دیں کہ وہ لائسنس بنائے اور یا پھر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کو وہ اختیار دے دیں تاکہ انکا جھگڑا ختم ہو جائے۔ ابھی ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کہتا ہے کہ میرے پاس اختیار ہے، پولیس کہتی ہے میرے پاس اختیار ہے جسکی وجہ سے لوگوں کو بہت زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے جناب سپیکر صاحب! میرے پاس پوائنٹس بہت ہیں لیکن آپ بار بار اشارہ کر رہے ہیں تو میں اس پہ جیسے اور لوگوں نے درخواست کی ہے، میں ووٹنگ کیلئے Put کرونگی لیکن اور ساتھیوں کی جو بھی مرضی ہو گی، اس پہ آگے جائیں گے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب عارف یوسف صاحب۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: جناب سپیکر صاحب! میرا نام رہ گیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا۔ آپ Basically اس وقت نہیں تھے، میں نے آپ کو Call کیا تھا لیکن پتہ نہیں آپ ہال میں نہیں تھے، اسمبلی میں نہیں تھے، بس مختصر کریں۔ (مداخلت) اچھا اچھا، آپ سے مشورہ کیا ہے، میرے خیال میں اسکی طرف جانا، ابھی Guillotine کی طرف ہمیں جانا پڑے گا کیونکہ بہت بڑا ایجنڈا ہے ہمارے پاس، اور اس پر ابھی کرینگے۔

جناب عبدالستار خان: سر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ بڑا اہم شعبہ ہے ہمارا، اہم سیکٹر ہے، اس میں بڑی ایلوکیشنز ہیں اور بنیادی طور پر پولیس اور ٹریننگ دو فنکشنز ہیں۔ جناب سپیکر، گزشتہ حکومت میں تقریباً اس ہاؤس میں پولیس کے بارے میں میں نے جتنے سوالات لائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں آپ۔

جناب عبدالستار خان: یہ بھی اسمبلی کا ایک ریکارڈ ہے، میں یہ سمجھ رہا تھا کہ ہماری یہ پولیس فورس جو ہے، یقیناً اس وقت اس بات کا ہم سب کو اعتراف ہے کہ بیک وقت دہشت گردی کے خلاف بھی لڑ رہے ہیں اور انٹرنل سیکورٹی کی بھی ان کی ذمہ داری کو ہم محسوس کرتے ہیں، باوجود اس کے کہ ہم اپنی پولیس کو مزید Train کریں، مزید ان کو وسائل دیں، اس وقت ہمارے سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں، اس وقت مانسہرہ میں میرے کوہستان کی کوئی تقریباً دو لاکھ کی آبادی ہے، کوہستان کمیونٹی کی، وہ مستقل طور پر آباد ہیں کاغان میں ہیں، اوگی میں ہیں، 'پراپر' مانسہرہ میں ہیں، تو چار پانچ دن سے کاغان پولیس نے صرف کوہستان کمیونٹی کے خلاف ایک کریک ڈاؤن شروع کیا ہے جو کہ ایک Inhuman بات ہے، الحمد للہ کوہستان کا یہ ریکارڈ بھی ہے سر! کہ امن و امان کے لحاظ سے پورا کوہستان واحد ضلع ہے جس کے کرائمز کا جو ریٹ ہے، وہ مانسہرہ و ایبٹ آباد کے ایک پولیس تھانے کے برابر پورے ضلع کا نہیں ہے، تو یہ ہمارا بڑا اعزاز ہے، الحمد للہ ہمارے لوگ پر امن ہیں لیکن مانسہرہ میں اس وقت جو کاغان ویلی ہے، اس میں سیزن ہے تو ہماری ایک بہت بڑی کمیونٹی ادھر شفٹ ہو گئی ہے، خواہ مخواہ ان کو تنگ کیا جاتا ہے، ہماری چار رکنی کمیٹی بالاکوٹ آئی تھی تو میں نے کہا کہ اس پر میں بات کرلونگا، تو یہ امتیازی بات نہیں ہونی چاہیئے، مانسہرہ میں ہمارے ساتھ انکا رویہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسی گزارش کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب عارف یوسف صاحب۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ جیسے نلوٹھا صاحب نے کہا تھا، میں سب سے پہلے شکریہ ادا کرتا ہوں جن میرے معزز ممبران نے کٹ موشنز واپس لی ہیں، میں اسی کے ساتھ یہ کہونگا کہ جس طرح آمنہ بہن نے پولیس کے اخلاق کے بارے میں اور ان کی من مانیوں کے بارے بات کی، اسی طرح اکبر حیات صاحب نے اور فیصل صاحب نے ٹرانسفر اور پوسٹنگ کے

بارے میں جیسے بات کی ہے اور نلوٹھا صاحب نے کہا تھا پولیس آرڈر 2002 کے بارے میں، اسلئے کہ وہ امینڈمنٹ کے بغیر ہو نہیں سکتا ہے نور سلیم صاحب نے ایس ایچ او کے بارے میں بات کی، اس میں جتنے بھی آپ لوگوں کے پوائنٹس ہیں، باقاعدہ میں نے نوٹ کر لیے ہیں اور اسی طرح میں مفتی غفور صاحب کو بھی اس فلور سے ایشورنس دیتا ہوں کہ انہوں نے مجھے In writing بھی دے دیا باقاعدہ اس کی Explanation میں Call کرونگا، ان شاءاللہ آپ کو اسکے بارے میں لیٹر بھی آجائیگا۔ اسی طرح محمود جان صاحب نے نئی بلڈنگ کے بارے میں کہا ہے، وہ میں سی ایم صاحب سے باقاعدہ گزارش کرونگا کہ وہاں پر ضرور ہونی چاہیئے اور نگہت بہن اور ستار صاحب نے جیسے بات کی ہے، میں صرف پولیس کے بارے میں یہ کہنا چاہونگا کہ جو پولیس کی قربانیاں ہیں، وہ آپ سب لوگوں کے سامنے ہیں کہ جس طریقے سے ہماری پولیس قربانیاں دے رہی ہے اور ابھی تک ڈٹ کر کھڑی ہے دشمن کا مقابلہ کر رہی ہے اور یہ ایک انتہائی اہم محکمہ ہے اور میرے خیال میں فرنٹ لائن پر سب سے آگے یہی ہوتی ہے اور میں یہ پی ٹی آئی گورنمنٹ کی طرف سے یہ شاید آپ کو پتہ بھی ہو کہ ہم لوگوں نے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں بالکل مداخلت ختم کی ہے اور ان کو کہا ہے، ان سے باقاعدہ ہم لوگوں نے گارنٹی لی ہے کہ جتنے یہ حالات ہیں، آپ لوگ ان کو بہتر کرینگے۔ انہوں نے باقاعدہ ہمارے چیف منسٹر صاحب کو بھی کہا ہے کہ اس میں باقاعدہ جیسے حالات ہیں، انکو بہتر کرینگے اور جتنے ابھی ہیں اس سے زیادہ بہتر ہوں گے اور یہ باقاعدہ جس طرح ہمارے پولیس والے دن رات ناکہ بندیوں پر کھڑے ہوتے ہیں، سخت گرمی میں، سخت دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں، اتنی زیادہ قربانیاں دے رہے ہیں اور عام لوگوں کو انصاف مہیا کرنے میں میرے خیال میں سب سے پہلے جو کردار ہوتا ہے، وہ پولیس کا ہوتا ہے اور وہ اپنا کردار بخوبی سرانجام دے رہی ہے اور اس میں ہم لوگ جتنا ریکارڈ ہے، اس کو کمپیوٹرائز کر رہے ہیں اور ایف آئی آر کا، وہ ہم لوگوں نے باقاعدہ اعلان کیا ہے اور جیسے آپ لوگوں کو پتہ بھی ہے کہ ایف آئی آر باقاعدہ کمپیوٹرائز کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری جو Achievements ہیں، وہ پوری میرے پاس ایک بک ہے Achievements کے بارے میں، اس میں آئی جی پی صاحب کو جیسے میری بہن نگہت یوسفزئی صاحبہ نے کہا، بالکل سپیکر صاحب نے انکے بارے میں رولنگ بھی دے دی ہے اور میں خود بھی ان سے رابطہ کرونگا، چیف منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں

کہ باقاعدہ ان کو ہدایت دیں کہ یہاں پر ہمارے سیشن میں، بلکہ آج تو ضرور ان کو آنا چاہیئے تھا اور ضرور ان کو آنا، بلکہ وہ آئینگے اسلئے کہ ان کی Responsibility ہے اور وہ ضرور ان شاءاللہ آئینگے۔ میں تھوڑا سا ایک دو Achievements کا ذکر کرتا ہوں، اس میں یہ ہے کہ ہم لوگوں نے ابھی تک چھ ہزار لوگوں کو Train کیا ہے، اسی طرح Rapid Force 1032، اس میں ہم لوگ لائے ہیں، Counter Terrorism کا ڈیپارٹمنٹ Establish کیا ہے اور اس میں تقریباً 1760 بھرتیاں کی ہیں اور لوگ کام بھی کر رہے ہیں۔ جو ایک سب سے اہم ہے، اس میں ہماری ایف سی کی جو پلاٹون باہر تھیں، 98 میں سے تقریباً 58 پلاٹون واپس ہو چکی ہیں اور ہمارے علاقے میں ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں۔ اسی طرح جو شہداء کا پیکیج ہے، اس کو بھی بہتر بنایا گیا ہے اور اس میں تقریباً 36 شہداء کے Sons & brothers، ان کے جو بچے ہیں، ان کو ہم نے باقاعدہ پولیس میں اپوائنٹ کیا ہے اور اسی طرح جو بم ڈسپوزل کا سپیشل الاؤنس تھا، اس کو بھی ہم نے زیادہ کیا ہے۔ دس پرسنٹ جس طرح آپ لوگوں نے کہا ہے کہ تنخواہیں زیادہ ہوئیں، وہ تو Already ہم لوگوں نے کر دی ہیں اور زیادہ تر جو ذکر ہوا ہے، جس طرح اکبر صاحب نے کہا تنخواہوں کے بارے میں، تو اس کے اوپر ہم لوگ ان شاءاللہ بیٹھ کر بات کرینگے اور میں یہ کہونگا کہ پولیس میں یہ نہیں ہے کہ سارے بہتر ہیں، میں آپ لوگوں کی یہ بات بالکل مانتا ہوں کہ جہاں پر کہیں خامی ہے، جہاں پر Complaints ہیں، ہم ان کو بالکل ہٹائیں گے اور انکے خلاف سخت قانونی کارروائی کرینگے، اگر آپ لوگوں کے پاس بھی کوئی Complaint ہے، اسلئے کہ آپ بھی ایم پی ایز ہیں جیسے ہم لوگ ایم پی ایز ہیں، ہم لوگوں کو بھی ان سے شکایت ہو سکتی ہے، آپ کو بھی ہو سکتی ہے، جو آپکی Complaints ہیں، آپ بالکل آجائیں، انکے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائیگی اور اگر میں اس موقع پر یہ کہوں کہ اگر یہاں پر کٹ موشنز لگائی گئیں تو اس سے ادارے کو نقصان ہوگا تو میں اس میں گزارش کرتا ہوں کہ برائے مہربانی، بہت زیادہ عزت کے ساتھ کہ آپ مہربانی کرکے اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں۔ بہت شکریہ جی، مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب! بسم اللہ۔

مفتی سید جانان: زه منسټر صاحب ته یوه خبره کوم، پښتو کښې خلق وائی چې دا لاس اووهلی شی، تالی چې بجاویږی نو دواړو نه بجاویږی۔ جناب سپیکر صاحب، که پولیس مونږ نه مراعات غواړی کنه، بیا پکار ده چې پولیس زمونږ خیال

ساتی، ما درته ژوندےمثال اوښودلو، وفاقی منسټر نه خو ماسیوا دلته بل څوک دومره غټ نه راځی، یا به صدر وی یا به وزیر اعظم وی چې د یوې ضلعې پولیس سره د وفاقی منسټر ته د موبائیل کاډو ورکولو اهمیت نه وی، هغه محکمه به ما نه څه طمع کوی، هغې محکمې له به زما زړه کښې څه وی؟ زه نور تفصیلاتو کښې نه ځم، زه بیا دا غواړم چې زمونږ کټ موشن د ووټنګ د پاره پیش کړے شی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! جیسا کہ جو ہمارے دلوں میں ہے، یہ کٹ موشن اسلئے میں نہیں لے کر آئی ہوں کہ میں اس پر تنقید برائے تنقید کروں، جو خامیاں ہیں ان کو سامنے رکھا جائے اور جو بہتری آسکتی ہے، وہ اس محکمے میں ضرور آئے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے صوبے میں جس پولیس آفیسر سے میرا واسطہ پڑتا ہے، وہ یہاں کے سی سی پی او اعجاز صاحب ہیں اور جناب سپیکر صاحب، میں یہاں کے کسی منسٹر کی وجہ سے یا میں کسی اور کی وجہ سے واپس نہیں لے رہی ہوں، صرف اور صرف، چونکہ سی سی پی او کو اگر آپ رات کے بارہ بجے Call کریں، وہ آپ کو Call back کرتا ہے چاہے وہ صبح پانچ بجے ہوں، وہ وہاں پر موجود ہوتا ہے، (تالیاں) یہ اعجاز صاحب کی وجہ سے میں اپنی کٹ موشن واپس لے رہی ہوں کیونکہ وہ یہاں پر کیپیٹل میں بیٹھا ہوا ہے اور رات کے بارہ بجے تک اگر اسے کوئی بندہ Approach کرتا ہے کہ بھئی! ہمارا یہ مسئلہ ہے تو وہ فوراً Call back کرتا ہے تو Appreciation اس طریقے سے ہوتی ہے کہ یہاں ہاؤس میں کھڑے ہو کر بات کی جائے اور ان کو Appreciate کیا جائے تو اس سے انکا مورال اور بھی زیادہ بڑھتا ہے، آئی جی پی کی وجہ سے نہیں لونگی کیونکہ آئی جی پی یہاں پر آنے کی زحمت تک گوارا نہیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: صرف اور صرف سی سی پی او کی وجہ سے میں یہ واپس لے رہی ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں جی، بیٹنی صاحب!

جناب محمود احمد خان: ما منسټر صاحب ته دا خواست کړے وو چې د پولیس لائن خبرې د دے او کړی مونږ خو د پولیس په حق کښې خبرې کوؤ چې غریبانو د پاره پروتی

(اوسیدو) ځائې نشته چې کم از کم دا پته خو اولګی چې دوئ د پولیس لائن اراده لری که نه لری؟ بل پکښې د تهانړو خبره اوکړئ چې تهانړې بالکل تباه دی، ډیر بدحال کښې دی چې آیا دیکښې دوئ څه اراده لری که نه، د نوؤ تهانړو ریکویسټ مې اوکړو چې آیا په دیکښې دا حکومت اراده لری که نه، خالی د دے مونږ ته دا Explain خو کړی په دی هاؤس کښې چې واقعی دے اراده لری که نه؟ بل دا نوم د لږ صحیح کړی، دلته محمود جان، محمود خان او بیټنی دربې دی کنه، دے محمود جان ماته وائی، دا به مهربانی کوی۔

جناب سپیکر: عارف۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون وپارلیمانی امور): میں آپ کو باقاعدہ بیٹنی صاحب! بیٹنی صاحب کہونگا۔ میں ایشورنس دیتاہوں، میں باقاعدہ چیف منسٹر صاحب سے اس پر ملکر،اورنہ صرف جتنے آپ لوگوں کے تھانے بلکہ میرے حلقے میں بھی کچھ ایسے تھانے ہیں جن کے حالات خراب ہیں، ہم کوشش کرینگے کہ پورے صوبے میں جتنے تھانے آتے ہیں،ان سارے تھانوں کا باقاعدہ جائزہ لیں اور جن تھانوں کے حالات خراب ہیں،ان کو بہتر کیا جائے اور میری مفتی جانان صاحب سے بھی گزارش ہے کہ اپنی کٹ موشن واپس لیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمود احمد خان۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون وپارلیمانی امور): محمود احمد خان صاحب! شکریہ جی، بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زه به جی د هغه شهداؤ او د هغوی د بچو په عزت کښې د هغوی د قدر او د هغوی وقار د پاره چې کوم د پولیس شهیدانو پولیس بچی دی، د هغوی د پاره زه دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: میں بھی اپنی کٹ موشن واپس لیتاہوں۔

جناب سپیکر: جی محمود بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: پولیس لائن خبرہ خیر دے دہ نہ بیا هیرہ شوہ خو بهرحال سپیکر صاحب! د پولیس په خاطر، پولیس ډیرې قربانیانې ورکړې دی او زما په ضلع کښې پولیس نشته دے ، مهربانی د لږه راسره کوی، هغه مهربانی په وجه زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: څوک پاتې دی؟

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 10, therefore, the question before the House is that Demand No. 10 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. (Applauses)

شوکت صاحب، تاسو قرارداد-----

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر، میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں، Rule 240 کے تحت 124 کو معطل کیا جائے تاکہ میں قرارداد پیش کر سکوں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the honourable Members, to move their resolution. Shaukat Yousafzai.

قرارداد

جناب شوکت علی یوسفزئی: شکریہ جناب سپیکر۔ خیبر پختونخوا اسمبلی قرارداد میں وزیرستان آپریشن کے متاثرین کے ساتھ مکمل اظہار یکجہتی کرتے ہوئے تمام صوبوں پر زور دیتی ہے کہ وہ ان متاثرین کیلئے اپنے دروازے کھولیں اور انکی مشکلات اور قربانیوں کے پیش نظر انکی رہائش اور کھانے پینے کے مناسب انتظامات کریں۔ قرارداد میں ان اطلاعات پر افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے کہ بعض صوبوں نے متاثرین آپریشن کے

داخلے پر پابندی عائد کردی ہے جو آئین پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے کیونکہ 'فاٹا' پاکستان کا حصہ ہے اور وہاں سے آنے والے متاثرین کا تمام صوبوں پر یکساں حق ہے اسلئے یہ اسمبلی قبائلی عوام کی ان قربانیوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہے اور تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ متاثرین کی رہائش اور کھانے پینے کے مناسب انتظامات کریں۔قرارداد میں وفاقی حکومت سے سفارش کی جاتی ہے کہ متاثرین کیلئے قائم کئے گئے موجودہ کیمپ مناسب جگہ پر نہیں ہیں اسلئے متاثرین کی سہولیات کے پیش نظر تمام کیمپ ایسی جگہ پر قائم کئے جائیں جہاں رسائی آسانی سے ممکن ہو، وفاقی حکومت سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فی خاندان سات ہزار روپے انتہائی قلیل ہیں جس سے متاثرین کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں اور وہ انتہائی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں، لہذا حکومت ان کیلئے مناسب پیکج کا انتظام کرے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب مولانا لطف الرحمن صاحب، جناب سکندر حیات شیر پاؤ صاحب، اچھا نام لے لیں۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی</u>: جناب سپیکر، اس قرارداد میں جن دیگر ممبران کے نام ہیں، اس میں جناب مولانا لطف الرحمن صاحب، جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب، جناب محمد علی صاحب، جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب سید محمد علی شاہ باچا کی طرف سے ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: شہرام خان! ٹھیک ہے، آپ ہاتھ اٹھائیں بس ہو جائیگا۔

Resolution: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا ایجنڈا بہت زیادہ ہے لہذا میں قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ 4 کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2014-15 کے تمام مطالبات زر کو بغیر پاس کئے حسب قاعدہ ایوان کی رائے کیلئے بغرض منظوری پیش کرتا ہوں۔

The honorable Special Assistant for Law, on behalf of (تالیاں) honorable Chief Minister, to please move his Demand No. 11.

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور): تھینک یو جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3ارب 7 کروڑ 64لاکھ 25ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 3 billion 7 crore 64 lac 25 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Justice? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Demand No. 12, honorable Minister for Higher Education.

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7ارب 4 کروڑ 48لاکھ 80ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 7 billion 4 crore 48 lac 80 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Higher Education? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. The honorable Minister for Health and Information Technology.

جناب شہرام خان (وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 25 ارب 23 کروڑ 71 لاکھ 23 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو، جی۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 25 billion 23 crore 71 lac 23 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Public Health? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Demand No. 14, Special Assistant for C & W.

جناب اکبرایوب خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب 36 کروڑ 46 لاکھ 97 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion 36 crore 46 lac 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of C & W? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Demand No. 15, Special Assistant for C & W.

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2ارب 90 کروڑ 9 لاکھ 80 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں و عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion 90 crore 9 lac 80 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Repair of roads, highways, bridges and buildings? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Demand No. 16, Minister for Public Health Engineering, Khyber Pakhtunkhwa. (Applause) Shah Farman.

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4ارب 43 کروڑ 78 لاکھ 53 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آواز نہیں آرہی ہے، آواز نہیں آرہی۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4ارب 43 کروڑ 78 لاکھ 53 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 4 billion 43 crore 78 lac 53 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending

30th June, 2015, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Demand No. 17, the honorable Minister for Local Government.

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2ارب 96 کروڑ 37 لاکھ 97 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion 96 crore 37 lac 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Local Government & Rural Development? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Demand No. 18. Honorable Minister for Agriculture and Information Technology

(Applause)

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تحریک پیش کرنے سے پہلے میں ایک ریکویسٹ کرونگا کہ میں شہید اسرار کا بھائی ہوں اور میرے اس پر آپ اگر No نہ کہیں تو یہ آپ کا احسان ہوگا۔ (تالیاں) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3ارب 14 کروڑ 29 لاکھ 59 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 3 billion 14 crore 29 lac 59 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending

30th June, 2015, in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Demand is granted. Next Demand, please. (Applause) Demand No. 19, honorable Special Assistant for Law, on behalf of honorable Chief Minister. Ji, Gandapur Sahib.

وزیر زراعت: شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے شہید بھائی کا لحاظ رکھتے ہوئے مجھ پر یہ مہربانی کی ہے، بڑی مہربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عارف یوسف صاحب۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 70 کروڑ 70 لاکھ 69 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees one billion 70 crore 70 lac 69 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Livestock? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 20.

معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 کروڑ 20 لاکھ 73 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 15 crore 20 lac 73 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Cooperation? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Environment and Forest, on behalf of honorable Chief Minister, to please move his Demand No 21.

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات وجنگلات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 65 کروڑ 18 لاکھ 96 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات وجنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees one billion 65 crore 18 lac 96 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Environment and Forests? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Environment and Forest, on behalf of honorable Chief Minister, to please move his Demand No. 22.

معاون خصوصی برائے ماحولیات وجنگلات: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 33 کروڑ 95 لاکھ 96 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 33 crore 95 lac 96 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that

will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of wildlife? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Environment and Forests, on behalf of honorable Chief Minister, to please move his Demand No. 23.

معاون خصوصی برائے ماحولیات وجنگلات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 19 کروڑ 34 لاکھ 46 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 19 crore 34 lac 46 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Fisheries? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Minister for Irrigation, to please move his Demand No. 24.

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): شکریہ سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 20 کروڑ 66 لاکھ 51 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 3 billion 20 crore 66 lac 51 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Industries, on behalf of Chief Minister.

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت، حرفت و تجارت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 22 کروڑ 48 لاکھ 5 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 22 crore 48 lac 5 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Industries? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Minister for Mineral Development, to please move his Demand No. 26.

(Applause)

جناب ضیاءاللہ آفریدی (وزیر معدنی ترقی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 48 کروڑ 18 لاکھ 64 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی و انسپکٹوریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 48 crore 18 lac 64 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Industries, to please move his Demand No. 27

معاون خصوصی برائے صنعت، حرفت و تجارت: جناب سپیکر صاحب! میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ 78 لاکھ 77 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 9 crore 78 lac 77 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Government Printing Press? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Population Welfare, to please move his Demand No. 28.

(Applause)

جناب شکیل احمد (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 27 کروڑ 48 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees one billion 27 crore 48 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Minister, sorry, honourable Special Assistant for Technical Education, on behalf of honorable Chief Minister, to please move his Demand No. 29.

(Applause)

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2ارب 17 کروڑ 33لاکھ 78ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کی تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion 17 crore 33 lac 78 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Technical Education and Manpower? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Industries and Labour, on behalf of honorable Chief Minister, to please move his Demand No. 30

معاون خصوصی برائے صنعت، حرفت و تجارت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 21 کروڑ 36لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران لیبر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 21 crore 36 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Minister for Public Health Engineering, to please move his Demand No. 31.

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 32 کروڑ 16 لاکھ 40 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات، تعلقات عامہ اور ثقافت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 32 crore 16 lac 40 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Information, Public Relations and Culture? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Social Welfare and Special Education, on behalf of honorable Chief Minister, to please move her Demand No. 32.

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ اس ڈیمانڈ کے پیش کرنے سے پہلے I would like to thank all my of Opposition colleagues، ان سے میں نے ایک ہی سال میں Really بہت کچھ سیکھا، مجھے کچھ نہیں آرہا تھا when I came here and started and I learnt a lot from you people and specially my female colleague, who guided me from time to time and I am really thankfull to you (تالیاں) On behalf of the Chief Minister میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک ارب 11 کروڑ 41 لاکھ 57 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اینڈ ویمن ایمپاورمنٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees one billion 11 crore 41 lac 57 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending

30th June, 2015, in respect of Social Welfare, Special Education and Woman Empowerment? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. (Applause) Honorable Minister for Zakat & Ushr, to please move his Demand No. 33.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوۃ، اوقاف، حج ومذہبی امور): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 کروڑ 38 لاکھ 67 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ وعشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 15 crore 38 lac 67 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Zakat & Ushr? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Minister for Food, to please move his Demand No. 35.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): میری اپوزیشن سے گزارش ہوگی، میری یہ اپوزیشن سے گزارش ہوگی کہ میں دس سال آپ کے ساتھ بیٹھا ہوں اور سپیکر صاحب آج بھی مجھے آپ کا حصہ سمجھتے ہیں، (قہقہہ) پورے بجٹ کے دوران ٹریژری بنچ پر بیٹھنے کی حیثیت سے انہوں نے مجھ سے کوئی رائے نہیں پوچھی تو آپ میرا ذرا خیال کریں کہ آگے مجھے، یہ مجھے (قہقہے / تالیاں) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب 71 کروڑ 49 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امدادی رقم برائے گندم سبسڈی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion 71 crore 49 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015,

in respect of Wheat Subsidies? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Senior Minister for Finance, to please move his Demand No. 34.

جناب سراج الحق {(سینئر وزیر (خزانہ)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30 ارب 52 کروڑ 18 لاکھ 61 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 30 billion 52 crore 18 lac 61 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Pension? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Senior Minister for Finance, to please move his demand No. 36

سینئر وزیر (خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تحریک پیش کوم چې صوبائی حکومت ته یو داسې رقم چې د دولسو اربو نه زیات۔۔۔۔

جناب سپیکر: سراج صاحب! تھوڑا اونچا بولیں۔

سینئر وزیر (خزانہ): جی، 36 ہے سر۔

جناب سپیکر: ہاں 36 ہی ہے، میں نے صرف کہا ہے کہ تھوڑا اونچا بولیں تاکہ سمجھ آئے، مہربانی ہوگی۔

سینئر وزیر (خزانہ): تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری سرمایہ کاری وطے شدہ حصہ داری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 12 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of

Government Investment and Committed Contribution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Next Demand, please. Honorable Minister for Auqaf and Religious Affairs, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 37.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 11 کروڑ 49 لاکھ 96 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 11 crore 49 lac 96 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Auqaf, Hajj, Religious and Minority Affairs? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Sports and Culture, on behalf of-----

(Applause)

جناب امجد خان آفریدی (مشیر برائے کھیل و امور نوجوانان): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 32 کروڑ 10 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، سیاحت و عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 32 crore 10 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Sports, Tourism and Museums? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Minister for Local Government and Rural Development, to please move his Demand No. 39. (Applause)

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 50 کروڑ ایک لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی حکومتوں کے غیر تنخواہی حصہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 50 crore one lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Non-salaried part of District Governments? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 41.

Mr. Arif Yousaf (Special Assistan for Law): Fourty, Sir! fourty is left, Sir; fourty is left, Sir.

Mr. Speaker: Forty, ji ji.

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 ارب 11 کروڑ 47 لاکھ 90 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران گرانٹ ٹو لوکل کونسلز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 4 billion 11 crore 47 lac 90 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Grant to Local Councils? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Demand No. 41, Special Assistant for Law.

معاون خصوصی برائے قانون وپارلیمانی امور: تھینک یو۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 کروڑ 25 لاکھ 17 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 3 crore 25 lac 17 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Minister for Local Government, Demand No. 42.

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کے تنخواہی حصہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees one lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Salaried part of District Governments? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Law, on behalf of honorable Chief Minister, to please move his Demand No. 43. Ji ji, Abdul Haq Sahib!

جناب عبدالحق خان (مشیر برائے بین الصوبائی رابطہ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 کروڑ 26 لاکھ 45 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان

اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 3 crore 26 lac 45 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Inter Provincial Coordination? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Demand No. 44, honorable Special Assistant for law, on behalf of honorable Chief Minister.

معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6 کروڑ 31 لاکھ 31 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انرجی اینڈ پاور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 6 crore 31 lac 31 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Energy and Power? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Demand No. 45.

معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 کروڑ 56 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 15 crore 56 lac 29 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that

will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Transport? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Minister for Elementary and Secondary Education, to please move his Demand No. 46.

(Applause)

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی ثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 73ارب 68 کروڑ 44لاکھ 38ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 73 billion 68 crore 44 lac 38 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Elementary & Secondary Education? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. (Applause). Honorable Special Assistant for Law, on behalf of honorable Chief Minister, to please move his Demand No. 47.

معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5ارب 64 کروڑ 82لاکھ 53ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد بحالی آبادکاری اور شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 5 billion 64 crore 82 lac 53 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Relief, Rehabilitation, Settlement and

Civil Defence? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Senior Minister for Finance, to please move his Demand No. 48.

جناب سراج الحق {(سینیئر (وزیر خزانہ)}: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 29 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگی ادائیگیوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: میں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ معزز اراکین اسمبلی نے شکایت کی ہے کہ کھانے کے دوران دیگر لوگ بھی آجاتے ہیں جسکی وجہ سے وہ سارا سلسلہ Disturb رہتا ہے، تو میں ریکویسٹ کرونگا کہ جہاں ایم پی ایز صاحبان کو Lunch دیا جارہا ہے تو جو سیکورٹی والے حضرات ہیں، وہ بغیر ایم پی ایز کے کسی اور کو اندر نہ چھوڑیں۔

The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 29 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Loans and Advance Payments? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Minister for Food, to please move his Demand No. 49.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): یہ رقم بہت زیادہ ہے لیکن ہیلپ، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 85 ارب 41 کروڑ 37 لاکھ 19 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سٹیٹ ٹریڈنگ ان فوڈ گرین اینڈ شوگر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 85 billion 41 crore 37 lac 19 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending

30th June, 2015, in respect of State Trading in Food Grains and Sugar? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 50.

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): زہ بہ او کړم جی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 ارب 51 کروڑ 20 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 20 billion 51 crore 20 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Developments? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Minister for Local Government, to please move his Demand No. 51.

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 31 ارب 72 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی و شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ No کرنے والے ذرا سوچ لیں، Development grant ہے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 31 billion 72 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect

of Rural and Urban Development? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Minister for Public Health Engineering, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 52. دا ستا شومره ډیمانډ زدی یار؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5ارب 85کروڑ 10لاکھ روپے سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان! شاہ فرمان! یو خل بیا ئے اوایه، تیز وایه لړ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 5ارب 85کروڑ 10لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 5 billion 85 crore 10 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Minister for Elementary and Secondary Education, to please move his Demand No. 53.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 14ارب 31کروڑ 20لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم وتربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: میرا یہ سیکرٹری کہتا ہے کہ سب میں Rich Minister جو سب سے زیادہ اس کے،

The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 14 billion 31 crore 20 lac only, may be granted to

the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Education and Training? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Demand No. 54

جناب شہرام خان {سینیئر (وزیر صحت)}: شکریہ جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 8ارب 61 کروڑروپے سے متجاوزنہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 8 billion 61 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Health Services? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Demand No. 55, honourable Minister for Irrigation.

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7ارب 78 کروڑ 30 لاکھ روپے سے متجاوزنہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 7 billion 78 crore 30 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Construction of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for C & W, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 56.

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 ارب 59 کروڑ سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 9 billion 59 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Construction of Roads, Highways and Bridges? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Demand No. 58, honourable Minister for Local Government.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 67 کروڑ 20 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees one billion 67 crore 20 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of District Program? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Next Demand, please. Honorable Special Assistant for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 59.

جناب عارف یوسف (مشیر برائے قانون و پارلیمانی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 39 ارب 75 کروڑ 50 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2015ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 39 billion 75 crore 50 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2015, in respect of Foreign Aided Projects? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it.

نماز اور کھانے کیلئے ایک گھنٹے کیلئے بریک کرتے ہیں، تین بجے ان شاءاللہ تعالیٰ فنانس بل جو ہے، وہ لائیں گے، ان شاءاللہ تین بجے، نماز کا ٹائم ہے اسلئے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز ظہر اور دوپہر کے کھانے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ مونږ له پکښې هم اعلان اوکړه کنه جی۔ چیف منسټر صاحب! ما وئیل مونږ له پکښې هم اعلان اوکړه کنه، محنت خو مونږ اوکړو۔

فنانس بل 2014 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honorable Senior Minister for Finance, to please move for consideration of the Finance Bill, 2014. Honorable Senior Minister for Finance.

جناب سراج الحق {(سینیئر وزیر (خزانہ)}: بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ میں خیبر پختونخوا فنانس بل 2014 ایوان میں زیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2014, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Consideration Stage: Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may be stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in paragraph (a) of Clause 2 of the Bill: Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, Madam Sobia Shahid and Madam Anisa Zeb Tahirkheli, to please move their amendments in paragraph (a) of Clause 2 of the Bill, one by one.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 2, in paragraph (a), for the word 'Sixty' the word 'Ten' may be substituted.

Mr. Speaker: Madam Sobia Shahid.

Ms. Sobia Shahid: Thank you, janab Speaker. I have to move that in Clause 2, in paragraph (a), for the word 'Sixty' the word 'Fifty' may be substituted.

Mr. Speaker: Madam Anisa Zeb Tahirkheli.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 2, in paragraph (a), for the word 'Sixty' the word 'Thirty five' may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Members may be adopted?

بنه ځوک چې، جی جی سکندر خان! د دې نه پس، تا سو په خبره ځان پوهه کړئ ځوک چې د سکندر خان سره په دې امنډمنټ کښې حمایت کوی نو هغه به 'یس' کوی او چې ځوک ئے مخالفت کوی هغه به 'نو' کوی۔

جناب سکندر حیات خان: مسټر سپیکر سر! بنیادی طور باندې دا د Affidavit د پاره دغه لګولے شوے دے چې مخکښې به 30 روپئ سټیمپ پیپر چې دے، هغه به پکار وو د Affidavit د پاره او دې ځل حکومت دغه کړے دے چې60 روپئ پکار دے سټامپ پیپر د Affidavit د پاره۔ زه جناب سپیکر، چونکه Affidavit ډیر عام د دې استعمال کیږی او د دې اثر په هر چا باندې کیږی، Even دې حد پورې چې سټوډنټس هم چې په کالجز کښې داخلې اخلی نو هغوی هم Affidavit ورکوی، نو دې د پاره زه وایم چې که دا لس روپئ دغه شی نو یو خو دې سټوډنټس باندې به هم بوجهـ کم شی او نور خلقو باندې، عام خلقو باندې هم د دې بوجهـ به کم پریوځی، نو ځکه زه دا موؤ کوم چې لس روپو سټامپ پیپر چې دے، په هغې باندې د دا Affidavit ورکړے کیږی جی۔

جناب سپیکر: ثوبیه شاهد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد : سر، زما هم دا په دې باندې------

جناب سپیکر: هغې نه پس به تاسو د ربي وا ړه جواب په دغه ورکړئ جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: زما هم دا په دې باندې دے چې دا د Fifty شی ځکه Sixty خو ډیر زیات دے او که 10 rupees شی نو زما د سکندر صاحب سره به زیاته دغه دے ځکه چې دا په ټولو ماشومانو باندې او په ټولو خلقو باندې د دې اثر پریوځی۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ طاہر خیلی۔

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker. I believe that the stamp paper is used by each and every person who has__the post something and I also have a realization that the government needs taxes and the revision of these taxes are also important but I think, increasing it to rupees 60 is too much in one go. So, that`s why I have suggested that rupees 35 may be substituted for the amount rupees 60.

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دا سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب او انیسه زیب طاهرخیلی صاحبې او ثوبیه شاهد صاحبې چې کوم امنډمنټ راوړے دے، واقعه دا ده چې مونږ تجویز کړی دی د دیرش په ځائې باندې شپیته روپۍ دی او دوئ په هغې کښې بدلون تجویز پیش کړے دے د لسو روپو خو حقیقت دا دے چې دا د 1907 نه بیا په دیکښې اضافه نه ده شوې، د 2007 نه او اوس خو که ربنتیا وی نو د هغه لسو روپو نوټ خو سحر ماشوم هم نه اخلی چې سکول ته ئے سړے لیږی۔ د دې وجې نه د هغې د پاره جیب ته ګوتې وروړل د لسو روپۍ د پاره او بټوه راویستل دا هسې تکلف دے، د دې وجې نه مونږ په دیکښې، په دې سیشن کښې ډیر ریلیف هم ورکړے دے، مثلاً سپیکر صاحب! دا پروفیشنل ټیکس چې کوم وو، دا شپږ زره روپۍ ماهانه آمدن ټیکس هغې کښې مونږ لس زرو ته اورسولو او دا مو خپلو خلقو ته یو ریلیف ورکړو۔ دغه شان دا د ایګریکلچر انکم ټیکس چې وو، دا په 80 هزار روپۍ باندې مخکښې به وو او په دیکښې مونږ ریلیف ورکړو، دا مو چار لاکھ روپو ته اورسولو۔ نو بنا بریں چې څومره په دیکښې سهولت کیدے شو، مونږ ورکړے دے

او دا ځه دا سې اضافه نه ده چې دا په عامو خلقو باندې بوجھ دے ، د دې وجې نه زما تجویز دا دے چې یا خو دا ممبران خپل تجویز واپس واخلی، دا به ډیره زیاته ښه وی او که نه وی نو حکومت د دې په حق کښې نه دے چې په لس روپو باندې راشی، مونږ د تیس په ځائې شپیته تجویز کړے دے او هم دغه مناسب ګنړو۔

جناب سپیکر: سکندر خان!

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکرا دا سراج صاحب چې دا نورې کومې خبرې اوکړې، دا خو زما خیال هغه Stepping a head of what has to come later on، د هغې دوئ ډیټیل راکړو۔ Basic دغه دا دے جی چې دیکښې صرف د سټامپ پیپر کاسټ نه دے ، ورسره ورسره بیا د اوتھ کمشنر Attestation هم وی، د هغې خپل هم دغه دے ، نو دا زیاتیړی هغه لحاظ سره نو دغه حوالې سره زه خو دې باندې سټینډ کوم چې Ten rupees دغه پکار دے ، نور د دوئ مرضی ده جی۔

جناب سپیکر: جی میڈم ثوبیہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! څنګه چې وزیر صاحب اووئیل چې (جیب نه) به لس روپئ بیا راوباسی نو هغه هم بیا غلطه ده، بیا خو یو پچاس نوټ ټھیک دے کنه، ځکه خو پچاس ورکړے دے چې یو پچاس د کړی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: میڈم انیسہ! میرے خیال میں اس کے بعد میں اس کو ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! سینیئر منسٹر صاحب نے اپنا نقطہ نظر بیان کیا، ٹھیک ہے وہ اندازہ ہے اور سکندر خان نے بھی جس طرح بتایا، اگر تمام اماؤنٹ ملا کر یہ عوام پہ اگر بوجھ ڈالنا ہے تو اس حد پہ بات وہی ہے جس طرح ہم کہتے ہیں کہ چلو نہ تیری سہی نہ میری سہی لیکن درمیان میں پوائنٹ کرتے ہیں، تو 35 روپے خاطر خواہ ہیں جس میں حکومت کا بھی نقطہ نظر جو ہے، وہ آجائے گا اور اپوزیشن ممبران کی بھی بات مانی جائیگی تو میرا خیال ہے 35 روپے کی امنڈمنٹ کر دیں اور یہ عوام پر بھی کم از کم اتنا یکمشت بوجھ نہیں پڑے گا تو I stand with my point۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! دغه وجه چې دومره بوجهـ نه راځی، دیکښې صرف اویا لکهه روپئ اضافه کیږی، دا دومره لویه خبره نه ده خو بهرحال زمونږ دا بجټ دې بهر دنیا خوښ کړے هم په دې باندې دے چې دوئ بوجهـ هم نه دے ارتولے او چې کوم دا ټیکس نټ ورک دے، هغه ئے فراخه کړے دے، نو په دې وجه باندې دا یو Progressive method دے، زه وایم چې دا بلډوز کول نه دی پکار، دې ته نوره وده او تقویت ورته پکار دے۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ زه به پښتو کښې تاسو نه تپوس کوم چې څوک د سکندر خان د دې تجویز په حمایت کښې دی، هغوی ' Yes' اووایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې د دې تجویز مخالف دی، هغوی ' No'اووایئ۔

اراکین: No۔

جناب سپیکر: هں، اوس ثوبیه، چې څوک د ثوبیه د تجویز په حمایت کښې دی، هغوی اؤ یعنی 'Yes' 'اووایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک ئے چې مخالف دی د دې تجویز، هغوی ' No'۔

اراکین: No۔

جناب سپیکر: میډم انیسه زیب چې کوم تجویز ورکړے دے، څوک چې هغې سره حمایت کوی، هغوی 'Yes' 'اووایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې د هغې مخالفت کوی، هغوی 'No ' اووایئ۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: 'Noes'. The Amendments are dropped and original paragraph (a) of Clause 2 stands part of the Bill. (Applause)
Amendment in paragraph (b) of Clause 2 of the Bill: Mr. Sikandar Hayat Shepao, Madam Sobia Shahid and Madam Anisa Zeb.

<u>Mr. Sikandar Hayat Khan:</u> Thank you, Mr.Speaker Sir. I beg to move that in Clause 2, paragraph (b) may be deleted.
<u>Mr. Speaker:</u> Madam Sobia Shahid.
<u>Ms: Sobia Shahid:</u> I have to move that in Clause 2, in paragraph (b) for the proposed figures '200' and '400' the figures '50' and '100' may be substituted.
<u>Mr. Speaker:</u> Anisa Zeb.
<u>Ms. Anisa Zeb Tahirkheli:</u> Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 2, in paragraph (b), for the figure '200' occuring for the second time and '400' the figure '150' and '250' may be substituted respectively.
<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Members may be adopted?
اوس سکندر خان! تاسو څه وایئ؟

<u>جناب سکندر حیات خان:</u> مسٹرسپیکر صاحب! بنیادی طور باندې دا راځی الاټمنټ آرډر کښې او دیکښې دوئ تقریباً یو Hundred percent increase کړے دے۔ زما دغه دا وو چې دا کوم موجوده ټیکس دے، دغه د برقرار پاتې شی او دیکښې د Increase نه کړے شی ځکه چې جناب سپیکر، مونږ اوګورو، ټهیک ده یو طرف ته د ټیکسز هم دغه پکار دے خو د هغې هغه لحاظ سره د دوئ د کلیکشن نظام هم ټهیک نه دے او دا که مونږ هسې زیاتوؤ نو دا به خلقو باندې د هغې بوجھ به راځی، نور به د هغې نه څه دغه نه کیږی۔ نو زما دا دغه دے چې چونکه د صوبې خلقو باندې به بوجھ پریوځی دې سره نو ځکه زه دا Propose کوم چې دا د هم هغه لیول باندې اوساتلے شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ثوبیه شاهد۔

<u>محترمه ثوبیه شاهد:</u> سر! زه خو دا وایم چې دا خو وائی چې ټیکس فری بجټ دے او څه پکښې نشته خو دې Bill کښې خو دومره زیات په عوام باندې، په خلقو دومره بوجھ اچولے شوے دے او چې څوک یا څه جوړوی، په هره مرله باندې، په هر دغه باندې به نورټیکس تاسو ډبل، زما خو دا تاسو ته تجویز دے چې دا کوم شته دے، دا د هم ففټی پرسنټ کم کړے شی ځکه ما دیکښې وئیلی دی چې یو د Fifty

شی او بل دHundred شی، دا خو زیاتول ډیره زیاته ګرانه ده، په عوام ډیر بوجھ راځی۔

<u>جناب سپیکر</u>: میڈم انیسہ زیب۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u>: شکریه جناب سپیکر۔ The same reason یو چې کوم د پاره دے، بل کمرشل دے او The thing is چې Residential plots ٹھیک ہے Increase ہے لیکن The way as a new Housing Societies are coming up and a lot of transactions are being made, I think a great number of transactions are being finalized۔ اس میں بہت زیادتی ہے۔ اگر آپ نے کردی بھی تو پھر اتنی ہی، اسلئے میں نے اس کو Half cut کر دیا ہے اور I am sure کہ جو ہماری ٹریژری بنچز یہ بلڈوز کئے بغیر اس کو Accept کریں گی اور جو ہماری امنڈمنٹ ہے، اس کو قبول کریں گی تاکہ عوام پہ بوجھ نہ پڑے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب سراج الحق صاحب!

<u>سینئر وزیر (خزانہ)</u>: جناب سپیکر صاحب! زه د درېواړو معززو ممبرانو ډیره شکریه په دې ادا کوم چې دوئ دا زمونږ Bill کتلے هم دے او په هغې ئے خپل تجاویز اسمبلی سیکرټریټ کښې جمع کړی دی او نن ئے اسمبلئ کښې پیش کړل خو بهرحال زه د دوئ دا Exercise accept کوم، شاباشے ورکوم او هم هغه خبره ده چې دا یو ډیر معمولی غوندې اضافه ده، تاسو ته به پته وی چې دا پیره مونږ خپل د صوبې په سطح چې کوم آمدن دے، په هغې کښې مو اضافه تجویز کړې ده او ان شاء الله چې 29 ارب روپۍ به د صوبې په سطح باندې مونږ را جمع کوؤ او دا بیرونی ډونرز چې کوم هم راځی نو هغوی دا کوئسچن کوی چې یره تاسو همیشه د بهر نه غواړئ خو تاسو خپل هم څه لاس پښې خوځوی۔ د دې وجې نه جناب سپیکر صاحب! مونږ چې دا کومه اضافه تجویز کړې ده، دا ډیره معمولی ده، ټیکسونو کښې مو ردوبدل کړے دے او دا Already د مخکښې نه موجوده وه، لهذا د دې سره به زمونږ صوبې ته ډیر فائده وی۔ نو معززو ممبرانو چې کوم تجویز پیش کړے دے، زمونږ د هغې سره اتفاق نه دے او مونږ دې خپل تجویز باندې ولاړ یو۔

جناب سپیکر: زه بیا هم دا وایم چې په دیکښې چې د سکندرخان د تجویز سره چې
ښوک حمایت کوی نو هغوی ’Yes‘ اووایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: ښوک ئے چې مخالفت کوئ، هغوی ’No‘ اووایئ۔

اراکین: No۔

جناب سپیکر: د ثوبیه شاهد تجویز سره چې ښوک حمایت کوئ، هغوی ’Yes‘ اووایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: ښوک ئے چې مخالفت کوئ، هغوی ’No‘ اووایئ۔

اراکین: No۔

جناب سپیکر: د میډم انیسه زیب طاهرخیلی تجویز سره چې ښوک حمایت کوئ،
هغوی ’Yes‘ اووایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: ښوک ئے چې مخالفت کوئ، هغوی ’No‘ اووایئ۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The amendments are dropped and original paragraph (b) of Clause 2 stands part of the Bill. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, Madam Amna Sardar and Madam Anisa Zeb Tahirkheli, to please move their amendments in paragraph (c) of Clause 2 of the Bill, one by one.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Thank you, Mr. Speaker Sir. I beg to move that in Clause 2, for paragraph (c), the following may be substituted namely:-

“(c) against Article 8-A in column No. 3, (i) for the words ‘one hundred and fifty rupees’, occurring for the second time, the words ‘two hundred rupees’ shall be substituted; and

(ii) for the words ‘one thousand and five hundred’ the words ‘one thousand and seven hundred’ shall be substituted” .

Mr. Speaker: Amna Sardar.
Ms: Amna Sardar: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 2, for paragraph (c), the following may be substituted namely:-
(c) against Article No. 8-A in column No 3, (i) for the words 'one hundred and fifty rupees' occurring for the second time, the words 'ten rupees' shall be substituted; and
(ii) for the words 'one thousand and five hundred' the words 'ten rupees' shall be substituted". Thank you .
Mr. Speaker: Madam Anisa Zeb Tahirkheli.
Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Mr.Speaker, I beg to move that in Clause 2, in paragraph (c), in (i), for the words 'one thousand rupees', the words 'three hundred rupees' may be substituted.

جناب سپیکر: سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! دا Basically د آرمز لائسنسز فیس باره کښې دغه دے نو ما ته احساس دے چې کمپوټرائزیشن سره چې دے ، د هغې هغه Cost چې دے هغه شان به سیوا شوے وی نو ځکه I have proposed چې د One hundred fifty rupees په ځائې Two hundred rupees د شی جی او چې کوم ځائې کښې Fifteen hundred rupees دے نو هلته کښې د Seventeen hundred rupees شی جی۔ بنیادی طور باندې په دې وخت کښې یو لحاظ سره We will want چې unlicensed arms د نه وی او دا چې څومره لائسنسز جوړ شی نو د دې کم ازکم یو ډیټا به تاسو سره راشی او That will be better for keeping law and order also and for policing purposes also، نو دغه حوالې سره ما دا تجاویز ورکړی دی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ میں نے یہ امنڈمنٹ اسلئے دی ہے کہ یہ Basically سروس چارجز ہیں اور آپ کے توسط سے میں فنانس منسٹر صاحب کو یاد دلانا چاہونگی کہ ایم ایم اے کے دور میں ہی Unanimously ایک ریزولیوشن پاس ہوئی تھی اسمبلی میں اور اس میں یہ بتایا گیا تھا، اسلامی نظریاتی کونسل کو وہ ریزولیوشن دی گئی تھی جس میں یہ تھا کہ جو پرسنل پراپرٹی ہوتی ہے، اس پر ٹیکس نہیں ہے تو

پرسنل پراپرٹی میں سواری بھی ہے اور ہتھیار بھی ہے اور ظاہر ہے مکان بھی ہے تو میں نے اس Point of view کو مدنظر رکھ کر یہ امنڈمنٹ دی ہے جی۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔Same reasons میں نے سادہ کاغذ پر Application اسی پوائنٹ سے دی ہے کہ جہاں پر حکومت نے ایک ہزار روپیہ دیا ہے Simple application کے حوالے سے، چاہے وہ کسی بھی لائسنس کیلئے ہے تو اس میں بجائے ایک دم بڑھانے کے میں نے اس میں تین سو روپے تجویز کئے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینئیر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! آمنه سردار صاحبې او دې نورو چې کوم تجویز کړے دے، ربښتیا خبره دا ده چې دایک سو پچاس په ځائې باندې لس روپئ شی او د ایک هزار په ځائې ایک سو پچاس شی نو دا داسې ده لکه-----

جناب سپیکر: اردو میں بولیں تا کہ-----

سینئیر وزیر (خزانہ): Sorry، آمنہ سردار صاحبہ نے اور دوسروں نے جو تجویز پیش کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ بہت کم ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم دس روپے فیس لگا کر خود ہی ممنوعہ بور کا ہو یا غیر ممنوعہ بور کا، اس کے لائسنس کو خود تقسیم کرنے کے مترادف ہے اور اس سے ایک طرح کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی چیز نہیں ہے کہ جس میں معاشرے کو Facilitate کیا جائے کہ بالضرور، بس سستی چیز ہے اور یہ ضرور لے لیں اور رکھیں، اسلئے ہم نے بڑے عرصے کے بعد یہ کیا کہ ایک ہزار روپے پر لے آئے ہیں۔ لہذا مناسب یہی ہے کہ معزز ممبران اسمبلی اپنی اس امنڈمنٹ کو واپس لے لیں تو زیادہ مناسب ہوگا، اسلئے کہ اگر ہم معاشرے کو اس سے پاک نہیں کر سکتے ہیں تو کم از کم حوصلہ افزائی بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: واپس لیتے ہیں کہ نہیں؟

جناب سکندر حیات خان: نہیں ووٹ کیلئے درخواست کرینگے۔

جناب سپیکر: اچھا، څوک چې د سکندرخان د تجویز سره حمایت کوی، هغوی د 'Yes' اووائی۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې مخالفت کوی، هغوی د 'No' اووائی۔

اراکین: No۔

جناب سپیکر: څوک چې د آمنه سردار د تجویز سره حمایت کوی نو اؤ، 'Yes'اووایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې مخالفت کوی، هغوی ناں 'No' اووایئ۔

اراکین: No۔

جناب سپیکر: څوک چې د میډم انیسه زیب د تجویز سره حمایت کوی، هغوی اؤ 'Yes'اووایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې مخالفت کوی، هغوی 'No'اووایئ۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: The amendments are droped and original paragraph (c) of the Clause 2 stands part of the Bill. Amendment in paragraph (d) of Clause 2 of the Bill: Madam Anisa Zeb Tahirkheli.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! بنیادی طور پر یہ ایوارڈ کے حوالے سے ہے اور میں نے اس کے پورے سیکشن کو ہی Delete کرنے کیلئے کہا ہے کیونکہ جو پراپرٹی کے اوپر ایوارڈز دینے کے حوالے سے حکومت نے خواہ مخواہ ہر کنال کے اوپر Recharge لگایا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بالکل ناجائز ہے اور اس پہ خاص طور پر جو Partition کے حوالے سے جب آپ اسکی ڈائریکشنز لے رہے ہیں تو کنال کے حوالے سے آپ نے یہ رکھا ہے جو کہ میرے خیال میں صریحاً اس کی ضرورت نہیں ہے۔ باقی دیگر مدوں میں اتنے ٹیکسز ہیں کہ اس کے اوپر یہ خواہ مخواہ، کوئی خاص اس میں ریونیو بھی Generate نہیں ہو رہا ہے Sir!

اوراس کولینایانہ لیناجوہے،دونوں حوالے اتنےImportant نہیں ہیں تو Very meager amount میں نے کہاہے کہ اس کو پوراDelete کیاجائے۔

جناب سپیکر: سراج صاحب۔

سینیئر وزیر(خزانہ): سپیکر صاحب! مونږ خو يئ Oppose کوؤ۔

جناب سپیکر: څوک چې د میډم د دې تجویز سره حمایت کوی، هغوی 'Yes' اووایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې مخالفت کوی، هغوی 'No' اووایئ۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: 'Noes'. The amendment is dropped and original paragraph (d) of Clause 2 stands part of the Bill. Madam Anisa Zeb Tahirkheli.

محترمہ انیسہ زیب طاہرخیلی: جناب سپیکر! Same reasons، جو آپکا پیراگراف 'e' ہے،اس کو بھی میں نےDelete کرنے کیلئے درخواست دی ہے، تجویز پیش کی ہےاور مجھے یقین ہے کہ سینیئر منسٹر صاحب جوہیں،اس میں 'No' Straightaway نہیں کہیں گے۔

جناب سپیکر: جی سراج صاحب۔

سینیئر وزیر(خزانہ): سپیکر صاحب! دوئ په Clause No. 8 باندې خبره اوکړه که Clause No. 10 باندې خبره اوکړه ؟

Mr. Speaker: Clause (e)
Senior Minister (Finance): Clause?
Mr. Speaker: Amendment in paragraph (e).
Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: 2 sub clause (e).

سینیئر وزیر(خزانہ): Yes, Sir مونږ دې حق کښې نه يو جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted?

څوک چې د دې په حمایت کښې دی، هغوی 'Yes' اووایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې په مخالفت کښې دی، هغوی 'No' اووایئ۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: The amendment is dropped and original paragraph (e) of Clause 2 stands part of the Bill. Madam Anisa Zeb Tahirkheli, amendment in Clause 3 of the Bill.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ The West Pakistan Act No. 5 چې دے، هغه Urban Immovable Property Tax حوالې سره دے او په دیکښې هم ما دا تجویز کړے دے چې It should be all together deleted ولې چې دا Whole په دیکښې،

I move it first, Sir. I beg to move that in Clause 3, sub clause (a) paragraph (i) may be deleted.

جناب سپیکر: جی سراج صاحب! Oppose کوئ یئ؟

سینیئر وزیر (خزانہ): جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment move by the honourable Member may be adopted?

څوک چې د دې په حمایت کښې دی، هغوی 'Yes' او وایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې په مخالفت کښې دی، هغوی 'No' اووایئ۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: 'Noes'. The amendment is dropped and original para (i) of Clause 3 stands part of the Bill. Madam Anisa, second amendment, Anisa Zeb TahirKheli.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Janab Speaker! Sub clause (b), the government has-----

Mr. Speaker: 2.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Yes, in Clause 3, in sub clause (2a), I have suggested that the amount that has been proposed by the government of levying a tax of rupees ten thousand on the service

station should be reduced to rupees six thousand. I think just levying a tax to that amount is burden

او هغه ډير زيات پرابلم به Create کيږی

and I am sure that six thousand rupees is reasonable amount on which government should definitely give its agreement.

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر (خزانہ): مونږ د ډيپارټمنټ سره پوره هوم ورک کړے دے او داسې څه جذباتی فيصلې مو نه دی کړی او دهغې نه پس مو دا Proposals راوړی دی، د دې وجې نه مونږ په دې خپل مؤقف ولاړ يو، هغوی د واپس واخلی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member, may be adopted?

څوک چې د ميډم تجويز سره حمايت کوی، هغوی Yes ووايئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې د ميډم د تجويز سره مخالفت کوی۔ هغوی د No ووايئ۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: 'Noes'. The amendment is dropped and original para (ii) of Clause 3 stands part of the Bill. Third Amendment: Madam Anisa Zeb Tahirkheli.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker. Once again this is in sub clause (2) of section (c) دلته the government has levied taxes on the buildings and lands used for eraction of mobile phone towers and these shall be assessed and taxed at the rate too high. For example, the Provincial Headquarter, 40,000 rupees per anumn, Divisional Headquarter, 30,000 rupees, District Headquarter, 20,000 rupees.

مسٹر سپیکر، آپ خود جانتے ہیں، آپ کے پاس جو ٹیلی کمیونیکیشن سسٹم ہے، اس میں ترقی کی بنیاد یہ ٹاورز ہیں اور جس طریقے سے یہ دینگے عام عوام کو، جو اس وقت بہت زیادہ Frequent ہے اور ہم لوگ Claim کرتے ہیں کہ موبائل ٹیکنالوجی بہت Improve کرگئی ہے اور عام پبلک کیلئے بھی Affordability ہے، براہ راست اس کا جو بوجھ ہے وہ عام صارفین پہ ہوگا کیونکہ ٹیلی کام کمپنی تو ظاہر ہے

اگران کے اوپر یہ ٹیکس لگے گا توان بلڈنگز کو تو، جن کے اوپر آپ یہ لگائیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ انہی کمپنیوں سے لیں گے اور پھر Ultimately یہ بوجھ جا کر عام صارف پر پڑے گا، اس لئے میں نے یہ Suggest کیا کہ اس کو بھی Delete کیا جائے اور اگر آپ نے یہ کرنا ہی ہے تو باقاعدہ پلان کر کے آپ اس کو دیکھیں اور اس کو کسی اور طریقے سے کریں، بجائے اس کے کہ آپ اسے بالکل Blanket طریقے سے ان بلڈنگز کو کریں گے تو پھر پورے ملک میں ایک جال ہے اور اس کا پھر کوئی وہ نہیں ہے اور اس سے Direct عام صارف متاثر ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، جناب سراج صاحب۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! زه د میډم ډیر احترام کوم خو دا مونږ د دې پاره یو Criteria مقرر کړې ده او دا داسې اندازاً په هر چا باندې دے هم نه، دې یو خپل معیار دے او مونږ هغوی باندې دا نافذ کړے دے او د دې Delete کولو سره مونږ اتفاق نه کوؤ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted?

څوک چې د دې حمایت کښې دی، هغوی Yes او وایئ۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې مخالفت کښې دی، هغوی No او وایئ۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: 'Noes'. The amendment is dropped and original paragraph (b) and (c) of para 2 of Clause 3 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it, Clause 4 stands part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill: Madam Anisa Zeb Tahirkheli.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Sir, I beg to move that Clause 5 may be deleted.

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر (خزانہ): نه نه دا د دې واړه واړه جزونه دی، لږ صبر اوکړه کنه، ما ته څه پته ده چې شاید لاړه نشی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر (خزانہ): سر۔

جناب سپیکر: جی، ڈسکشن، جی جی، میڈم۔

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Janab Speaker, through Clause 5, the Government has substituted the existing table specified in appendix 2 under the Khyber Pakhtunkhwa Finace Act, 1990 and with this all the rates have been immensely increased and revised and this is not justified, that's why I have suggested that the whole Clause should be deleted.

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر (خزانہ): مونږ Agree نه یو سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted?
څوک چې حمایت کښې دی هغوی 'Yes' اووائی۔

اراکین: No۔

جناب سپیکر: څوک چې مخالفت کښې دی، هغوی د 'No' اووائی۔

Mr. Speaker: 'Noes'. The amendment is dropped and original Clause 5 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Clause 6 stands part of the Bill. Madam Anisa Zeb.
میډم انیسه زیب! ما شاء الله ډیر محنت د کړے دے، ښه خان د ستړي کړے دے۔

(تالیاں)

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker. I think Clause 7 relates to Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao.

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker Sir, I beg to move that Clause 7 may be deleted?

جناب سپیکر، دا بنیادی طور باندې ټوبيکو سيس کښې Increase ګورنمنټ Propose کړے دے او دا تقریباً د 100 فيصد نه زيات Increase propose کړے دے۔ که مونږ او ګورو جناب سپيکر! Already زمونږ ايګريکلچر سيکټر چې دے، هغه over taxed دے contrary to a lot of people think که د يکښې دغه چونکه The tax will be borne by the farmers at the end نو دغې لحاظ سره دا ډير زيات دغه شوے دے۔ ديکښې پنجاب کښې داسې قسمه ټيکس نشته حالانکه هلته 80 billion kg production کيږی every year خو هلته کښې ټيکس نشته۔ بل دا دے چې جناب سپيکر، ټوبيکو چې دے، هغه فيډرل ايکسائز ډيوټی چې ده، هغې کښې هم په دې باندې لاګو ده نو This will be double taxation in that way او بل دا دے چې دا This is a cash crop for our Province او ديکښې پينځه ډسټرکټس چې دی، ډسټرکټ مانسهره، بونير، صوابی، مردان او چارسده چې ده، دا به دې سره Affect کيږی جناب سپيکر، د دې خلق به دې سره Affect کيږی، دا فارمرز به دې سره Affect کيږی جناب سپيکر، نو په دغه حوالې سره زما دا دغه وو چې کوم Existing tax structure دے، هغه د بحال او ساتلے شی او Increase د پکښې اونکړے شی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپيکر صاحب! دا اخرنے جز چې په ديکښې کومه اضافه شوې ده، دا په 2011 کښې شوې ده۔ حال دا دے چې د دې په قيمتونو کښې ډيره اضافه شوې ده او مونږ چې کوم تجويز راوړے دے نو د دې ټول اثر به جناب سپيکر! په ډيلرانو باندې وی او فيکټريانو باندې به وی او دا د عام۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نسوار۔

سینیئر وزیر (خزانہ): خدائے د اوبخښه، ته هسې هم نسوار نه کوې، څه پرې کوې۔ د دې په عام کاشتکار باندې به اثر نه پریوځی۔دا ستاسو په علم کښې ده سپیکر صاحب! چې د دې نه کوم آمدن کیږی، دا کومې ضلعو نمونه چې واخسته جناب سپیکر صاحب! نو دا آمدن به هم په دغه ضلعو باندې خرچ کیږی او د دې په نتیجه کښې جناب سپیکر صاحب! ډیره یو معمولی غوندې اضافه کیږی، هغه دو کروړ ترپن لاکھ روپئ ده، نو دې وجې نه مونږ دا وایو چې مونږ هر وخت په دې جائزه اخستلو ته تیار یو۔۔۔۔

جناب سپیکر: همدردانه سوچ پرې کیدے شی۔

سینیئر وزیر (خزانہ): نه سپیکر صاحب! د دې نه هیڅ اضافه نه راځی، د دې نه اضافه نه راځی ان شاء اللّٰہ تعالیٰ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی.جی سراج صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): د دې وجې نه زمونږ هم دا تجویز دے ، څنګه چې2005 کښې هم د پانچ ایکړ زرعی زمکه باندې مونږ هغه لینډ ټیکس ته یو شق ورکړے وو، دغه شان په دیکښې هم، خو بنیادی خبره په دیکښې دا ده چې د علاقې آمدن د په هغه علاقه به لګی او د پښتو په ژبه کښې سپیکر صاحب! د کوهی خټه دا پخپله په کوهی باندې لګی او د هغه علاقې په ډیویلپمنټ او په ترقئ باندې به لګی۔ نو په دې وجه باندې دا داسې مسئله نه ده چې په عام خلقو باندې د دې په نتیجه کښې بوجھ راځی۔

جناب سپیکر: جی، زه به اوس دا کوم سکندر صاحب، میں ابھی ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں:

The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted?

څوک چې سکندر خان دوئ سره حمایت کوی نو هغوی د آؤ ‘Yes’ اووائی۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې دوئ سره مخالف کوی، هغوی د ‘No’ اووائی۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: ‘Noes’. The amendment is dropped and original Clause 7 stands part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, Syed Jaffar Shah and Madam Anisa Zeb Tahirkheli, to please move their identical amendments in paragraph (a) of Clause 8 of the Bill, one by one.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker Sir, thank you. I beg to move that in Clause 8, paragraph (a) may be deleted.

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب نشته؟ میډم انیسه زیب۔

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 8, paragraph (a) may be deleted.

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: مسټر سپیکر سر، دا جی Basically the owner definition change کوی او دې سره به Complications دا جوړیږی جناب سپیکر! چې د یکښې کوم چې Leaser یا Mortgage owner دے، هغه ته به د Ownership rights به ملاؤ شی نو جناب سپیکر! دا به د هغې سره ډیر لوئې Complications جوړ شی او دې د وجې نه به ډیر زیات کورټ کیسز جوړیږی۔ جناب سپیکر، بنیادی طور باندې چې په دې اوریجنل بل کښې چې کوم د Owner definition دے، زما خیال چې هغه Owner definition کافی دے او دې سره چې دے Even حکومت ته به هم نقصان دا رسی چې هغه خلق چې کوم ګورنمنټ لینډ یا Occupy کړے یا دغه کړے دے، هغوی ته به د Ownership rights ملاؤ چې دے، د دې Definition د وجې نه، دوئ دلته کښې دا وائی جناب سپیکر! Owner means a person who is in possession of government, possession مطلب دا دے جناب سپیکر! که چا قبضه هم کړې وی، نو هغه هم Owner شو، جناب سپیکر! د دې به ډیر لوئې Implications راوځی۔ دغه شان Government land or private land including a mortgagee، چا Mortgage باندې هم دغه وی Leaser or tenant in possession of such land، دا به جناب سپیکر! دې نه به ډیر لوئې Implications چې یو خل را شی او هغه دې د پاسه بیا ټیکس هم ورکړی نو د هغه

یو لحاظ سره Ownership right establish به شي او کورټس که دې باندې بیا دغه ورکوی چې بهئ دا خو اوس د دې Owner شو چې ده دې باندې ټیکس هم ورکړو، نو جناب سپیکر! د دې Implications چې دی، هغه عام خلقو سره سره حکومت باندې هم د دې Implications راځی به جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ طاہر خیلی صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ جس طرح سکندر حیات خان نے بتایا، میں بھی ہوں لیکن اگر آپ اس میں اور یجنل دیکھیں، اس میں بڑے واضح طریقے سے Owner کی Definition بتائی ہوئی ہے اور اس میں ساتھ ہی تین Explanations بھی دی ہیں جس میں آپ کے پاس جو لوگ لینڈ اونر کرتے ہیں کسی فرم کے حوالے سے یا گورنمنٹ کے حوالے سے یا پھر کوئی کورٹ جن لینڈز کو Manage کر رہی ہوتی ہے یا پھر تیسرا یہ کہ اگر کوآپریٹیوز میں کسی کے پاس کوئی لینڈ ہے تو میرا خیال ہے، وہ بڑی وضاحت کے ساتھ انہوں نے Owner کو Define کیا ہے۔ اب جو انہوں نے چینج کیا ہے، ایک تو اس کا مقصد نظر نہیں آرہا کہ کیوں اسکی ان کو ضرورت پڑی؟ شاید یہ جو پہلے Tenancy Act میں تبدیلی کی ہے، اس سے Related کوئی مزید چینجز ہیں لیکن بیٹھے بٹھائے اس میں تبدیلی کر دینا، خیبر پختونخوا لینڈ ٹیکس اینڈ ایگریکلچر انکم ٹیکس آرڈیننس، اس میں Owner کی وضاحت یا تعریف کی تبدیلی جو ہے، وہ ایک تو مزید بہت سے شکوک اور سوالات کو جنم دے رہی ہے اور پھر آنے والے وقت میں یہ بہت مسائل پیدا کر سکتی ہے، اسلئے میں نے Suggest کیا ہے کہ اس کو Delete کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! دا چې ټولې خبرې اونه منو بیا د خفګان امکان دے پکښې، زه به په دیکښې د سکندر خان او د طاهر خیلی صاحبې د ملګرتیا اعلان کوم۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say `No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. (Applause) paragraph (b) of Clause 8 also stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 9 stands part of the Bill. Amendment in Clause 10 of the Bill: Madam Anisa Zeb Tahirkheli.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سینئیر منسٹر صاحب امیر صاحب جو ہیں، انہوں نے اتنا

اچھا Gesture دیا ہے That's why I beg to withdraw this amendment

(Applause)

Mr. Speaker: Since the amendment is withdrawn, therefore, the original Clause 10 stands part of the Bill. Amendment in Appendix-1 of the Bill: Honourable Senior Minister for Finance and Mr. Sultan Muhammad Khan, MPA, to please move their identical amendments in Appendix-1 of the Bill, one by one

سینئیر وزیر (خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I beg to move that in Appendix -1, in Schedule-1, column No. 14 may be deleted.

جناب سپیکر: مسٹر سلطان محمد صاحب۔

Mr. Sultan Muhammad Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in the Appendix-1, in Schedule-1, column No. 14 may be deleted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister, Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. (Applause) Amendment in Appendix –II of the Bill: Mr. Sultan Muhammad Khan, MPA, Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao and Madam Sobia Shahid, MPA, to please move their amendment in Appendix-II of the Bill, one by one.

Mr. Sultan Muhammad Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Appendix- II, in table (a), against Serial No. 1 in

clause (ii), in column No. 3, for the words and figures ‘Rs. 100’ and ‘Rs. 200’ the word ‘exempted’ may be substituted respectively.

<u>Mr. Speaker</u>: Sikandar Khan.

<u>Mr. Sikandar Hayat Khan</u>: Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Appendix-II, entries in S.No. I and II, may be deleted and the rest of the serial numbers may be re-numbered.

<u>جناب سپیکر</u>: سلطان صاحب! وہ(b)اور(c) بھی بولیں(b)اور(c) بھی پڑھ لیں،Moveکر لیں۔

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan</u>: Mr. Speaker, I beg to move that in Appendix-II, in table (b) against Serial No.11, in column 3, for the figures, ‘20000’, ‘2000’ and ‘15000’, the figures ‘10000’, ‘1000’ and ‘7500’ may be substituted respectively. Mr. Speaker, I beg to move that in Appendix-II, in table (c) against Serial No. 12, in column No. 3, for the figures ‘15000’ and ‘3600’, the figures ‘7500’ and ‘1800’ may be substituted respectively. Thank you, Sir.

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, Sobia.

<u>Ms. Sobia Shahid</u>: Thank you, Mr. Speaker. I have to move that in the Appedix-II, in table___, for S.No. 1, the following may be substituted, namely:-

All persons engaged in any profession, trade, calling or employment other than those specifically mentioned hereinafter, in the Khyber Pakhtunkhwa Province, whose monthly income or earning: (a) When exceeds 6000/- but not exceeds 12000/-.

میں اس میں سراج صاحب سے کہوں گی کہ انہوں نے اپنی سپیچ میں،(سینیئر وزیر خزانہ سے) سر! آپ نے کہا ہے،اس دفعہ اس سال 15-2014 سے کم از کم اجرت کی شرح 12 ہزار روپے ماہوار مقرر کی جارہی ہے، آئندہ 12 ہزار روپے ماہوار سے کم تنخواہ پر ملازم رکھنا قابل سزا جرم تصور ہوگا، تو سر! کیا اس کا مطلب جو لیبر ہے، اس پہ بھی ٹیکس لگے گا؟ دس ہزار، اگر دس ہزار کہے، کیونکہ اس میں تو سر نے خود ہی کہا ہے کہ یہ 12 ہزار ہے۔ سر! تاسو پخپله وئیلی دی چې کومه تنخواه چې کوم د لیبر او د تاټکی والا ده نو هغه به 12 هزار وی، ستاسو په دې سپیچ کښې ده۔ اوس تاسو وایئ چې په 10 هزار باندې به، د 10 هزار نه پس چې کوم مطلب 12 هزار رائحی نو هغه باندې به ټیکس لګی، نو It’s not fair او هغې نه پس چې کوم سر! When exceeds twelve thousand هغه هم تاسو بیا وئیلی دی چې د Ten thousand نه چې بره کومه سیلری ده نو په هغې باندې به Three hundred fifty

Twelve thousand نه Ten هغه به پرې لګی نو هغه د forty ، something دے
شی ځکه چې Twelve thousand پورې خو تاسو پخپله سپیچ کښې وئیلی دی چې
دا چې کوم دے لیبرز دی او دې نه به د دوئ کمه تنخواه نه وی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ سلطان محمد، سلطان محمد خان۔

جناب سلطان محمد خان: تهینک یو، مسټر سپیکر۔ سپیکر صاحب، دا کوم چې امنډمنټ ما Move کړیدے، Appendix II (a) کښې کوم امنډمنټ سر! ما Move کړیدے نو دا بنیادی طور سپیکر صاحب! تعلق ساتی د دغه سره فیډرل اینډ پراونشل ګورنمنټ ایمپلائز چې هغوی باندې کوم ټیکس راځی نو سر! په دیکښې دا تجویز ما ځکه ورکړیدے چې دا کوم (B) او (C) کښې چې کوم Exemption ما غوښتے دے نو د دوئ دا سکیلز داسې دی، دا 5 to 12 او 13 to 16، د دوئ Already دا شکایتونه مونږ همیشه د پاره کوؤ، ګورنمنټ ډیپارټمنټس کښې کرپشن زیات دے خو بل اړخ ته پکار دا دے سپیکر صاحب! چې د دغې کرپشن د ختمولو د پاره که مونږ په دوئ باندې دا ټیکسز اولګوؤ په داسې لاندې سکیلز والا چې کوم ملازمین دی نو زما په خیال مونږ به هغوی ته دا یو Incentive ورکوؤ چې تاسو بیا بل څه اوګورئ او بل څه لارې ځان د پاره خوښې کړئ، نو سپیکر صاحب! زما صرف په دې باندې دغه یو Suggestion وو چې که دا دواړه کیټیګریز ترې Exempt شی، دا دومره څه دی هم نه او بل دا سکیلز چې کوم دی، دا ډیر کم سکیل والا ایمپلائز دی نو څه ریلیف به دوئ ته ملاؤ شی او د هغې به اثر په عوامو باندې بیا راځی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب، زما بنیادی په دیکښې د امنډمنټ راوستلو دوه درې Reasons دی جی۔ یو جناب سپیکرا! زه د Constitution Article 142 (a) تاسو ته دغه کومه جی، دا Basically د نیشنل اسمبلی، د سینیټ او د پراونشل اسمبلیز دغه بنائی چې د هغوی دائره اختیار په کوم کوم سبجیکټس باندې شته جی۔ دیکښې آرټیکل (a) 142 چې دے هغه دا دے:

“142 (a) [Majlis-e-Shoora (Parliament)] shall have exclusive power to make laws with respect to any matter in the Federal Legislative List”.

یعنی فیډرل لیجلیټو لسټ چې دے ، هغه صرف او صرف نیشنل اسمبلی په هغې کښې کولے شی او سینیټ هغه لحاظ سره دغه کولے شی۔ جناب سپیکر، بیا د دې فیډرل لیجسلیټو لسټ چې دے ، د هغې ډیټیل چې دی هغه په شیډول IV کښې ورکړے شویدے او شیډول IV کښې مونږ راشو سیریل نمبر 47 ته نو This is taxes on income other than agriculture income tax, taxes on income other than agriculture income tax، یعنی هر قسمه انکم ټیکس چې دےThat is the domain of the Parliament او د فیډرل گورنمنټ۔ جناب سپیکر، دلته کښې چې مونږ اوگورو نو یو خو چې کله تاسو ټیکس اولگوئ په Income slabs باندې چې تاسو دا اووائی چې یره که د چا انکم چې دے ، هغه د لس زرو نه زیات وی نو هغوی به دومره ټیکس ورکوی، د شلو زرو نه زیات وی نو بیا به دومره ورکوی، که د دریش زرو نه زیات وی نو دومره به ورکوی، دا Income slabs شو That means you are taxing those people according to their income and that makes it an income tax، نو په دغه حوالې سره I feel چې The Provincial Assembly can not legislate for this according to Article 142(a)۔ دویم جناب سپیکر، یو طرف ته مونږه اوگورو دا ثوبیه بی بی هم چې کوم Argument اوکړو، بالکل صحیح Argument، چې یو طرف ته مونږ وایو چې یره د مزدورانو مونږ دولس زرو ته دغه رسوؤ چې یره چونکه گرانی دومره ده، د هغوی مشکلات دومره دی چې پکار دی چې هغوی ته د کم از کم Basic twelve thousand income ملاویږی۔ بلخوا ته مونږ هغوی د ټیکس نیټ کښې هم بیا راولو، نو یو لاس سره پیسې ورکوؤ او بل لاس سره ترې نه پیسې اخلو واپس، نو د دې به څه دغه راوځی، خلق به څه د دې تاثر به اخلی جناب سپیکر؟ بیا دغه شان جناب سپیکر! که مونږ دغه اوگورو دا به ډیر Vast خلقو باندې د دې Impact به راځی۔ دویم د ایمپلائز چې دے جناب سپیکر! Already که تاسو اوگورئ د ایمپلائز نه خو، گورنمنټ ایمپلائز نه خو Direct deduction د انکم ټیکس هم کیږی، د فیډرل گورنمنټ نه پرې ټیکس لگیدلے

دے ، تاسو پرې د پاسه نور ټيکس تاسو لګوے نو دا خو ډبل ټيکسيشن شو جناب سپيکر! او ډبل ټيکسيشن چې دے هغه په دنيا کښې چرته هم دے ، دا هغې ته ښه نه کتلې کيږی جناب سپيکر! نو په دغه حوالې سره ما دا امنډمنټ Move کړيدے چې کم از کم دا کيټيګريز د دې نه اوباسلې شی او دوئ باندې د ټيکس اونه لګی جی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق {(سینئیر وزیر (خزانہ)}: جناب سپيکر صاحب، درېواړو ممبرانو چې کوم دلائل، زه ئے ډير زيات قدر کوم او بنيادی طور مونږ موجوده حکومت چې کوم بجټ پيش کړيدے ، دا غريب پروره بجټ دے او مونږ کوشش کوؤ چې کوم محروم او مجبور عوام دی چې هغوی له سهولت ورکړو۔ مونږ په دې بجټ کښې اعلان کړے وو چې بنيادی تنخواه به 12 هزار روپۍ وی او په دې باندې عمل درآمد يقينی کوؤ خو دې معزز ممبرانو چې اووئيل چې تاسو چونکه تنخواه 12 هزار مقرر کړې ده او ټيکس په نتيجه کښې به په هغوی باندې هم بوجه راشی، نو د دې وجې نه مونږ په مشوره باندې دې خبرې باندې يو ځل بيا اعلان کوؤ چې دا بنيادی تنخواه د مزدور د پاره د 12 هزار په ځائې باندې مونږ15 هزار مقرر کولو اعلان کوؤ (تالیاں) او دا دغه چې کوم دے ، کوم چې مونږ تجويز کړيدے نو دا به ان شاء الله تعالیٰ دې خپل ځائې برقرار وی۔

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: ما چې د Constitution دغه اوکړو، د هغې خو ما ته څه جواب ملاؤ نشو۔ ما خو يو Constitutional point raise کړيدے چې مونږ سره، دې اسمبلئ سره اختيار نشته چې مونږ دې باندې ليجسليشن اوکړو، ما ته خو د هغې هغه ملاؤ نشو۔

جناب سپیکر: جی سلطان خان۔

سینئیر وزیر (خزانہ): جناب سپيکر صاحب! دوئ چې کومه خبره کوی کنه جی، دا بنيادی طور دا ده چې په دې باندې وفاقی سطح باندې هم يو کميټی جوړه شوې ده او هغه قانون چې دا دے وائی په هغې کښې صوبه دوئ نه منع کوی چې

هغوی د په دې ضمن کښې، او دغه شان په دې آئین کښې ډیر څیزونه داسې دی چې هغې کښې صوبه هم قانون سازی کولے شی، مرکز هم قانون سازی کولے شی، هغه د مشترکه یو لسټ موجود دے او مونږ مرکزی لاء په دیکښې نه منع کوی چې هغه د مونږ په خپله صوبه کښې د دې حوالې سره قانون سازی او نکړے شو۔

جناب سپیکر: جی سکندر۔

جناب سکندر حیات خان: سراج صاحب سره جوړې د آئین Updated copy نشته ځکه چې Updated آئین کښې چې دے Concurrent list هډو شته نه، آٹهارهویں ترمیم نه پس چې دے (تالیاں) Concurrent list ختم شویدے جناب سپیکر، There is only a Federal List او بیا فیډرل لسټ کښې چې کوم نشته نو هغه بیا د Provinces سره دغه دے۔ جناب سپیکر، دا دغه چې دے دا خو بالکل هی دوئ هډو غلط دغه کوی لګیا دی۔ زما خیال دے آئین دوئ وئیلے نه دے نو ځکه دا جواز پیش کوی لګیا دی۔

جناب سپیکر: سراج صاحب، عنایت الله خان وائی چې زه جواب ورکول غواړم۔

سینئر وزیر(خزانه): سپیکر صاحب! زما عرض دا دے چې آئین مونږ د دې نه نه منع کوی چې مونږ خپل عوامو له یو ریلیف ورکوؤ او هغه نشو ورکولے۔ دا اسمبلئ وی د دې پاره چې دا کوم یو ریلیف خپل عوامو ته ورکول غواړی، هغه ئے ورکولے شی۔ د آئین خو بنیادی راه د دې د پاره دے۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان، عنایت اللہ خان۔

جناب عنایت اللہ(وزیر بلدیات و دیہی ترقی): I don't have the copy of the Constitution، میرے پاس Unfortunately at the moment نہیں ہے، میرا خیال ہے کہ وہ سکندر خان پروفیشنل ٹیکس اور انکم ٹیکس کو ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط کر رہے ہیں۔ Professional tax is something else، یہ جو حکومت نے لگایا ہے، پروفیشنل ٹیکس ہے، جو Slabs بنائے ہیں، پروفیشنل ٹیکس ہے And I think he should not amalgamate

these two taxes، وہ جو Exclusively فیڈرل گورنمنٹ کا اختیار ہے، وہ انکم ٹیکس کا انہوں نے دیا ہوا ہے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سکندر حیات خان: مسټر سپیکر سر، زه دغه کوم، ګورئ جی پروفیشنل ټیکس ټهیک ده تاسو، پروفیشنل ټیکس لګولے شئ But if it is on a income slab چي تاسو هغه انکم سره Link کړئ نو It becomes effectively an income tax, a tax on income، نو چي Tax on income شي Then according to the Constitution you can not levy that، دا خو ډیر Simple خبره د جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: اس طرح تو بہت سی چیزیں ہیں، ٹوبیکو سیس بھی ہے، بہت سی چیزیں ہیں، اس کو آپ انکم ٹیکس قرار دے سکتے ہیں۔ سوان کی جو Interpretation ہے We do not agree with his interpretation، یہ فریش انفارمیشن ہے کہ آئین میں پروفیشنل ٹیکس صوبائی مضمون ہے اور Already لکھا ہوا ہے، Whereas انکم ٹیکس جو ہے، وہ مرکزی مضمون ہے تو سکندر خان پروفیشنل ٹیکس اور انکم ٹیکس کو ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ہم Interpretation کے ساتھ Agree نہیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میڈم تاج روغانی، تاج روغانی۔

Ms. Mehar Taj Roghani (Special Assitant for Social Welfare): Thank you, Mr. Speaker. Whatever Inayatullah Sahib is saying, this is totally true, like we doctors, we pay income tax and at top of that we pay professional tax, professional tax is different, this is not double taxation.

جناب سپیکر: جی سکندر خان، نہیں نہیں پورے دلائل۔

جناب سکندر حیات خان: ګورئ مسټر سپیکر سر! چي کله هم تاسو، زه دا نه وایم چي پروفیشنل ټیکس تاسو نه شئ لګولے، پروفیشنل ټیکس بالکل پراونشل اسمبلی لګولے شي خو جناب سپیکر! تاسو هغه انکم سره چي کله Link کړئ نو دا بیا

انکم ټیکس شو، بیا هغه پروفیشنل ټیکس نه پاتې کیږي Because, different slabs of دغه چې دي، هغې باندې تاسو Different tax rate لګوئ لګیا یئ۔ جناب سپیکر، هغه چې کوم دوئ د ډاکټر ټیکس خبره کوي That is the same rate on everyone، هغه چې دے، That is a different thing دا Becomes income tax basically او زه دا دغه کوم چې که په دې باندې څوک کورټ ته هم لاړل نو دا په First day به Strike down شوے وي جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر (خزانہ): زه افسوس کوم جی، د کتاب د اوچتولو مطلب دا نه دے چې هغه به د بل چا سره نه وي، دا بالکل جی پروفیشنل ټیکس لګول، دا د صوبې د اسمبلۍ حق دے او دا د آئین آرټیکل 163 کښې درج دے، په دې وجه دا پروفیشنل ټیکس دے، دا انکم ټیکس نه دے، په دې وجه باندې زما خیال دے چې اسمبلۍ ته غلط رائے ورکول مناسب کار نه دے جی۔

جناب سپیکر: اچھا، سلطان صاحب بات کرلیں پھر میں وائنڈاپ کرتاہوں۔

جناب سلطان محمد خان: سپیکر صاحب! یو خو زه هم خپل Input په دې ډیبیټ کښې ورکول غواړم۔ سکندر خان چې کومه خبره کوي نو سکندر خان دا نه وائی چې صوبائی لیجسلیچر چې کوم دے، هغه پروفیشنل ټیکس نشی لګولے، هیچرې هم هغه دا خبره نه کوي خو چې کله یو Slab سره یو Income slab سره یو ټیکس هغه تاسو شرط کیږدوئ چې دا به په هغې راځی نو Slab Effectively that becomes an income tax whether you call it a professional tax or by any other name but that becomes an income tax، یو خو دا پوائنټ وو سر۔ سر دویم چې کوم دا امنډمنټس ما په 11 او 12 کښې Move کړی وو نو ما وئیل چې په هغې باندې هم زه خبره اوکړم که بیا هغې نه پس تاسو ایږدئ۔ سر! دا ډاکټرز باندې چې کوم ټیکسز زیات شوی دی یا چې کوم دا Diagnostic او دا کوم سنټرز چې کوم دی په دې زیات شوی دی۔ سپیکر صاحب، زما Suggestion دلته کښې دا دے چې ډاکټران صاحبان خو به چې کوم ټیکس پرې زیات شی نو هغوی خو به مخکښې Pass on کوي Patients ته، مریضانو ته او دغه شان چې کوم دا Diagnostic facilities دی، لیبارټریز دی، په هغې باندې چې کوم

ټیکس تاسو اولګوئ نو هغوی خو به ئے Pass on کوی چې کوم خلق راځی او هغه Facilities use کوی، نو زما Suggestion او زما ریکویسټ دا دے فنانس منسټر صاحب ته او ګورنمنټ ته چې دا بوجھ به هم راځی په مریضانو باندې او په هغه خلقو باندې چې کوم Diagnostic facilities استعمالوی نو لهذا په دې باندې د غور اوکړے شی چې دا بوجھ په عام سړی باندې را نشی سپیکر صاحب، تهینک یو۔

جناب سپیکر: میں Quote کرتا ہوں تھوڑا یہ جو ہے اس وقت،

According to 163, "A Provincial Assembly may by Act impose taxes, not exceeding such limits as may from time to time be fixed by Act of [Majlis-e-Shoora (Parliament)], on persons engaged in professions, trades, callings or employments, and no such Act of the Assembly shall be regarded as imposing a tax on income".

عنایت خان۔ میڈم! اس کے بعد آپ۔

Minister for Local Government: In response to the point raised by Sultan Khan:

سلطان خان نے تو ویسے مان لیا ہے کہ پروفیشنل ٹیکس ہے کیونکہ انہوں نے اس طرف اشارہ کیا کہ جب ڈاکٹرز پر آپ لگائیں گے تو ڈاکٹرز یہ جو Burden ہے، وہ Pass on کرینگے Patients کی طرف، تو He has in a way اس پوائنٹ کو آن دی فلور آف دی ہاؤس مان لیا ہے اور جو سکندر خان کی بات ہے، سچی بات یہ ہے کہ میں نے پہلے بھی آپ سے کہا کہ یہ ان کی Interpretation ہے، This is not Constitution، Constitution کے اندر یہ Interpretation نہیں ہے کہ آپ پروفیشنل ٹیکس اس Slabs میں نہیں لگا سکتے ہیں اور وہ Slab میں لگانے کے بعد اس کو اتنا Interpret کر رہے ہیں کہ اس میں انکم ٹیکس نہ لگائیں، میرا خیال ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا سکندر خان! آپ بات کریں، اس کے بعد میں ہاؤس میں یہ ڈالتا ہوں۔

وزیر بلدیات: میرا خیال ہے Let me Sir, he has raised the point, he has raised the point اور جو Constitution ہے، اس کی Interpretation جو ہے، وہ کورٹ کا کام ہے He has raised the point; I think, you put it to vote and if there is some thing against it, one should move to the court. Thank you, Sir.

جناب سپیکر: یس، سکندر خان! آپ اور میڈم، میں ووٹ کیلئے ڈالتا ہوں اسے۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! زه یو سیکنډ صرف Clarify کوم۔ ما په ټوټل ټیکس باندې دا نه دے کړے چې دا ټوټل ټیکس ختم کړئ، ما د دې دغه چې دے صرف دا دوه دغه وې څکه چې Slab، دوه دغه چه Part I او Part II باندې کړے دے څکه چې I feel that this becomes an income tax، که هغه شان ما Interpretation کولے چې کوم عنایت الله خان ما نه کول غواړی نو بیا به ما دا ټوټل دغه کړے وو چې یره دا ټوټل ټیکس چې دے، دا Delete کړئ او دا ټوټل ټیکس زه نه منم۔ زه دیکښې دا وایم چې دیکښې دا کوم سیریل نمبر I دے او سیریل نمبر II دے، داEffectively become an income tax نو هغه حوالې سره When you link it with the income slabs نو دغه حوالې سره زه دغه کوم، And if you want to put it to vote, let's put it to vote، ټهیک ده مونږ ئے کم از کم سپورټ کولے نشو۔

جناب سپیکر: میڈیم انیسہ زیب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ایک منٹ، آپ اس کا جواب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! بہت Simple سا معاملہ ہے، میں (مداخلت) ایک منٹ، امیر صاحب! ایک منٹ، آپ کے حق میں کہہ رہی ہوں، بہت Simple سا معاملہ ہے۔اصل بات یہ ہے، جو سکندر حیات خان صاحب یہ کہہ رہے ہیں، پروفیشنل ٹیکس، اگر آپ کسی بھی پروفیشن میں ہیں، آرٹیکل 163 ہے، ہم سب نے پڑھا ہوا ہے، وہ کہیں بھی، کسی بھی ٹریڈ پہ، کسی پروفیشن پہ صوبائی حکومت اپنا ٹیکس لگا سکتی ہے بشرطیکہ وہ مرکز یا پارلیمنٹ مجلس شوریٰ کے Tax imposed سے زیادہ نہ ہو لیکن مقصد صرف یہ ہے کہ جب آپ اسے Slab کردیں، یعنی اگر ایک ڈاکٹر 10 ہزار کمار ہا ہے تو اس پہ ہم اتنا ٹیکس لگائیں گے، اگر 20 ہزار کمار ہا ہے تو ہم اتنا لگائیں گے، 30 کمار ہا ہے تو ہم اتنا، آپ پروفیشن پہ لگائیں گے، ڈاکٹر جو بھی پروفیشن ہے، کلینک چلا رہا ہے، اس پہ اتنا ٹیکس لگے گا۔اگر انجینئر ہے اور اس کی کنسلٹنسی کم ہے، اس پہ اتنا لگے گا، وہ ہوتا ہے پروفیشنل ٹیکس، جناب! اس کو Slab کردیں، Attach کردیں انکم

کے ساتھ تو وہ دوسرے الفاظ میں انکم ٹیکس بن جاتا ہے اور ان کا مقصد صرف یہ ہے، ووٹ تو آپ جیتیں گے کہ یہ کل کوئی بھی بندہ جا کر عدالت سے اس کو Strike down کرادے گا، یہ سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب کا پورا نقطہ نظر ہے۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): اسمبلی فلور باندې زه خبره کوم نو خبره به هم هغه وی چې کوم ئے زه تشریح کوم۔ زه ئے دا تشریح کوم چې د آئین د 163 د دفعه مطابق زه دا پروفیشنل ټیکس تجویز کوم، هغه چې کوم وائی انکم ټیکس، هغه زه بیا وایم چې هغې باره کښې زه خبره نه کوم، نو چې زه کومه خبره کوم پروفیشنل ټیکس دا هم هغه ټیکس دے او دا د مخکښې نه هم دے۔ دومره ده چې مونږ په هغې کښې اضافه، کمی راوستې ده او دا اسمبلۍ ته د دې خبرې حق حاصل دے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted?

بس هاؤس ته ئے راوړم کنه، بس خبره خلاصه شوه۔ څوک چې د سکندر خان د تجویز سره حمایت کوی، هغوی به اووائی 'Yes'۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: چې څوک ئے مخالفت کوی نو هغوی به اووائی 'No'۔

اراکین: No۔

جناب سپیکر: څوک چې د میډم ثوبیه خان، (مداخلت) څه شوه؟ څوک چې د سلطان محمد تجویز سره حمایت کوی، هغوی د 'Yes' اووائی۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې د سلطان محمد تجویز مخالفت کوی، هغوی د 'No' اووائی۔

اراکین: No۔

جناب سپیکر: څوک چې د ثوبیه شاهد د تجویز حمایت کوی، هغوی د 'Yes' اووائی۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک ئے چې مخالفت کوی، هغوی د 'No' اووائی۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendments are dropped and original Appendix-II stands part of the Bill. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, amendment in Appendix-III of the Bill.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Appendix-III in Serial No.1, in column 3 (a), for the figures '225' and '340', the figures '86' and '120' may be substituted respectively and (b) in serial 2, in column No. 3 for the figures '900', the figures '360' may be substituted.

جناب سپیکر: سلطان محمد۔

Mr. Sultan Muhammad Khan: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that in Appendix-III, in the First Schedule, (a) in serial No.1, in column No. 3, for the words and figures 'Rs. 225' and 'Rs. 340', the words and figures 'exempted' and 'Rs.170' may be substituted, respectively; and (b) in serial No. 2, in column No. 3, for the figures '900' the figures '450' may be substituted. Thank you.

جناب سپیکر: دا بل هم واوروه، دا بل هم اووایه ورسره سلطان خان!

جناب سلطان محمد خان: دا هم ورسره؟

جناب سپیکر: جی جی۔

Mr. Sultan Muhammad Khan: Mr. Speaker, I beg to move that in Appendix-III, in the Second Schedule, against serial No. 2 and No. 3, in Column No. 3, for the words and figures '5% of amount exceeding Rs. 400,000/' and 'Rs. 7500/- plus 7.5% on amount exceeding Rs. 550,000/', the words 'No tax' shall be substituted, respectively.

جناب سپیکر: سکندر خان او بیا سلطان خان! تاسو نمبر بائی نمبر خپل Opinion اووایئ۔

جناب سکندر حیات خان: مسٹر سپیکر سر! بنیادی طور باندې دا امنډمنټ چې دے، دا ایګریکلچر باندې Land based tax لګیدلے دے جناب سپیکر، او هغې کښې دوئ د 72 روپئ دا د پینځه ایکړ نه زیات، پینځه ایکړو نه زیات ساړهې باره ایکړ پورې چې دے 72 روپئ ایکړ پاندې وو او د ساړهې باره نه Above چې دے هغه hundred rupees وو نو هغې کښې دوئ چې دی، دا تقریباً څه تین سو پرسنټ Increase کړے دے جناب سپیکر! که مونږ اوګورو نو Agriculture sector is the most taxed sector، دیکښې ډائریکټ ټیکسسز چې دی جی، یو ایګریکلچر انکم ټیکس پرې لګی، آبیانه پرې لګی، مالیه پرې لګی، Land based tax پرې لګی، بیا Indirect taxation چې دے، هغې کښې Taxes on Taxes on fuel، electricity, tube wells also effect formers چې دی، د Taxes of pesticides, insecticides, هغې هم زمیندار باندې دغه کیږی، fertilizer د هغې هم زمیندار ته نقصان رسی۔ بیا دغه شان ټوبیکو سیس، شوګرکین سیس او بیا د Input prices چې کوم طریقې سره زیات شوی دی جناب سپیکر، نو دا به ډیر لوئې یو Burden وی په زمیندارو باندې او دې سره به ټوله صوبه Affect کیږی۔ که اوګورو نو جناب سپیکر! زمونږ پاپولیشن چې دے، د هغې د70% نه زیات خلق چې دی، هغوی ایګریکلچر سره تعلق ساتی او ایګریکلچر چې دے Providing employment to thousands and thousands of people، نو که په دغه حوالې سره مونږ دا ټیکس دلته کښې لګوؤ نو د دې اثر به ټولو زمیندارو باندې راځی او جناب سپیکر! دې سره خدشه دا ده چې په Unemployment کښې به اضافه کیږی۔ نو دغې د پاره ما دا Propose کړے دے چې خالی increase % 300 په ځائې 20% increase د اوکړے شی په دریواړو ریټس کښې او دغه د اولګی نو هغه به مناسب وی۔

جناب سپیکر: سلطان خان! او د هغې نه پس سمیع اللہ خان! تا له موقع درکوؤ۔

جناب سلطان محمد خان: تهینک یو سر۔ دیکښې سر! سکندر خان هم Detail کښې خبره اوکړه چې کوم د اولنے دے Appendix-III کښې چې کوم دا اولنے امنډمنټ ما راوستے دے سپیکر صاحب، نو دا لینډ ټیکس سره تعلق ساتی او څنګه چې سکندر خان اووئیل نو مخکښې 72 Rupees وو د 225 Rupees په ځائې،

مخکښې 100 وو د 340 په ځائې او کوم چې دا باغونه دی، هغې باندې سپیکر صاحب! 300 وو چې کوم اوس 900 Rupees شو، نو سپیکر صاحب! دیکښې دوه پوائنټس دی، یو خو دا یو Misperception دے زمونږ په دې ملک کښې چې ایګریکلچر چې کوم دے Agriculturist باندې ټیکس نشته دے، چې کوم ټیکسسز سکندر خان تاسو ته په فلور آف دی هاؤس باندې Pinpoint کړل نو دا ټول هغه ټیکسونه دی چې کوم زمونږ پښان زمیندار او د دې صوبې چې کوم 70 / 80 پرسنټ خلق زمینداریٔ سره تعلق ساتی، هغوی دا ټیکسونه ورکوی۔ سپیکر صاحب، څه Incentive نه دی اناؤنس شوی نو دې د پاره زما Suggestion دا دے چې کوم دا امنډمنټس ما راروستی دی او دا مې50 پرسنټ د دوئ چې کوم Increases دی، هغه ما دا تجویز ورکړے دے چې دا د 50 پرسنټ کم شی نو یو خو دغه، دې سر دا Last چې کوم امنډمنټ دے، په دې فنانس'بل' کښې، ما هم ورکړے دے سپیکر صاحب! او هغه دے په ایګریکلچر انکم ټیکس باندې، هغه چې کوم Increases شوی دی سپیکر صاحب، دیکښې چې کوم دا سیریل نمبر 2 او 3 دی سپیکر صاحب! زما دا تجویز دے فنانس منسټر صاحب ته چې چونکه زمینداران Already ډیر زیات ټیکسونه ورکوی، Incentives شته دی نه او د هغې نه علاوه سپیکر صاحب! دا څو کالونه چې څه آفتونه او یا موسمی چې کوم تبدیلئ راغلې، هغې سره چې زمیندار کوم Hardships سره ترمخه دے نو سپیکر صاحب! زما ریکویسټ به دا وی چې دا امنډمنټس د فنانس منسټرConsider کړی او په دې باندې د یو ښه فیصله اوکړی سپیکر صاحب، د صوبې د عوامو او زمیندارو د پاره۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ علیزئی بھی اس پہ کچھ بولنا چاہتے ہیں، سمیع اللہ علیزئی۔

جناب سمیع اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you very much, honorable Speaker Sir! یہ جو بھی زرعی انکم ٹیکس ہم پہ لگا ہے سر، خاص کر یہ جو ہمارا طبقہ ہے، میں تھوڑا سا اس کا حال آپ کو یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً یہ دو تین سو پرسنٹ جو ایک دم انہوں نے بڑھادیا ہے، حتیٰ کہ جن چیزوں سے ہمیں انکم ہوتی ہے یا جو Agriculturist کو انکم ہوتی ہے، آپ اگر اس کو سامنے رکھیں، آپ گنے کے ریٹ کو رکھیں، گندم کے ریٹ کو رکھیں، چاول کے ریٹ کو رکھیں، وہ تین سے چار سالوں کے

درمیاں ایک سو یا دو سو روپیہ بھی نہیں بڑھا، آپ اگر ڈی اے پی یا یوریا یا ڈیزل کی Prices پچھلے تین سالوں میں دیکھ لیں تو اس کے اندر آپ دیکھیں گے کہ کتنی؟ دو تین سو پرسنٹ Increase آئی ہے، ہمارے سیکٹر کو تو سبسڈی دینی چاہیے کیونکہ ہمارا جو صوبہ ہے، وہ پنجاب کی طرح نہ آباد ہے نہ اتنی ہماری Yield ہے، ہماری Per acre yield جو ہے، وہ پنجاب سے تقریباً آدھی ہے تو Kindly Sir! میں جس چیز کو سپورٹ کرتا ہوں کہ ان ٹیکسز کو Reconsider کیا جائے کیونکہ تین سو گنا اس میں بہت زیادہ ٹیکس ہے۔ (تالیاں) اور چونکہ ہم اس طبقے کی نمائندگی کرتے ہیں کیونکہ اس کا Backlash بھی بہت زیادہ آنا ہے تو سر! اس کو Reconsider کیا جائے۔ اگر بڑھانا بھی ہے، اگر آپ نے بڑھانا بھی ہے تو اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے جس کے اندر ایگریکلچر کے جو لوگ ہیں، جو Represent کرتے ہیں، جو اس سیکٹر سے تعلق رکھتے ہیں، جو Day to day basis پہ جانتے ہیں کہ اس میں کس طرح یہ سسٹم ہوتا ہے، کسی آفس میں بیٹھ کر اس میں یہ نہیں ہونا چاہیئے، یہ تو جس نے کھیت میں پسینہ بہایا ہے، اس کو پتہ ہے کہ اس پہ کیا کچھ ٹیکس آرہا ہے ہمارے اوپر؟ تو سر، Kindly اس کو Reconsider کیا جائے یا ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں ٹریژری بنچز کے بھی لوگ ہوں اور اپوزیشن کے بھی لوگ ہوں اور ہمارا ڈیپارٹمنٹ بھی ہو اور اس چیز کو، اس کلاز کو سر! Reconsider کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق {سینئیر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر، کوم چې واړه زمیندارا ن دی او لږه زمکه ئے ده، زمونږ همدردیانې خو د هغوی سره دی، دا آنریبل ممبر چې کومه خبره اوکړه، دا چې کوم Limit مقرر شوے دے، د دغې نه خکته خلقو باندې خو دا ټیکس نشته دے، د دې نه په بره باندې مونږ دا خبره کړې ده او Already جی ایگریکلچر انکم ټیکس هم مونږ د 80 هزار په ځائې باندې چار لاکھ تجویز کړو او هغه هم د دوئ د پاره یو ریلیف شو، د دې وجې نه زما خیال دے د معاشرے د پاره خو دا ښه ده او د حکومت د انکم زیاتولو د پاره او هم بیرته به په دې خلقو باندې لګی۔ دا دوئ چې کوم د ګنو خبره اوکړه یا د دغه خبره اوکړه نو هم دغه آمدن دے، دا به هم د دوئ په ضلعو باندې لګی، دا سې نه ده چې دا د دې علاقو نه بل ځائې ته ځی۔ زما دا خیال دے دا اوس په نورو صوبو

کبنې هم دغه شان پریکټس دے ، صرف زمونږ په صوبه کبنې نه دے او د دې مخالفت په ځائې باندې د دې مونږ ملګرتیا کوؤ جی۔

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔جی جی، سمیع اللہ صاحب نے تو جی،۔۔۔

جناب سمیع اللہ: میں نے کہا، جناب سراج صاحب میرے لئے بہت آنریبل ہیں اور میں بالکل انہیں اپنے چچا کی طرح کا سمجھتا ہوں سر! اور میرے بزرگ ہیں، میں آپ کو چھوٹے اور بڑے زمیندار کا فرق بتاتا ہوں سر! جو بڑا زمیندار ہے، اگر بارانی پچاس ایکڑ سے زیادہ ہے، وہ بڑا زمیندار ہے، یہ جو ٹیکسز لگائے گئے ہیں، یہ تو پانچ سے بارہ ایکڑ پر لگائے گئے ہیں، پانچ سے بارہ ایکڑ میں نہ کوئی نواب آتا ہے، نہ جاگیر دار آتا ہے، نہ کوئی زمیندار آتا ہے، یہ تو کسان اور مزدور طبقے کے اوپر لگائے گئے ہیں۔ تو سر! میری یہ گزارش ہے کہ اس کے اوپر بیٹھ کر، کیونکہ زمیندارہ بارہ ایکڑ سے نیچے Feasible ہی نہیں ہے جس سے آپ انکم اپنی لے سکتے ہیں، میں دوبارہ بھی گورنمنٹ سے بھی اور اپنے بزرگوں سے بھی، آنریبل چیف منسٹر سے بھی یہ ریکویسٹ کرونگا، پہلے بھی ہم نے اس بات پر ریکویسٹ کی ہے کہ اگر اسی ایک کلاز کے اوپر، باقی سارا بل اگر منظور بھی ہو جائے تو اس کے اوپر اگر ایک یا دو دن کی ورکنگ ہو جس کے اندر تھوڑی سی ہمیں چھوٹ دی جائے تو اس کیلئے ہم مشکور ہونگے۔

جناب سپیکر: جی سراج صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): سپیکر صاحب! آنریبل ممبر سره د مخکبنې نه زمونږ په دې باندې خبره روانه ده خو نه مونږ دے قائل کړے دے او نه مونږ ده قائل کړی یو، البته په دې ډسکشن بیا هم روان وی نو که دے مو قائل کړو، هم بنه ده او که مونږ ئے قائل کړو هم ان شاءالله دوباره په دې باندې نظرثانی کولے شو۔

جناب سپیکر: سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! بنکاری داسې سراج صاحب خو پخپله د ټیکس فری ایریا نه دے او لګیا دے ټیکسونه په مونږ باندې، نو نه د هغې د Impact نه خبر دے او نه د نور څه نه خبر دے ځکه چې دے داسې په دغه سره چې لګیا دے وائی چې یره دې سره څه فرق نه پریوځی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میرے خیال میں ہاؤس میں اس کو لاتا ہوں۔

The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted?

 څوک چې د سکندر خان او د سلطان خان، دواړه به په شریکه راولو، د سکندر خان او د سلطان خان تجاویز سره حمایت کوی نو هغوی دے آؤ اوکړی، 'Yes'۔

اراکین: Yes۔

جناب سپیکر: څوک چې مخالفت کوی، هغوی د 'No' اووائی۔

اراکین: No۔

Mr. Speaker: 'Noes'. The amendments are dropped and original Appendix-III stand parts of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

فنانس بل 2014 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Honorable Senior Minister for Finance, to please move for passage of the Bill.

سینئر وزیر (خزانہ): سپیکر صاحب! زه تحریک پیش کوم چې د خیبر پختونخوا فنانس بل 2014 د پاس شی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2014, may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

(Applause)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، نگہت اورکزئی۔

منظور شدہ اخراجات کے توثیق شدہ جدول سال 15-2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the

Authenticated Schedule of Authorized Expenditure for the Year 2013-14 under Article 123 of the Constitution.

<u>سینیئر وزیر (خزانہ)</u>: د آئین د آرټیکل یو، دوه، درې مطابق د ثوارلسم او پینځلسم کال د پاره توثیق شده جدول زه تاسو ته په میز باندې ایږدم۔

<u>Mr. Speaker</u>: It stands laid. Madam.

<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو آپ کے توسط سے سی ایم صاحب کو کہتی ہوں کہ ذرا میری طرف متوجہ ہو جائیں تو بہتر ہوگا، سی ایم صاحب پلیز! کیونکہ پھر آپ نے ہی جواب دینا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو آپ کا تمام جتنا بھی اسمبلی کا جو سٹاف ہے جناب سپیکر صاحب! آپ چونکہ خود بھی اس آنریبل چیئر پر ہیں تو سر! ایک تو آپ نے، ہم تمام ممبران آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ وہ ہمارے اسمبلی سٹاف کیلئے خصوصی اعلان فرمائیں۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: جی سر، ایک تو یہ بات۔ دوسری بات یہ کہ میں چیف منسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ چیف منسٹر صاحب کے نالج میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ آج دو 12,12 Kg کے بم جناب سپیکر صاحب! وہ ایک حیات آباد اتوار بازار کے پاس رکھا گیا تھا اور ریموٹ کنٹرول سے اس کو اڑانا تھا اور کسی وی آئی پی کو ٹارگٹ بنانا تھا جناب سپیکر صاحب! میں پولیس اور اے آئی جی شفقت ملک صاحب اور ہماری جتنی بھی پولیس فورس ہے، میں ان کو مبارک باد بھی دیتی ہوں اور میں انکی کاوش کو بھی سراہتی ہوں کہ بغیر کسی جدید ترین، جو کہ میں نے شروع میں بھی بات کی ہے کہ ان کو جدید ترین سہولیات دی جائیں کہ انہوں نے وہ بم ناکارہ بنایا اور پورے حیات آباد کو خدانخواستہ تباہی سے بچایا۔ اسی طرح دوسرا بم جو ہے، وہ آج ہی کے دن چارسدہ میں وہ بھی 12 Kg کا تھا جناب سپیکر صاحب! تو دو بم جو ہیں، انہوں نے ناکار بنائے اور بہت بڑی تباہی سے اس کے پی کے دو شہروں کو اللہ کے کرم سے اور اپنی صلاحیتوں سے انہوں نے اس کو بچایا ہے تو میں آپ کے توسط سے سی ایم صاحب سے کہونگی، ریکویسٹ کرونگی کہ پولیس کیلئے اور ایسے لوگوں کیلئے جو اتنے اچھے کام کرتے ہیں، ان کیلئے کچھ نہ کچھ اناؤنس کریں جناب سپیکر صاحب۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب چیف منسٹر صاحب۔

(تالیاں)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): سپیکر صاحب ! سب سے پہلے تو میں سارے ہاؤس کا، اپوزیشن کا، گورنمنٹ کا سب کا شکر گزار ہوں کہ ایک بہترین بجٹ سیشن ہوا اور اگر کوئی تھوڑی بہت تلخی ہوئی تو میں معذرت چاہتا ہوں، آپ لوگوں نے تعاون کیا اور ٹریژری بنچز نے سارا سارا دن پورا ہاؤس یہاں بیٹھا رہا، آپ کو تکلیف دی گئی، چونکہ یہ ایک ضروری بجٹ پاس کرنا اور بنانا ایک اہم فیصلہ ہوتا ہے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں، باقی ان شاءاللہ پرسوں ڈیٹیل سے بات کرونگا اور خاص طور پر نگہت اور کزئی صاحبہ نے جو پوائنٹس اٹھائے، میں ان کو خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں اور یہاں جو ڈی سی چارسدہ اور ڈی سی پشاور انکی طرف میں ان کو یہاں سے آرڈرز بھیج دونگا کہ وہ ڈیٹیلز بھیج دیں کہ ہم ان لوگوں کو شاباشی بھی دیں اور ان کو انعام بھی دیں، ضرور ان کو ملنا چاہیے۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت اورکزئی: اور اسمبلی سٹاف کیلئے خصوصی اعلان۔

وزیر اعلیٰ: بجٹ تو پاس ہونے دیں، دو دن انتظار کرلیں، وہ بھی کرینگے ان شاءاللہ تعالیٰ لیکن اگر آپ چاہتے ہیں تو ابھی کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی کرلیں جی۔

وزیر اعلیٰ: آپ کے پر اسرار، وہ کیا کہتے ہیں، پرزور، پرزور مطالبہ پر میں دو مہینے کے Honoraria کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ میں اس پریس گیلری کی نو منتخب کابینہ کو مبارکباد دیتا ہوں، عبدالحکیم مہمند 'ڈان نیوز' صدر، محمد نعیم 'نئی بات' جنرل سیکرٹری، امر علی شاہ 'اب تک' کوآرڈینیٹر، جبکہ ظاہر شاہ شیرازی کمیٹی کے سرپرست اعلیٰ ہونگے، میں اس تمام کیبنٹ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ The sitting is adjourned till 10:00 am of tomorrow morning.

(اجلاس کل بروز منگل مورخہ 24 جون 2014ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)